نظر اتارنے کے دو روحانی علاج

1 بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سات بار، ایک مرتبہ آیۃُ الکرسی، تین مرتبہ سُوْرَۃُ الْفَلَق، تین مرتبہ سُوْرَۃُ النَّاس (فلق اور ناس کے قبل ہر بار پوری بسم اللہ پڑھنی ہے) اوّل آخر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھ کر تین عدد سُرخ مِرچوں پر دَم کیجئے۔ پھر اِن مرچوں کو مریض کے سَر کے گِرد 21 بار گھما کر چولہے میں ڈال دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم نظر کا اثر دُور ہو جائے گا۔

2 تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط پڑھ کر سات مرتبہ یہ دعا: اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا پڑھ کر جس کو نظر ہو اس پر دَم کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم نظر اُتر جائے گی۔ (بیمار عابد، ص44)

بچے کی ذہنی کمزوری کا روحانی علاج

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط 786 بار (اوّل آخر تین بار درود شریف) پڑھ (یا پڑھوا) کر ایک بوتل پانی پر دَم کر کے رکھ لیجئے اور وہ پانی روزانہ صبح نَہار منہ اور سوتے وقت بچے کو پلاتے رہیے، ضرورتاً دوسرا پانی ملاتے رہیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم ذِہن روشن ہو جائے گا۔ (مدّت: تا حصولِ مراد)

(بیمار عابد، ص43)

قوّتِ حافِظہ کے لئے

رات کو سوتے وقت ”یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام“ تین مرتبہ پڑھ کر 3 باداموں پر دَم کیجئے، ایک بادام اُسی وقت، ایک صُبح نَہار مُنہ اور ایک دوپہر کے وَقت کھائیے۔ والدین بھی یہ عمل کر کے بچّوں کو کھلا سکتے ہیں۔ (مدّت 21 دن)

(بیمار عابد، ص41)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

رنگین شمارہ

(دعوتِ اسلامی)

فروری 2023ء / رجب المرجب 1444ھ

شمارہ: 02 جلد: 7

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراجُ الْاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

قیمت	رنگین شمارہ: 150 روپے	سادہ شمارہ: 80 روپے
ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین: 2500 روپے	سادہ شمارہ: 1700 روپے
ممبرشپ کارڈ (Membership Card)	رنگین: 1800 روپے	سادہ شمارہ: 960 روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(دوسری اور آخری قسط)

مردِ مؤمن

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ(۳۰) مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْؕ-وَ مَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ(۳۱)﴾

ترجمہ اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم! مجھے تم پر (گزشتہ) گروہوں کے دن جیسا خوف ہے، جیسا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں کا طریقہ گزرا ہے اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا۔(پ24، المؤمن:30، 31)

تفسیر جب اپنی قوم کو سمجھانے والے مردِ مؤمن نے دیکھا کہ حکمت و نصیحت، شفقت و اپنائیت سے اور نہایت معقول طریقے سے سمجھانے کے باوجود حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کے قتل کا ارادہ رکھنے والے دشمن اپنے ارادے سے پیچھے ہٹتے نظر نہیں آرہے تو مردِ مؤمن نے نہایت مؤثر و مفصل اور جرأت مندانہ انداز میں ماضی کے عبرت ناک حقائق وواقعات اور مستقبل کے خوفناک خدشات پیش کرکے قوم کو سمجھایا۔ قرآنِ مجید میں مردِ مؤمن کے سمجھانے کی ترتیب کچھ اس طرح ہے۔

مردِ مؤمن کا عذابِ دنیا سے ڈرانا اپنی قوم کو عذابِ الٰہی سے ڈراتے ہوئے مردِ مؤمن نے کہا: اے میری قوم! تم جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو جھٹلا رہے ہو اور انہیں شہید کرنے کا ارادہ کئے بیٹھے ہو، اس وجہ سے مجھے خوف ہے کہ تم پر بھی وہی ہولناک دن نہ آجائے جو سابقہ قوموں میں سے ان لوگوں پر آیا جنہوں نے اپنے رسولوں علیہمُ السّلام کو جھٹلایا تھا جیسے قومِ نوح، عاد اور ثمود وغیرہا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا دستور گزر چکا ہے کہ بالآخر منکرین و معاندین کو عذابِ الٰہی نے ہلاک کر دیا اور یہ ہلاک کرنا کوئی ظلم نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا۔ وہ مخلوق کو تب ہی عذاب دیتا ہے جب انہیں نبیوں کے ذریعے پہلے پوری طرح سمجھادیا جائے اور لوگ پھر بھی سرکشی سے باز نہ آئیں اور چونکہ تمہیں بھی پوری طرح سمجھادیا گیا ہے لہٰذا اگر اب بھی تم عذاب کو دعوت دینے والی حرکتیں کروگے تو پھر ضرور تمہیں سزا بھی ملے گی۔

مردِ مؤمن کا عذابِ آخرت سے ڈرانا دنیا کے عذاب سے ڈرانے کے بعد مردِ مؤمن نے قوم کو آخرت کے عذاب سے ڈرایا کہ اے میری قوم! خدا کے نبی علیہ السّلام کو شہید کرکے تم صرف دنیوی عذاب کا شکار نہیں ہوگے بلکہ اس کے ساتھ مجھے

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

تم پر اس دن کے عذاب کا بھی خوف ہے جس دن ہر طرف پکار مچی ہوئی ہوگی اور اس دن عذابِ الٰہی سے تمہیں بچانے والا کوئی نہیں ہوگا لہٰذا تم اپنے ارادے سے باز آجاؤ اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لے آؤ۔ میرا کام نصیحت کرنا تھا، باقی ہدایت دینا خدا کا کام ہے۔

قیامت کے دن کو پکار کا دن کہنے کی وجہ قیامت کا ایک نام ”یَوْمُ التَّنَاد“ یعنی ”پکار کا دن“ اس لئے ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی، جیسے ہر شخص اپنے حق یا باطل گروہ کے سردار، پیشوا اور امام کے ساتھ بلایا جائے گا، نیز سعادت اور شقاوت کے اعلان ہوں گے مثلاً فلاں سعادت مند ہوا، اب کبھی بدبخت نہ ہوگا اور فلاں بدبخت ہوگیا۔ اس کے علاوہ جنّتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنّتیوں کو پکاریں گے وغیرہا۔

مردِ مؤمن کا قوم کو ماضی یاد کرانا دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرانے کے بعد مردِ مؤمن نے لوگوں کو ان کا ماضی یاد کرایا کہ خدا کے نبیوں کے متعلق شک و انکار کا تمہارا رویہ نیا نہیں بلکہ تمہارے باپ دادا سے چلا آرہا ہے اور یہ انکار ہمیشہ غلط ہی ثابت ہوا ہے، چنانچہ اس نے کہا: اے مصر والو! حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے پہلے تمہارے آباؤ اَجداد کے پاس حضرت یوسف علیہ السّلام روشن نشانیاں لے کر آئے تو تمہارے بڑے ان کے لائے ہوئے سچے دین کے متعلق شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب حضرت یوسف علیہ السّلام دنیا سے تشریف لے گئے، پھر تمہارے باپ دادا نے کہا: اب اللہ تعالیٰ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا۔ یہ بے دلیل بات تمہارے پہلے لوگوں نے اس لئے گڑھی تاکہ وہ حضرت یوسف علیہ السّلام کے بعد آنے والے انبیاء علیہمُ السّلام کو جھٹلا سکیں اور یوں وہ کفر پر قائم رہے اور ہوتا یہ ہے کہ ان کا طرزِ عمل اپنانے والوں کے دِلوں پر مہر لگ جاتی ہے۔

مردِ مؤمن کی گفتگو پر فرعون کی چالبازی فرعون نے جب دیکھا کہ یہ مردِ مؤمن تو ایسی جان دار گفتگو کررہا ہے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہورہے ہیں تو اس نے موضوع ہی تبدیل کردیا اور لوگوں کو بیوقوف بنانے کیلئے اپنے وزیر ہامان سے کہنے لگا کہ میرے لیے آسمان کے راستوں تک ایک اونچا محل بناؤ، میں اس پر چڑھ کر دیکھوں گا، شاید میں آسمان پر جانے والے راستوں تک پہنچ جاؤں اور وہاں جاکر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے خدا کو جھانک کر دیکھوں، میرے گمان کے مطابق میرے علاوہ کسی اور خدا کے وجود کا دعویٰ کرنے میں موسیٰ علیہ السّلام جھوٹے ہیں۔ حقیقت میں یہ سب فرعون کی ڈرامے بازی تھی اور شیطان نے اسے بے وقوف بنایا ہوا تھا۔

مردِ مؤمن کی دعوتِ اتباع جب مردِ مومن نے دیکھا کہ فرعون کوئی معقول جواب نہیں دے سکا تو اس نے دوبارہ اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم فرعون کی بجائے میری پیروی کرو میں تمہیں بھلائی اور نجات کا راستہ دکھاؤں گا کیونکہ ہدایت تو انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام کی پیروی میں ہی ہے اور اولیاءِ عظام رحمۃُ اللہِ علیہم کی پیروی بھی اسی اتباع کا دوسرا نام ہے۔ آیت نمبر 38 میں مذکور لفظ ”سَبِیلَ الرَّشَاد“ ہی سے لفظِ مرشِد (رہنما) بنا ہے۔

مردِ مؤمن کا دنیا کی فنائیت اور آخرت کا حساب یاد دلا کر نصیحت کرنا مردِ مؤمن نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو تھوڑی مدت کا ایک ناپائیدار سامان ہے جس کو بقا نہیں بلکہ یہ ضرور فنا ہوجائے گی جبکہ آخرت کی زندگی باقی اور ہمیشہ رہنے والی ہے اور یہ فانی زندگی سے بہتر ہے۔ جو دنیا میں برا کام کرے تو اسے اس برے کام کے حساب سے آخرت میں بدلہ ملے گا اور جو مرد و عورت دنیا میں رضائے الٰہی والا اچھا کام کرے اور اس کے ساتھ وہ مسلمان بھی ہو کیونکہ اعمال کی مقبولیت ایمان پر مَوقوف ہے، تو انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا جہاں وہ بے حساب رزق پائیں گے اور نیک عمل کے مقابلے میں زیادہ ثواب عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے۔

مردِ مؤمن کا اپنے دردِ دل کا اظہار اپنی قوم کو نصیحت کرتے وقت مردِ مومن نے محسوس کیا کہ لوگ میری باتوں پر تعجب کر رہے ہیں اور میری بات ماننے کی بجائے الٹا مجھے اپنے باطل دین کی طرف بلانا چاہتے ہیں تو اس نے اپنی قوم کو مُخاطَب کر کے کہا: تم عجیب لوگ ہو کہ میں تمہیں ایمان کی دعوت دے کر نجات و جنت کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے کفر و شرک کی دعوت دے کر عذاب و جہنم کی طرف بلا رہے ہو۔ میں تمہیں ایمان کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے شرک کی طرف۔ میں تمہیں اللہ کی طرف بلا رہا ہوں جو دائمی عزت والا اور نہایت بخشنے والا ہے جبکہ تم مجھے اس جھوٹے معبود کی بندگی کی طرف بلا رہے ہو جس کی عبادت دنیا و آخرت میں کہیں کام نہ آئے گی۔

محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اَوروں کو بھی دِکھلا دے

مردِ مؤمن کی تقریر کا اختتام اور خدا پر کامل بھروسا مردِ مؤمن نے اپنی ایمان افروز، فکر انگیز، مشفقانہ و ناصحانہ گفتگو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ میری باتیں ابھی تو تمہارے دل پر اثر انداز نہیں ہو رہیں لیکن عنقریب جب تم پر عذاب نازل ہو گا تو اس وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے مگر اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا۔ یہ سن کر ان لوگوں نے اس مؤمن کو دھمکی دی کہ اگر تم ہمارے دین کی مخالفت کرو گے تو ہم تمہارے ساتھ برے طریقے سے پیش آئیں گے۔ اس کے جواب میں اس نے کہا: میں اپنا معاملہ اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے اور ان کے اعمال اور احوال کو جانتا ہے، لہٰذا مجھے تمہارا کوئی ڈر نہیں۔

مشکل ہے کہ اک بندۂ حق بین و حق اندیش
خاشاک کے تودے کو کہے کوہِ دماوند

مردِ مؤمن کے لئے خاص تائیدِ الٰہی کا ظہور مردِ مؤمن نے فرعونیوں کی دھمکی کی پروانہ کی اور اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا اور خدا نے اپنے اس کامل و متوکل بندے کی خصوصی مدد فرمائی اور جب فرعونیوں نے مردِ مومن کو سزا دینے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے جرأت و بہادری کے پیکر، اُس مردِ حق کو ان کے شر سے بچا لیا جبکہ اسے دھمکانے والوں کا انجام یہ ہوا کہ انہیں بدترین عذاب نے گھیر لیا اور وہ فرعون کے ساتھ دریا میں غرق ہو گئے اور قیامت کے دن جہنم میں جائیں گے۔

نیکی کی دعوت کے متعلق چند اَسباق 1 حق گو مبلغ، زمانہ شناس، قوم کی ذہنی سطح سمجھنے والا ہوتا ہے اور اِسی صلاحیت کی بنیاد پر اپنے اندازِ بیاں کو اِجمال سے تفصیل کی جانب پھیرتا اور کلام میں تنوع پیدا کرتا ہے۔ 2 صدائے حق بلند کرنے والا تنہا بھی ہو تب بھی اس کا خدا پر توکل و اعتماد اس میں ہمت و حوصلہ پیدا کر کے ہزاروں کا مقابلہ کروا دیتا ہے۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

3 حق پرست کبھی بھی بزدلی کا شکار نہیں ہوتا، خواہ فرعونِ وقت اپنے پورے زور سے دھمکائے کیونکہ خدا پر توکل اور اپنے معاملات خدا کے سپرد کرنا مشکل حالات کے ڈر دور کرتا اور شریر دشمن کے خوف سے بچاتا ہے۔

دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ 'لَاتَذَر' میں
عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کر دے

4 تبلیغِ دین میں انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام کے واقعات کا بیان اور قبر و آخرت کی فکر دلانا نہایت مؤثر ہے۔ صرف فلسفے بگھارنے سے قوموں کی اصلاح نہیں ہوتی۔ 5 مبلغ کے لئے تاریخِ عالم پر نظر رکھنا بہت مفید ہے۔ واقعاتِ عالم کو اپنی تبلیغ میں مؤثر انداز میں پیش کرنا دعوت و بیان کے انتہائی اعلیٰ اَسالیب میں سے ہے۔

سب سے قیمتی چیز

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ”اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم“ یعنی اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔(1)

خلاصۂ شرحِ حدیث ”خَوَاتِیْم“ سے مراد وہ اعمال ہیں جن پر موت کے وقت بندے کا عمل ختم ہوتا ہے۔(2) اس حدیثِ پاک میں ہمیشہ نیکیاں کرنے پر ابھارا گیا ہے اور گناہوں سے اپنے اوقات کو بچانے کی تاکید کی گئی ہے کہ کہیں یہ برائی یا گناہ بندے کا آخری عمل نہ بن جائے! اس میں بندے کو خود پسندی سے بھی ڈرایا گیا ہے کہ بندے کو اپنے کام کا اچھا نتیجہ آنے کا علم نہیں، حدیثِ مبارکہ ہمیں یہ بھی سکھا رہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے جنّتی یا جہنمی ہونے کی گواہی نہیں دے سکتے (اِلّا یہ کہ جن کے جنتی یا جہنمی ہونے کو قراٰن و حدیث نے بیان فرمادیا) نیز یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ اللہ پاک کی ذات بے نیاز ہے، تمام جہاں اُس کی ملکیت ہے وہ جیسے چاہے اس میں تصرُّف فرمائے یہی عدل ہے اور یہی درست، اس پر کسی بھی قسم کا کوئی اعتراض نہیں بلکہ نجات تو اللہ پاک کی قضا و قدر کو ماننے میں ہے۔(3)

قیمتی چیز چھن جانے کا خوف انسان کی فِطرت ہے کہ جس چیز کو قیمتی سمجھتا ہے اُس کے چھن جانے کا اُسے خوف رہتا ہے اور اُس قیمتی چیز کی حفاظت کی وہ پوری کوشش کرتا ہے، سونے (Gold) ہی کو لے لیجئے، کتنی حفاظت سے رکھا جاتا ہے، جائیداد کی حفاظت کے لئے انسان کیا کچھ نہیں کرتا، گاڑی جتنی قیمتی ہوتی ہے اُس کی حفاظت کا مضبوط ترین انتظام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دولت اور سرمائے کی حفاظت کے لئے بینک سخت سے سخت سیکورٹی کا نظام بناتا ہے، ہم اپنی دولت کو اپنے گھر میں سب کے سامنے نہیں رکھتے بلکہ الماری کے خفیہ لاکر اِسی کی حفاظت کے لئے بنواتے ہیں۔ جو دولت انسان کے پاس ہوتی ہے وہ اُس کی حفاظت کرتا ہے لیکن ایک دولت ایسی بھی ہے جس کی فکر سے بندہ غافل ہوجاتا ہے اور اُس کا نام ہے دولتِ ایمان۔ یہی دولت انسان کے لئے سب سے قیمتی ہونی چاہئے کہ جسے دولتِ ایمان چلے جانے کا خوف نہیں ہوتا ڈر ہے کہ کہیں مرتے وقت اس کی یہ دولت چھین نہ لی جائے۔

ایمان کو تحفظ (Protection) دینے والے چند کام ایمان کی حفاظت اور سلامتی یقیناً اللہ ربُّ العزّت ہی کے اختیار اور قدرت میں ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ بندے کو ایمان کی حفاظت کے اقدامات کا اختیار دیا گیا ہے، لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کے ساتھ ساتھ حفاظتِ ایمان میں مُعاوِن اعمال اپنائے۔

1 ہر کام گناہ سے بچ کر کرنے کی عادت ڈالئے دنیا میں جیسے غلطیاں کرنے والا ناکامی کے دَلدَل میں دھنستا چلا جاتا ہے ویسے ہی اس کے برعکس کامیاب وہی ہوتا ہے جو اپنے کاموں کو

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

”غلطیوں“ سے بچانے کی عادت بنالیتا ہے۔ اِن میں وہ ”غلطیاں“ بھی شامل ہیں جو شرعاً اللہ کی نافرمانی اور گناہ کہلاتی ہیں۔ گناہوں میں پڑے رہنا ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتا ہے جیسا کہ علامہ اسماعیل حقی رحمۃُ اللہِ علیہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کا گناہوں پر اِصرار (مسلسل گناہ) کرنا بھی ایسا عمل ہے جس سے اس کی موت کفر کی حالت میں ہو سکتی ہے۔[4]

لہٰذا ایمان بچانے میں کامیاب ہونے کے لئے ہر کام کو گناہوں سے بچ کر کرنا ضروری ہے۔ اپنے دن بھر کے کاموں پر نظر رکھئے کہ ان میں کوئی گناہ شامل نہ ہو سکے۔

2 اپنے کام سے متعلق ضروری شرعی راہنمائی حاصل کیجئے کسی کام کے صحیح یا غلط ہونے کی کسوٹی نہ ہمارے تجربات ہیں اور نہ ہی لوگوں کی تائیدات بلکہ ”شرعی قوانین“ ہیں جن پر اپنے کاموں کو پَرکھ کر صحیح اور غلط کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ جو لوگ شریعت کی کسوٹی پر اپنے اعمال کو نہیں پرکھتے یا ان کے بارے میں شرعی راہنمائی لینے کے عادی نہیں ہوتے بسا اوقات وہ ایمان لیوا کام کر بیٹھتے ہیں لہٰذا اپنے ایمان کو بچانے کے لئے علمائے اہلِ سنّت و مفتیانِ کرام سے شرعی راہنمائی لیتے رہنا ضروری ہے۔

3 بِلا ضرورت بات نہ کرنے کا ذہن بنایئے گفتگو اور بات چیت انسان کے خیالات اور سوچ کی ترجمان ہوتی ہے۔ زبان بے قابو ہو جائے تو بنے کام بگڑ جاتے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ ایمان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ شیطان ہم پر غالب آنے کے لئے بِلا ضرورت گفتگو کروانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور شیطان پر غالب آنے کا نسخہ ”خاموشی“ ہے

ہماری سوسائٹی کی ایک تعداد منہ میں آنے والی ہر بات چاہے وہ خلافِ شرع ہو بَک دینے کی عادی بن چکی ہے مثلاً کُفریہ اَشعار والے گانے سُن کر گنگناتے پھرتے ہیں، اِسی زبان سے جنّت و دوزخ، فرشتوں اور اللہ پاک کی شان میں توہین آمیز چُٹکلے سنائے جاتے ہیں، اسی زبان سے اپنی غریبی اور تنگدستی کا رونا روتے روتے بعض کُفریات بک جاتے ہیں، اسی زبان سے کسی کی موت پر شکوہ و شکایات بھرے کفریات بک دیئے جاتے ہیں۔ زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ کیا حیثیت رکھ سکتا ہے اس کا اندازہ ان دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے لگایئے:

1 آدمی اپنی گفتگو میں ایسا لفظ استعمال کرتا ہے جس سے اس کے ہم نشین ہنس پڑتے ہیں جبکہ اس گفتگو کے سبب وہ ثُریّا ستارے سے بھی دور (جہنم میں) جا گرتا ہے۔[5]

2 ایک شخص اللہ پاک کو ناراض کرنے والا کلمہ کہتا ہے اور اسے یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ یہ اسے اللہ پاک کی ناراضی تک پہنچادے گا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کے لئے قیامت تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے۔[6]

4 بُرے لوگوں سے بچئے بُروں کی صحبت اختیار کرنے میں ہمارے دین و دنیا کا سَراسَر نُقصان ہی نُقصان ہے کیونکہ بُری صحبت بسا اوقات انسان کے ایمان کو بھی برباد کر ڈالتی ہے۔ لوگ جان لیوا، خوفناک اور زہریلے جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور وحشت ناک چیزوں سے تو ڈرتے ہیں کہ یہ چیزیں ہماری جان کو نقصان پہنچائیں گی لیکن ایسی صحبت سے نہیں بچتے کہ جو ہمارے ایمان کو برباد کر دیتی ہے، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حتَّی الْامکان بُری صحبت سے بچو کہ یہ دِین و دنیا برباد کر دیتی ہے اور اچھی صحبت اختیار کرو کہ اس سے دِین و دُنیا سنبھل جاتے ہیں۔ سانپ کی صحبت جان لیتی ہے، بُرے یار کی صحبت ایمان برباد کر دیتی ہے۔[7]

اللہ کریم ہمیں ایمان پر استقامت سے نوازے اور مدینۂ منوّرہ کی فضاؤں میں ایمان و عافیت کی موت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 4/274، حدیث: 6607 (2) عمدۃ القاری، 15/565 (3) مرقاۃ المفاتیح، 1/268، 269، تحت الحدیث: 83 (4) روح البیان، الانعام، تحت الآیۃ: 70، 3/51 (5) مسند احمد، 3/366، حدیث: 9231 (6) ترمذی، 4/143، حدیث: 2326 (7) مراٰۃ المناجیح، 6/591۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 ایک بکرے سے ایک بیٹے کا عقیقہ

سُوال: کیا ایک بکرے میں ایک بیٹے کا عقیقہ ادا ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! ایک بکرے سے ایک بیٹے کا عقیقہ ادا ہو جائے گا البتہ دو بکرے ہونا بہتر ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 20/586 ملخصاً- مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 6 رمضان شریف 1441ھ)

2 سر میں مہندی لگا کر نہیں سونا چاہئے

سُوال: سُنا ہے کہ سَر میں مہندی لگا کر سونے سے آنکھوں کی بینائی جانے کا اندیشہ ہے، کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: کسی طبیب سے میں نے سُنا تھا کہ سَر میں مہندی لگا کر سو جانا آنکھوں کے لئے نقصان دِہ ہے۔ ایک بار میرے پاس ایک نابینا شخص آیا تھا اُس نے کہا: "میں 10 سال سے نابینا ہوں کیونکہ میں سر میں مہندی لگا کر سو گیا اور جب اُٹھا تو نابینا ہو چکا تھا۔" لہٰذا سر میں مہندی لگا کر سونے میں خطرہ (Risk) ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 4 رمضان شریف 1441ھ)

3 نماز کے دوران بلی پاؤں سے لپٹ جائے تو کیا کریں؟

سُوال: نماز پڑھتے ہوئے بِلّی پاؤں سے لپٹ جائے تو اسے کس طرح ہٹایا جائے؟

جواب: اگر نماز پڑھتے ہوئے کسی کے پاؤں سے بِلّی لپٹ جائے تو اسے ہلکا ہلکا پاؤں مار کر ہٹا دیں کیونکہ بِلّی کو ہٹائے بغیر سجدہ کریں گے تو یہ کاٹ سکتی ہے اور اِس طرح صحیح طور پر سجدہ بھی نہیں ہو سکے گا۔ بِلّی کو ہٹانے کے لئے "شِش شِش" نہیں کر سکتے البتہ عملِ قلیل یعنی تھوڑے سے عمل کے ذَریعے ہاتھ سے ہٹا سکتے ہیں۔ نماز میں بِلّی کو ہٹانے کا عملِ (قلیل) بھی ایک رُکن میں دو بار ہی کر سکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 5 رمضان شریف 1441ھ)

4 منرل واٹر کی بوتلوں سے ہاتھ دھونا کیسا؟

سُوال: دعوتوں میں پینے کے لئے رکھی جانے والی منرل واٹر کی بوتلوں سے ہاتھ دھونا کیسا؟

جواب: منرل واٹر کی بوتلیں پینے کے لئے رکھی جاتی ہیں لہٰذا اِن سے ہاتھ نہیں دھو سکتے۔ اگر دعوت میں یہ پانی پینے کے لئے فِکس کر دیا ہے تو اب اس سے ہاتھ دھونا اُصول کے خلاف ہو گا۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 7 رمضان شریف 1441ھ)

5 کیا تنخواہ سے بچائی ہوئی رَقم پر بھی زکوٰۃ ہو گی؟

سُوال: میں نے اپنا پیٹ کاٹ کر تنخواہ سے رقم بچا بچا کر سیونگ کی ہے کیا اِس پر زکوٰۃ دینی ہو گی؟

جواب: تنخواہ سے رقم بچا بچا کر اگر اتنی رقم جمع ہوگئی جس پر زکوٰۃ کی شرائط پائی جاتی ہوں تو اُس جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ فرض ہو جائے گی، چاہے پیٹ کاٹ کر جمع کی ہو۔ "پیٹ کاٹنا" محاورہ ہے یعنی بچت کے لئے مثلاً سادہ کھانا، کم کھانا اور سادگی کے ساتھ گزارہ کرنا وغیرہ۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 5 رمضان شریف 1441ھ)

6 جمعہ کے دِن مَنَّت کا روزہ رکھنا کیسا؟

سُوال: کیا جمعہ کے دِن مَنَّت کا روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! رکھ سکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 11 شعبان شریف 1441ھ)

7 کچی پیاز وغیرہ کھانے سے وُضو نہیں ٹوٹتا

سُوال: کیا کچی پیاز کھانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: کچی پیاز کھانے سے بچنا اچّھا ہے کہ اس سے منہ میں بدبو ہو جاتی ہے، البتّہ کھانا جائز ہے اور اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔ سالن میں پکی ہوئی پیاز اور لہسن کھاسکتے ہیں کہ پکنے کے بعد ان کی بدبو ختم ہو جاتی ہے اور انہیں کھانے سے منہ میں بدبو بھی پیدا نہیں ہوتی۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 6 رمضان شریف 1441ھ)

8 شادی کی اجازت نہ ملنے پر گھر والوں سے ناراض ہونا کیسا؟

سُوال: کسی شخص کو اس کے گھر والے پسند کی شادی نہیں کرنے دے رہے تھے، لہٰذا وہ گھر والوں سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے اور اس سے کسی قسم کا رابطہ بھی نہیں ہو رہا، اب والدین کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اللہ کریم آسانی فرمائے، محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میں وہ لڑکا واپس اپنے گھر آجائے، اپنے والدین کی اِطاعت کرے، ان کو خوش کرے اور سب کو راضی کر کے ہم آہنگی کے ساتھ نکاح کرے۔ اللہ پاک کرم فرمائے کہ اُس کا دل بدل جائے، لڑکا لڑکی کے والدین ان کی شادی سے مطمئن ہو جائیں، ان کی شادی کے لئے "ہاں" کر دیں تاکہ وہ دونوں ان کی رضامندی سے شادی کر لیں اور کسی طرح گھر چل جائے۔ سب کو ایسا ہی کرنا چاہئے کیونکہ گھر ایسے ہی چلا کرتے ہیں ورنہ ماں باپ اگر کوسنے اور بددُعائیں دیں گے تو گھر کیسے چلے گا؟

یاد رہے! شادی کا لفظی معنیٰ "خوشی" ہے مگر یہ کیسی شادی ہے جس کے سبب گھر اور خاندان اُجڑ رہے ہیں، گھر والے پریشان ہیں اور ان کی دل آزاری ہو رہی ہے؟ نوجوانوں کو شادی کی اجازت نہ ملنے پر گھر سے بھاگنے جیسا جذباتی قدم نہیں اُٹھانا چاہئے۔ ساری دنیا کے تمام جوانوں سے میری درخواست ہے کہ ماں باپ سے باہمی ہم آہنگی کے ساتھ معاملات کو سُلجھائیں نیز کبھی کبھی والدین کو بھی اپنے جوان بچوں کی بات مان لینی چاہئے، اگر لڑکا یا لڑکی کی سیرت اچھی ہے، صورت بھی مناسب ہے، کوئی شرعی رُکاوٹ بھی نہیں ہے اگرچہ لڑکا اور لڑکی الگ الگ قوم سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً لڑکا میمن ہے لڑکی سندھی ہے یا لڑکی پنجابی ہے لڑکا پٹھان ہے تو ان کی شادی کرنے میں کوئی مُضائقہ نہیں ہے، کیونکہ ہم نے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کلمہ پڑھا ہے جو کہ عربی ہیں، لہٰذا دل بڑا کر کے اپنے بچے یا بچی کو شادی کرنے کی اجازت دے دیجئے اور ان کو دعاؤں سے بھی نوازیئے۔ یہ مشورہ ہے ورنہ لوگ اپنی من مانیاں کرتے ہیں پھر نتیجتاً گھر تباہ ہو جاتے ہیں اور گناہوں کے دروازے بھی کھلتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 9 رمضان شریف 1441ھ)

9 آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا

سُوال: کیا آنکھیں بند کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے البتہ آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دِل زیادہ لگتا ہے، دِل جمعی نصیب ہوتی ہے اور خشوع و خضوع حاصل ہوتا ہے تو پھر آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا افضل ہے۔

(ردالمحتار، 2/499- مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 6 رمضان شریف 1441ھ)

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا جنبی شخص میت کو غسل دے سکتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جنبی شخص اگر میت کو غسل دے تو کیا غسلِ میت ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ راہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

غسلِ میت دینے والے شخص کے لئے مناسب ہے کہ وہ پاک ہو، جنبی نہ ہو کہ جنبی کا میت کو غسل دینا مکروہ ہے، لیکن اگر جنبی شخص نے میت کو غسل دیا تو غسل ادا ہو جائے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

2 قرض دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ کون ادا کرے گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ تقریباً ایک سال سے میں نے اپنے بیٹے کو ساڑھے بارہ لاکھ روپے کی رقم قرض دی ہوئی ہے۔ اس کی زکوٰۃ مجھ پر لازم ہے یا میرے بیٹے پر؟ اگر مجھ پر لازم ہے تو اس کی ادائیگی کی صورت کیا ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قرض پر دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ، مالک یعنی قرض دینے والے پر لازم ہوتی ہے۔ اس لئے پوچھی گئی صورت میں ساڑھے بارہ لاکھ روپے کی زکوٰۃ آپ کے بیٹے پر نہیں بلکہ خود آپ پر لازم ہے۔

البتہ ادائیگی فوراً واجب نہیں بلکہ اس وقت واجب ہوگی جب کل رقم، یا نصاب یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر رقم، یا نصاب کا کم از کم پانچواں حصہ یعنی ساڑھے دس تولہ چاندی کی قیمت کے برابر رقم وصول ہو جائے۔ پھر جب بھی بقدر نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ وصول ہو جائے گا تو جتنا وصول ہوا صرف اتنی رقم کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ اگر کئی سالوں کے بعد قرض کی وصولی ہوتی

ہے تو حساب لگا کر گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی۔ آسانی اسی میں ہے کہ قرض میں دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ سال بہ سال ادا کرتے رہیں تاکہ قرض وصول ہونے پر گزشتہ سالوں کے حساب کتاب کی الجھن سے اور تمام سالوں کے ایک ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کی دقت سے نجات رہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبہ
مفتی فضیل رضا عطاری

3 آیتِ سجدہ پڑھنے سننے پر سجدہ فوراً کرنا لازمی ہے یا تاخیر سے بھی کرسکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حفاظ جب منزل کا دور کرتے ہیں، تو اس دوران آیتِ سجدہ آنے پر فوراً سجدہ کرنا بعض اوقات گراں ہوتا ہے مثلاً چارپائی پر بیٹھ کر یا چلتے، پھرتے دَور کرنے کی صورت میں، سوال یہ ہے کہ آیتِ سجدہ پڑھی یا سنی تو سجدہ فوراً کرنا واجب ہے یا تاخیر بھی کرسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانینِ شریعت کے مطابق آیتِ سجدہ پڑھی یا سنی تو فوراً سجدہ کرنا واجب نہیں ہے، البتہ بلا عذر، تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے کہ بعد میں بھول جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، لہٰذا افضل یہی ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو سجدۂ تلاوت فوراً کرلیا جائے۔ خیال رہے یہ حکم نماز کے علاوہ کا ہے، نماز میں سجدۂ تلاوت کا وجوب فوری ہے حتّٰی کہ تین آیت سے زیادہ تاخیر گناہ ہے۔

فائدہ: حدیث شریف کے مطابق جب ابنِ آدم آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے ہائے میری بربادی! ابنِ آدم کو سجدہ کا حکم ہوا، اس نے سجدہ کیا، اس کے لئے جنّت ہے اور مجھے حکم ہوا تو میں نے انکار کیا، میرے لئے دوزخ ہے۔ نیز خود رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی موجودگی میں تلاوت کرتے اور دورانِ تلاوت آیتِ سجدہ کی تلاوت کرنے پر سب سجدہ کرتے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ارشاد کے مطابق کیفیت یہ ہوتی کہ ہجوم کی وجہ سے کسی کو پیشانی رکھنے کی جگہ بھی نہ ملتی تھی سُبْحٰنَ اللہ کیسا شوقِ تلاوت و عبادت تھا۔

مزید اس کی برکت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ علماءِ کرام فرماتے ہیں: جو شخص کسی مقصد کے لئے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ چاہے ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرلے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبہ
مفتی فضیل رضا عطاری

4 جَنابَت کی حالت میں کھانا پینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حالتِ جنابت میں کھانا پینا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جنبی کے لئے کھانے پینے سے پہلے افضل یہ ہے کہ غسل کرلے کہ حدیثِ پاک کے مطابق جس گھر میں جنبی ہو، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، اگر غسل نہ کرسکتا ہو تو وُضو کرلے کہ یہ مستحب ہے، ورنہ کم از کم ہاتھ دھولے اور کلی کرلے کہ اس کے بغیر جنبی کے لئے کھانا پینا مکروہِ تنزیہی ہے یعنی گناہ تو نہیں ہے لیکن بُرا عمل ہے اور محتاجی کا سبب ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

فریاد

مسکراتے رہئے
Keep Smiling

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران **مولانا محمد عمران عطّاری** (مدظلہ)

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا ابواُسید حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی کا بیان ہے کہ ایک بار سندھ کے شہر سکھر میں ہونے والے اجتماع میں شرکت کیلئے میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے ساتھ بذریعہ ٹرین کراچی سے روانہ ہوا، راستے میں ایک مقام پر کچھ لڑکے ٹرین پر پتھراؤ کر رہے تھے اور ٹرین بھی ہلکی رفتار کے ساتھ چل رہی تھی، میں گیٹ پر کھڑا تھا، اب اگر پیچھے ہٹتا جب بھی کوئی نہ کوئی پتھر مجھے آ لگتا، لہٰذا میں نے مسکرا کر اشارے کے ذریعے انہیں پتھر مارنے سے منع کیا۔ اس پر انہوں نے نہ صرف پتھر مارنا بند کر دیئے بلکہ ان پتھروں کو پھینک بھی دیا۔

اے عاشقانِ رسول! واقعی مسکرانے اور مسکراتا چہرہ رکھنے کے دنیاوی اور اُخْرَوی اعتبارات سے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں، مسکرانے کیلئے موقع محل دیکھنا ایک الگ بات ہے مگر عام روٹین میں انسان ثواب کی نیت سے لوگوں کے سامنے مسکراتا رہے، خوشی کا مسکرانا جس سے سامنے والا سمجھے کہ میرے آنے یا مجھ سے ملنے سے اسے خوشی ہوئی ہے جس سے وہ بھی خوش ہو جائے، ایسا مسکرانا صدقے کا ثواب دلاتا ہے۔[1]

مسکراہٹ اور قہقہہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان فرماتے ہیں کہ ہم نے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہ دیکھا، ایک صحابیِ رسول فرماتے ہیں: اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے جب بھی دیکھتے مسکرا دیتے۔[2]

تبسم یعنی مسکرانے سے اپنا دل تازہ اور مخاطب کا دل خوش ہوتا ہے۔[3] جبکہ قہقہہ لگانا شیطان کی جانب سے ہے جیسا کہ اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اَلْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللهِ یعنی قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے اور مسکرانا اللہ پاک کی طرف سے ہے۔"[4]

قہقہہ سے مُراد آواز کے ساتھ ہنسنا ہے، شیطان اِسے پسند کرتا ہے جبکہ تَبَسُّم کا مطلب ہے بغیر آواز کے تھوڑا ہنسنا۔[5]

تَبَسُّم حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی عادتِ کریمہ تھی، اسی لئے آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے مبارک ناموں میں سے ایک نام "مُتَبَسِّم" بھی ہے، چونکہ مسکرانا اظہارِ خوشی کے لئے ہوتا ہے اور ٹھٹھا دل کی غفلت سے بلکہ زیادہ ہنسی اور ٹھٹھا لگانا دل کو مردہ کر دیتا ہے اسی لئے حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم مسکراتے بہت تھے ٹھٹھا کبھی نہ لگایا۔[6]

مسکراہٹ کے فائدے جس طرح کچھ دوائیاں پین کلر ہوتی ہیں اسی طرح مسکراہٹ ٹینشن کلر ہوتی ہے، مسکراتا چہرہ لوگوں کو اچھا لگتا اور ان کے ذہنوں میں بیٹھ جاتا ہے، مسکراہٹ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

تھکے ہوئے شخص کو اِنَرجی، ہمت ہارے ہوئے کو امید اور پریشان شخص کو تسلی اور ڈھارس دیتی ہے، مسکراہٹ وہ نعمت ہے جو خریدی نہیں جاسکتی اور چوری بھی نہیں ہوسکتی، مسکراہٹ کا لطف لوگوں کے سامنے مسکرانے میں ہے، اُس مسکراہٹ کی تو کیا ہی بات ہے جو اپنے رشتے داروں اور عام مسلمانوں کا دل لُبھاتی رہے، ان کا دل بہلاتی رہے اور ان کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرنے کا سبب بنتی رہے، کہتے ہیں کہ مسکراہٹ بانٹتے رہیں آپ کی جیب کبھی اس سے خالی نہیں ہوگی، مسکراہٹ وہ تجارت ہے جس میں کوئی سرمایہ نہیں لگتا مگر اس میں نفع ہی نفع ہے، لینے والے کے لئے بھی اور دینے والے کے لئے بھی، مسکراہٹ زیادہ وقت نہیں لیتی بلکہ اس میں لمحہ لگتا ہے لیکن اس کی یاد سالہا سال باقی رہتی ہے، مسکراہٹ دنیا میں سب سے سستی اور عمدہ چیز ہے جو آپ شرعی اجازت کے ساتھ کسی بھی وقت کسی کو بھی دے سکتے ہیں۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ آج شاید کئی گھروں میں مسکراہٹ بہت کم رہ گئی ہے، حالانکہ مسکرانے سے آپ کے گھریلو مسائل حل ہوسکتے ہیں۔

گھریلو مسائل کا ایک حل میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”مسکرائیں تاکہ مسائل حَل ہوں اور خاموش رہیں تاکہ مسائل پیدا ہی نہ ہوں۔“ کہتے ہیں کہ کسی کی صرف تھوڑی دیر کی مسکراہٹ کسی اور کے پورے دن کی مسکراہٹ کا سبب بن جاتی ہے، مثال کے طور پر شوہر جب صبح گھر سے نکل رہا ہو تو بیوی اگر اس کے گھر سے نکلنے سے پانچ منٹ پہلے اس کے ساتھ مسکرا کر پیش آئے اور اسے مسکرا کر خدا حافظ کہے تو ہوسکتا ہے کہ شوہر مسکراتے چہرے کے ساتھ سارا دن گزارے۔ اور اگر گھر میں وقت گزارنے کے ساتھ ساتھ صبح گھر سے نکلتے وقت بھی اس نے پھولا ہوا اور مسکراہٹ سے خالی چہرہ ہی دیکھا تو ہوسکتا ہے کہ وہ بے چارا سارا دن اُلجھا ہی رہے اور دفتر جاکر بھی کئی لوگوں کو الجھا دے، اسی طرح شوہر جب شام کو تھکا ہارا کام سے گھر آئے تو اسے بھی یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ بیوی بھی تو سارا دن گھر کے کام کاج کرکے تھک گئی ہوگی، لہٰذا شوہر کو بھی چاہئے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت ہَشّاش بَشّاش، اِینرجیٹک اور ایک اچھے انداز میں، کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ مسکرا کر گھر والوں کو سلام کرے اور ان سے خیر خیریت معلوم کرے۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اسمائلنگ فیس پیدا کیجئے اور مسکراہٹوں والی زندگی گزاریئے، خاص طور پر زوجہ اور بالعموم سارے گھر والے، مَرد کے گھر سے جانے اور آنے کے ٹائم میں خاص طور پر مسکراہٹ کو اپنے چہرے پر رکھیں اور یہی کام گھر سے جاتے اور آتے ہوئے مرد بھی کرے، گھر کے ماحول کو پُرسکون رکھنے کے لئے حتی الامکان مسائل کم سے کم ڈسکس کیجئے، اپنی بیماری، پریشانی، مہنگائی اور کم آمدنی، بچّوں کی آپسی لڑائی جیسے ایشوز کو روزانہ ہی لے کر نہ بیٹھ جایئے، مجبوری ہے یا پھر واقعی کوئی ضرورت ہے تو پھر وہ ایک الگ چیز ہے، اس کا اِسپیس اپنی جگہ موجود ہے، جوائنٹ فیملی میں رہتے ہوئے گھر میں ہونے والی چھوٹی موٹی باتوں کو اِگنور کیجئے اور درگزر سے کام لیجئے، کم از کم ایک ہفتہ میری گزارشات پر عمل کرکے دیکھئے، آپ کو اپنے گھر کے ماحول میں فرق اور زندگی میں بہتری نظر نہ آئے تو مجھے کہئے گا۔ البتہ گناہوں سے ضرور بچئے گا کہ گناہ نحوستیں ہیں، ان کے ہوتے ہوئے حقیقی پُرسکون زندگی کا حصول بہت مشکل ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے مسکرانے والے محبوب کے صدقے میں مسکراہٹ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) ترمذی، 3/384، حدیث: 1963 (2) ترمذی، 5/542، حدیث: 226، معجم کبیر، 2/293، حدیث: 2220 (3) مراٰۃ المناجیح، 8/82 (4) معجم صغیر، 2/104، حدیث: 1053 (5) فیض القدیر، 4/706، تحت الحدیث: 6196 (6) مراٰۃ المناجیح، 4/42-7/14-8/82۔

سفرِ معراج میں آنے والی آوازیں

مولانا خضر حیات عطّاری مدنی*

اعلانِ نُبُوّت کے بارھویں سال 27 رجبُ المرجب کو پیش آنے والا سفرِ معراج قدرت کے بے شمار عجائبات کا مجموعہ ہے۔ معراج کی رات پیش آنے والے غیر معمولی امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سفر میں پیارے آقا حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مختلف آوازیں سنیں، ان میں سے چند آوازوں کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السَّلام کا سلام اسی سفر کے دوران آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر ایک جماعت پر ہوا۔ انہوں نے آپ کو ان الفاظ کے ساتھ سَلام عرض کیا: ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ“ حضرتِ جبرئیل علیہ السَّلام نے عرض کی: اے محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) آپ اِن کے سَلام کا جواب دیجئے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر ایک دوسری جماعت پر گزر ہوا وہاں بھی ایسے ہی ہوا، پھر تیسری جماعت پر گزر ہوا وہاں بھی ایسے ہی ہوا۔ بعد میں حضرت جبرئیل علیہ السَّلام نے عرض کی وہ سلام کہنے والے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصّلوٰۃ والسَّلام تھے۔ (1)

حوروں کی آواز حضرت سیّدُنا انس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات سیر کے دوران میں جنّت کے ”بیدخ“ نامی مقام میں داخل ہوا جہاں موتیوں، سبز زبرجد اور سرخ یاقوت کے خیمے ہیں، حوروں نے کہا ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله“ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ خیموں میں پردہ نشین (حوریں) ہیں۔ انہوں نے آپ پر سلام پیش کرنے کے لئے اپنے ربّ سے اجازت طلب کی تو اللہ پاک نے ان کو اجازت دے دی۔ پھر وہ کہنے لگیں: ہم راضی رہنے والیاں ہیں ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی کوچ نہ کریں گی۔ اس پر حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ کریمہ پڑھی: ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔ (2)

* مدرس جامعۃُ المدینہ صحرائے مدینہ، ملتان

یہودیت اور نصرانیت کے داعی اور دنیا کی آواز حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سفرِ معراج کے احوال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں براق پر سوار تھا کہ اچانک میری دائیں جانب سے مجھے کسی نے بلایا: اے محمد! میری طرف دیکھئے میں آپ سے سوال کرتا ہوں، میں نے نہ تو اس کو جواب دیا اور نہ ہی اس کے پاس ٹھہرا، پھر میری بائیں جانب سے کسی نے مجھے بلایا: اے محمد! میری طرف دیکھئے میں آپ سے سوال کرتا ہوں، میں نے اسے بھی کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی اس کے پاس ٹھہرا۔

اسی سفر کے دوران میں ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرا جو اپنی باہیں کھولے اور خوب بناؤ سنگھار کئے کھڑی تھی، ایک روایت میں ہے کہ وہ ایک بڑھیا تھی۔ اس نے بھی کہا: اے محمد! میری طرف دیکھئے میں آپ سے سوال کرتی ہوں، لیکن میں نہ تو اس کی طرف متوجہ ہوا اور نہ اس کے پاس رُکا، حتیٰ کہ میں بیتُ المقدس پہنچ گیا، پھر میں نے اس حلقے کے ساتھ اپنی سواری کو باندھا کہ جس سے انبیائے کرام علیہمُ السّلام اپنی سواریاں باندھتے تھے۔

جبرئیل علیہ السّلام نے عرض کی: میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ مبارک میں کچھ دیکھ رہا ہوں۔ میں نے کہا: جب میں سفر میں تھا تو میری دائیں جانب سے مجھے کسی نے بلایا تھا: اے محمد! میری طرف دیکھئے میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ میں نے نہ تو اس کو جواب دیا اور نہ ہی اس کے پاس ٹھہرا تھا۔ جبرئیل نے کہا: وہ بلانے والا یہود کا داعی تھا اگر آپ جواب دیتے یا اس کے پاس ٹھہرتے تو آپ کی امت یہودی ہو جاتی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بائیں جانب سے بھی مجھے کسی نے بلایا تھا، جبرئیل علیہ السّلام نے کہا: وہ نصاریٰ کا داعی تھا، اگر آپ اس کو جواب دیتے تو آپ کی امّت نصرانی ہو جاتی۔ اور باہیں کھولے کھڑی ہوئی عورت کے بارے میں جبرئیل علیہ السّلام نے عرض کی: وہ دنیا تھی اگر آپ اس کو جواب دیتے تو آپ کی امّت دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتی، جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ جس بڑھیا کو آپ نے راستے کے کنارے پر دیکھا تھا جتنی اس کی عمر باقی رہ گئی تھی اتنی ہی دنیا کی عمر باقی رہ گئی ہے۔[3]

شیطان کی آواز سفرِ معراج کے دوران ایک مقام پر کسی نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پکار کر کہا: "هَلُمَّ يَامُحَمَّد" یعنی اے محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اِدھر آیئے۔ لیکن حضرت جبرئیل علیہ السّلام کے عرض کرنے پر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آگے بڑھ گئے، بعد میں جبرئیل علیہ السّلام نے عرض کی: وہ ابلیس تھا جو آپ کو اپنی طرف مائل کر رہا تھا۔[4]

بہر حال واقعۂ معراج و سفرِ معراج آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عظیم معجزات میں سے ایک ہے، اس میں پیش آنے والے واقعات جہاں اللہ پاک کی قدرتِ کاملہ کا مظہر ہیں وہیں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت اور فہم و فراست کو بھی ظاہر کرتے ہیں اور وہ یوں کہ اس سفر میں اللہ کے نبی حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سلام کرنا اسی طرح پردہ نشین حوروں کی جانب سے بھی سلام عرض کیا جانا وغیرہ یقیناً عظمت کے نشانات ہیں اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فہم و فراست پر بھی قربان جایئے کہ یہودیت اور نصرانیت کے داعی، دنیا اور شیطان نے آواز دے کر اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے پاس رُکے بغیر آگے تشریف لے گئے جس سے آپ کی معاملہ فہمی اور معاملے کے دور اندیش نتائج سے آگاہی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اللہ پاک اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کو شیاطین اور ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) دلائل النبوۃ للبیہقی 2/362 (2) پ27، الرحمٰن: 72-البعث والنشور للبیہقی، ص215، حدیث: 340 (3) دلائل النبوۃ للبیہقی 2/362، 390، 391 (4) دلائل النبوۃ للبیہقی 2/362۔

ہماری خوشیاں! مثبت یا منفی؟

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

ایک باباجی نے جنگل کنارے چھوٹی سی رہائش گاہ بنا رکھی تھی، لوگ اپنی اُلجھنیں لے کر باباجی کے پاس پہنچتے اور وہ انہیں عقل و دانائی کی روشنی میں مشورے دیتے اور ان کے مسائل کا حل بتاتے۔ قریبی علاقے کا ایک زمیندار (land lord) بھی ان کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: باباجی! زندگی ویران سی ہے، خوشی کو ترس گیا ہوں، کیا کروں؟ باباجی نے پوچھا: تمہارے باپ دادا نے تمہارے لئے کچھ تو چھوڑا ہوگا! زمیندار کہنے لگا: جی! میرے دادا نے اپنی جمع پونجی سے کچھ سونا (Gold) خریدا اور میرے باپ کے لئے چھوڑ گیا، پھر میرے باپ نے جو تھوڑا بہت مال بچایا اس سے مزید سونا خرید کر پہلے سونے میں شامل کیا اور میرے لئے چھوڑ کر دنیا سے چلا گیا۔ باباجی نے وہ سونا دیکھنے کی فرمائش کی تو زمیندار نے اپنی پگڑی کھولی اور اس کی اندرونی تہہ میں سے سونا نکال کر باباجی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ باباجی نے مٹھی بند کی اور جنگل کی طرف دوڑ لگا دی، زمیندار کے ہوش اُڑ گئے کہ یہی سونا بچا تھا وہ بھی باباجی لے اُڑے، اس نے بھی باباجی کے پیچھے دوڑنا شروع کیا۔ باباجی جنگلی راستوں سے واقف اور زمیندار نے کبھی میدان میں بھی دوڑ نہیں لگائی تھی، اس لئے باباجی کہاں زمیندار کے قابو آنے والے تھے! وہ اسے یہاں سے وہاں دوڑاتے رہے، یہاں تک کہ دوپہر سے شام ہوگئی، ایک جگہ جاکر باباجی کھڑے ہوگئے اب زمیندار جوش کے ساتھ آگے بڑھا کہ میں نے باباجی کو پکڑ لیا، جیسے ہی وہ باباجی کے قریب پہنچا، باباجی پھرتی کے ساتھ درخت پر چڑھ گئے، زمیندار کا جسم بھاری تھا اور وہ بہت تھک بھی چکا تھا لہٰذا درخت پر نہ چڑھ سکا اور نیچے کھڑے ہو کر باباجی کی منتیں کرنے لگا کہ میرا سونا واپس کر دیں میں نے برسوں سے سنبھال کر رکھا تھا، آئندہ کبھی ادھر کا رُخ نہیں کروں گا، زمیندار مسلسل منت سماجت کرتا رہا مگر بے نتیجہ! جب اندھیرا چھانے لگا تو باباجی نے آواز دی کہ میری چند شرطیں ہیں، زمیندار فوراً پکار اٹھا: مجھے آپ کی ساری شرطیں منظور ہیں بس میرا سونا واپس کر دیں۔ باباجی نے پہلے اس سے زمین پر ناک سے لکیریں کھنچوائیں، اُلٹی دوڑ لگوائی، کچھ دیر ایک ٹانگ پر کھڑے رکھا، اسی طرح کی بے سروپا شرطوں پر عمل کروانے کے بعد باباجی درخت سے نیچے اُترے اور سونا اس کے حوالے کر دیا۔ سونے کو دوبارہ اپنے پاس دیکھ کر زمیندار کا چہرہ کِھل اٹھا، باباجی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پوچھا: **اب خوش ہو؟** زمیندار نے ہاں میں سر ہلا دیا۔ باباجی کہنے لگے: دراصل میں تمہیں خوش ہونے کا ایک طریقہ بتانا چاہتا تھا کہ ہم نہ ملنے والی چیزوں کا رونا روتے رہتے ہیں اور دکھی ہوتے رہتے ہیں لیکن اپنے پاس موجود قیمتی چیزوں کی قدر نہیں کرتے پھر جب وہ چیز چھن جاتی ہے تو اس کی قدر محسوس ہوتی ہے اور ہم اسے پانے کے لئے کسی کی احمقانہ شرطیں ماننے پر بھی تیار ہو جاتے اور وہ چیز واپس ملنے پر ہماری خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے۔[1]

انسان خوشی کو پسند کرتا ہے قارئین! کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذّت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح (یعنی خوشی) کہتے ہیں۔[2] انسان فطری طور پر خوشیوں کو پسند کرتا ہے اور ان کو پانے کیلئے کوشش بھی کرتا ہے! خوشی ایک ایسا موضوع ہے جس پر مختلف پہلوؤں سے بات کی جاسکتی ہے، تاہم خوشی کی ایک ڈائریکشن یہ بھی ہے کہ ایک شخص کسی کام کے ہو جانے پر خوش ہوتا ہے جبکہ اس کے

* اسلامک اسکالر، رکنِ مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

برعکس (یعنی اُلٹ) دوسرے شخص کو اُسی کام کے نہ ہونے پر خوشی ہوتی ہے مثلاً ایک اسٹوڈنٹ نے امتحانات میں پہلی پوزیشن لی جس پر وہ بہت خوش ہوا جبکہ اس سے حسد (Jealousy) رکھنے والا طالبِ علم اس کی پہلی پوزیشن نہ آنے کی صورت میں خوش ہوتا۔ اسی طرح کوئی دنیاوی نعمتیں ملنے پر زیادہ خوش ہوتا ہے تو کسی کو رُوحانی انعامات ملنے پر زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ یہ فرق اس لئے بھی ہوتا ہے کہ خوشی یا غم کا تعلق دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ ہمارے احساسات (Feelings) سے بھی ہوتا ہے اور مختلف لوگ مختلف احساسات رکھتے ہیں کیونکہ احساسات کی تشکیل و تعمیر میں تربیت، صحبت، ذہنی و دلی کیفیت اور علمی و عملی حالت کا مرکزی کردار (Main role) ہوتا ہے۔

بہت بڑی خوشی ملی ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی: میں نے اس کی کوئی تیاری نہیں کی مگر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، فرمایا: تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تمہیں محبت ہو۔ (اس حدیثِ پاک کو روایت کرنے والے) حضرتِ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ اَشَدَّ مِنْ فَرَحِهِمْ بِقَوْلِهٖ یعنی میں نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد کسی چیز پر ایسا خوش ہوتے نہ دیکھا جیسا وہ اس فرمان سے خوش ہوئے۔[3]

ہمیں کب خوش ہونا چاہئے؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم مسلمان ہیں اس لئے ہماری خوشی اور ناخوشی کا ترازو (Scale) شریعت کے مطابق ہونا چاہئے۔ ہمارے معاشرے میں مثبت ذہنیت (Positive mindset) کے لوگ اسی بات پر خوش ہوتے ہیں جس پر خوش ہونا بنتا ہے بلکہ بعض صورتوں میں اس خوشی پر ثواب بھی مل سکتا ہے، جبکہ منفی ذہنیت (Negative mindset) کے لوگ اس بات پر خوش ہوتے ہیں جس پر خوش نہیں ہونا چاہئے بلکہ بعض صورتوں میں تو یہ خوشی ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والی ہوتی ہے۔ رہا یہ سوال کہ ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے؟ اس کیلئے ذیل میں مثبت خوشیوں کی 53 اور منفی خوشیوں کی 39 مثالیں پیش کرتا ہوں، ان کی مدد سے خود کو چیک کرلیجئے۔

مثبت خوشیاں (Positive pleasures) (1) بیماری سے صحت یاب ہوجانے پر خوش ہونا (2) سیلاب یا کسی آسمانی آفت کا خطرہ ٹل جانے پر (3) نیکی کا کام کرلینے پر (4) راہِ خدا میں صدقہ کرنے پر (5) اولاد پیدا ہونے پر (6) بیٹے یا بیٹی کا چلنے کے لئے پہلا قدم اٹھانے پر / پہلا لفظ بولنے پر (7) چھوٹے بچے / بچی کے "اللہ، اللہ" کہنے / نعت پڑھنے پر (8) تلاوتِ قراٰن مکمل ہونے (ختمِ قراٰن) پر (9) آمدِ رمضان پر (10) عیدُ الفطر اور عیدُ الاَضحیٰ پر (11) عید میلادُ النّبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر (12) سفرِ حرمینِ طیبین (یعنی پیارے مکۂ مکرمہ اور شہد سے بھی میٹھے مدینۂ منورہ کے سفر) کی خوشخبری ملنے پر (13) نیکی کی دعوت عام ہونے پر (14) دینی اجتماع کی کامیابی پر (15) دینی خوشی ملنے پر (16) مشکل سبق سمجھ آجانے پر (17) سبق یاد ہوجانے / ٹیچر کو اچھا سبق سنا لینے پر (18) استاذ کا طلبہ کے محنت کرنے پر (19) طالبِ علم کا امتحانات میں کامیابی / پوزیشن لینے پر (20) دینی یا دنیاوی تعلیم مکمل کرلینے پر (21) بیٹے یا بیٹی کا بخار وغیرہ اُتر جانے پر (22) جوان بیٹے / بیٹی کے رشتہ طے ہوجانے / شادی ہوجانے پر (23) روٹھنے / جھگڑنے والوں میں صلح کروانے / ہوجانے پر (24) گناہوں کے راستے بند ہونے پر (25) گناہوں سے توبہ کرنے پر (26) فرائض وواجبات کی ادائیگی کی توفیق ملنے پر (27) سنّتوں پر عمل کرنے پر (28) نوافل کی سعادت ملنے پر (29) کسی دینی بزرگ / اپنے پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے / ان کی زیارت ہونے پر (30) اپنی اولاد یا کسی اور کے حافظِ قراٰن، عالمِ دین یا مفتیِ اسلام بننے پر (31) جاب ملنے پر (32) گمی ہوئی چیز ملنے پر (33) سفر کے بعد گھر واپسی پر (34) تحفہ ملنے پر (35) کسی کی طرف سے اظہارِ ہمدردی پر (36) مشکل حالات میں مالی تعاون ہونے پر (37) پردیسی کی وطن واپسی پر (38) ماں باپ کی طرف سے جیب خرچی / عیدی ملنے پر (39) نئے کپڑے، جوتے، گھڑی، لیپ ٹاپ یا موبائل ملنے پر (40) اپنا ذاتی گھر بنالینے پر (41) اچھے پڑوسی / دوست ملنے پر (42) آفس میں اچھا باس / اچھا آفس ورکر ملنے پر (43) اچھی کوالٹی کی چیز سستے داموں ملنے پر (44) ضروری چیز مارکیٹ میں شارٹ ہونے کی صورت میں طویل تلاش کے بعد مل جانے پر (45) بائیک، کار، کمپیوٹر وغیرہ کی خرابی کم پیسوں میں ٹھیک ہوجانے پر (46) نئے رائٹر کا پہلی کتاب چھپنے پر (47) لوڈ شیڈنگ کے دورانیے میں بجلی آجانے پر (48) ہدف کے مطابق کسی کام کے مکمل ہونے پر (49) کوئی ہنر سیکھ لینے پر (50) جاب یا بزنس میں ترقی ملنے پر (51) کسی کے جائز سفارش مان لینے پر (52) تنخواہ یا آمدنی میں غیر متوقع

اضافہ ہونے پر 53 پُرانے دوست سے طویل عرصے بعد اچانک ملاقات ہونے پر خوش ہونا وغیرہ۔

لیکن یہاں دو باتیں یاد رکھنا بہت ضروری ہیں: **پہلی** یہ کہ ان کاموں پر خوش ہونا اس وقت تک جائز ہوگا جب ناجائز ہونے کی صورت نہ بنتی ہو جیسے نوکری ملنے پر خوش ہونا اسی وقت جائز ہوگا جب جائز کام کی نوکری ہو اور اگر حرام کام مثلاً شراب بنانے کی نوکری ہو تو اب یہ نوکری اور اس کے ملنے پر خوش ہونا دونوں ناجائز ہوں گے۔ اور **دوسری** بات یہ کہ دینی معلومات رکھنے والا ان مثبت خوشیوں میں بھی ثواب کمانے کی صورتیں اختیار کرسکتا ہے جیسے بیماری سے صحت یاب ہونے پر اس لئے خوش ہونا کہ اب میں اپنے رب کی زیادہ عبادت کرسکوں گا، اپنے بال بچّوں کے لئے روزی کما کر ان کے حقوق پورے کرسکوں گا، بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرسکوں گا وغیرہ۔

منفی خوشیاں (Negative pleasures) 1 حرام کام کی جاب ملنے پر خوش ہونا 2 گناہوں کے مواقع ملنے پر جیسے میوزک ایونٹ، فلمی میلہ منعقد ہونے پر خوش ہونا 3 کسی فلم یا ڈرامہ کے لانچ ہونے پر 4 فحش اور غیر اخلاقی ویب سائٹس تک رسائی ہونے پر 5 نشے کے عادی کا نشہ مل جانے پر 6 شیطانی عشق کے دو طرفہ ہونے میں کامیابی پر 7 بدنگاہی کے چانس ملنے پر 8 بدکاری میں کامیابی پر 9 چھوٹے بچے کے توتلی زبان میں گالی بکنے پر 10 میاں بیوی میں پھوٹ ڈلوا کر طلاق ہوجانے پر 11 کسی کی بدنامی پر 12 کسی کے مالی یا جانی نقصان پر 13 کسی کے عیب سرِعام کھلنے پر 14 ناجائز سفارش کی کامیابی پر 15 گناہ والے کام پر ایوارڈ ملنے پر 16 کسی کے خلاف سازش میں کامیابی پر 17 دشمن کو تکلیف پہنچنے پر 18 کسی کا رشتہ ٹوٹ جانے پر 19 کسی کی بیع (خرید و فروخت) میں ناکامی پر 20 کسی کی نوکری ختم ہوجانے پر 21 کسی ناپسند طالبِ علم کی امتحان میں ناکامی پر 22 فراڈیئے کا دھوکا دینے میں کامیابی پر 23 ظلم کرنے پر 24 بلیک مارکیٹنگ کرنے والے کا قیمتیں بڑھنے پر 25 سادہ آدمی کو بے وقوف بنالینے پر 26 زمین پر ناجائز قبضہ میں کامیابی پر 27 جھوٹا کیس جیت جانے پر 28 جرائم پیشہ لوگوں کا اغوا برائے تاوان / بھتہ وصولی / چوری / ڈکیتی کی واردات کامیاب ہونے پر 29 جُوا جیتنے پر 30 دشمن کو قتل کرنے پر 31 رشوت وصول ہونے پر (بالخصوص تگڑی رقم ملنے پر) 32 کسی کو بلیک میل کرنے میں کامیابی پر 33 کسی کا نام بگاڑ کر اسے ستانے پر 34 کسی سے مذاق مسخری کرکے خوش ہونا جبکہ وہ اس پر ناراض ہوتا ہو 35 کسی کے گھر کے قریب پٹاخے چلا کر اس کے باہر نکلنے پر اَنجان بن جانا یا اِدھر اُدھر چھپ جانا اور اسے پریشان کرنے پر خوش ہونا 36 بے زبان جانور کو تکلیف دے کر اس کی بے بسی پر 37 کسی کو دینی ماحول سے دور کرنے میں کامیابی پر 38 نیکی کا ذریعہ بند ہونے پر 39 دین کا نقصان ہونے پر خوش ہونا وغیرہ۔ (غور و فکر کی اہلیت رکھنے والا مزید صورتیں بھی بنا سکتا ہے)

اہم بات گناہ پر خوش ہونے والے ذرا اِن روایات کو پڑھیں اور اپنی عادت سے توبہ کرکے اپنی دنیاوی و اُخروی زندگی کو بہتر بنانے کی فکر کریں۔

حرام کام پر خوش ہونا بھی حرام ہے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: ”اَلتَّفَرُّجُ عَلَى الْمُحَرَّمِ حَرَامٌ یعنی حرام کام پر خوش ہونا حرام ہے۔“[4]

گناہ پر خوش ہونا دوسرا گناہ ہے حضرتِ سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: اے گناہ کرنے والے! تیرا گناہ کرلینے پر خوش ہونا اس گناہ سے بھی بڑا گناہ ہے حالانکہ تُو نہیں جانتا کہ اللہ پاک تیرے ساتھ کیا سُلوک فرمانے والا ہے۔[5]

روتا ہوا جہنم میں داخل ہوگا حضرتِ سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جو ہنس ہنس کر گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنّم میں داخل ہوگا۔“[6]

اللہ پاک ہمیں گناہوں سے بچائے اور نیکیاں کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ایک اخباری کالم سے ماخوذ (2) خزائن العرفان، ص404 (3) صحیح ابنِ حبّان، 1/105، حدیث:8 (4) فتاویٰ رضویہ، 21/247- حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، 1/31 (5) تاریخ ابن عساکر، 10/60- جمع الجوامع للسیوطی، 15/105، حدیث:12463 ملتقطاً (6) مکاشفۃ القلوب، ص275۔

بخشش کے اسباب (قسط:02)

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

نیکی بظاہر چھوٹی ہو یا بڑی، اللہ پاک کی رضا کے لئے مغفرت کی امید کے ساتھ، ممکن ہو تو اسے کر ہی لینا چاہئے۔

5 فرامینِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

1 دعائے دِرْهَمُ الْكِيْس جو شخص رات میں (نیند سے) جاگے تو کہے: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه، پھر عرض کرے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اے اللہ! مجھے بخش دے، یا کوئی دوسری دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جائے گی، پھر اگر وضو کرے (اور نماز پڑھے) تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔[1] یعنی خاص طور پر بخشش کی دعا کرے یا کسی اور معاملے کے بارے میں، یقینی طور پر دعا قبول ہو گی۔[2] اس دعا کا نام دعائے "دِرْهَمُ الْكِيْس" ہے یعنی تھیلی کی نقدی، یہ دعا تہجد کے لئے اٹھتے ہی پڑھنی چاہئے، اگر کوئی رات کے آخر میں جاگ کر تہجد نہ بھی پڑھے مگر یہ دعا مانگ لے تو اِن شآءَ اللہ تعالٰی فائدے میں رہے گا۔[3]

2 سورۂ یٰسٓ کی تلاوت جس نے رضائے الٰہی کے لئے رات میں یٰسٓ شریف کی تلاوت کی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔[4] بخشش کی خوش خبری کے علاوہ اس سورتِ مبارکہ کو تو قراٰنِ کریم کا قَلْب یعنی دل بھی کہا گیا ہے اور اسے پڑھنے سے دس مرتبہ قراٰنِ پاک پڑھنے کا ثواب بھی ملتا ہے۔[5] لہٰذا اسے تو ہر رات میں پڑھنا ہی چاہئے۔

3 سورۃُ الدُّخان کی تلاوت جو شخص جمعہ کی رات "حٰمٓ الدُّخَان" پڑھے، اس کی بخشش کر دی جائے گی۔[6] جبکہ ایک روایت میں ہے کہ جس نے رات کے وقت حٰمٓ الدُّخَان کی تلاوت کی تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کر رہے ہوں گے۔[7] یہ سورتِ مبارکہ قراٰنِ کریم کے پچیسویں پارے میں ہے، روزانہ ورنہ کم از کم ہر جمعرات کو تو اسے پڑھنے کی نیت فرمالیجئے۔

4 سورۃُ الملک کی تلاوت قراٰنِ پاک میں 30 آیتوں کی ایک سورت ہے، وہ اپنی تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ (وہ سورت) "تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ" (یعنی "سورۃ الملک" ہے)۔[8] کوشش کر کے روزانہ کم از کم ایک مرتبہ تو اس سورتِ مبارکہ کو پڑھ ہی لیا کریں۔

5 کلمۂ طیبہ کا وِرد اللہ پاک کے عرش کے سامنے نور کا ایک ستون ہے، جب کوئی بندہ "لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے۔ اللہ پاک (اس سے) فرماتا ہے: ٹھہر جا! وہ عرض کرتا ہے: میں کیسے ٹھہر جاؤں حالانکہ تو نے یہ کلمہ کہنے والے کی بخشش نہیں فرمائی۔ تو اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میں نے اسے بخش دیا۔ تو اس وقت وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔[9] وقتاً فوقتاً کلمۂ طیبہ کو اپنی زبان پر جاری رکھئے، اِن شآءَ اللہ حدیثِ مبارکہ میں بیان کی گئی برکت کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت کی مزید بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔

(جاری ہے)

(1) بخاری، 1/391، حدیث: 1154 (2) مرقاۃ المفاتیح، 3/289، تحت الحدیث: 1213 (3) مراٰۃ المناجیح، 2/250 بتغیر (4) مسند ابی داؤد للطیالسی، ص323، حدیث: 2427 (5) ترمذی، 4/406، حدیث: 2896 (6) ترمذی، 4/407، حدیث: 2898 (7) ترمذی، 4/406، حدیث: 2897 (8) ابوداؤد، 2/81، حدیث: 1400 (9) مسند بزار، 14/361، حدیث: 8065۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

(قسط:02)

کیا اجتہاد کا دروازہ بند ہے؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

اسلامک بینکنگ کے علاوہ میڈیکل کے بیسیوں جدید مسائل مثلاً ٹیسٹ ٹیوب بے بی، انتقالِ خون، اعضاء کی پیوند کاری وغیرہا کے مسائل کا حل آج کے علماء ہی اجتہاد کرکے دے رہے ہیں۔ اسی طرح دورِ جدید میں تجارت کے نت نئے انداز دنیا میں رائج ہو چکے ہیں، آن لائن تجارت اور امپورٹ ایکسپورٹ میں نئی نئی جہتیں نمودار ہو چکی ہیں۔ تجارت کے متعلق ان جدید مسائل کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور ان پر علماء نے بہترین انداز میں اجتہاد کیا، جائز و ناجائز کی صورتیں واضح کیں، ناجائز صورتوں کے متبادل پیش کئے۔ یہ سب کاوشیں اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ مسلمانوں کے دینی و علمی طبقے میں اجتہاد جاری ہے اور اجتہاد کا یہ فریضہ بھی اہل افراد سرانجام دے رہے ہیں اور یہ اجتہاد ان مسائل میں کیا جارہا ہے جو مسلمانوں کو درپیش ہیں اور جن کا تعلق ان کی ضروریات و حاجات سے ہے۔

باعمل اہلِ علم دینی شخصیات کے اجتہاد کے برخلاف ذرا نااہلوں کے اجتہاد پر ایک نظر ڈالیں اور ان کے اجتہادی موضوعات کی فہرست بنا کر دیکھ لیں۔ اکثر جعلی اجتہادات کے پیچھے بنیادی وجہ خواہشاتِ نفس ہوں گی۔ نااہلوں کے اجتہاد کا پہلا موضوع ہوگا کہ موسیقی اور گانا بجانا حلال ہے۔ دوسرا اجتہاد ہوگا کہ پردے کی ضرورت نہیں اور اسلام میں حجاب و نقاب کا کوئی حکم نہیں۔ تیسرا اجتہاد ہوگا کہ عورتوں کو گھروں سے نکل کر بازاروں میں آنا چاہیے، انہیں گھر کے کاموں کے ساتھ، باہر کے کام کرکے دگنا بوجھ اٹھانا چاہیے اور نامحرم مردوں، عورتوں کو اکٹھے بیٹھنے، گپ شپ لگانے، مذاق مستی کرنے کی کھلی اجازت ہونی چاہیے۔ چوتھا اجتہاد ہوگا کہ سود کی فلاں فلاں صورتیں جائز ہونی چاہیے۔ پانچواں اجتہاد ہوگا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے فلاں فلاں کام پر اعتراض ہے لہٰذا اس پر شرمندہ ہو کر اس حکم کو اسلام سے خارج کر دیا جائے اور اس کا کوئی ایسا بیان بیان کیا جائے کہ اصل حکم کا وجود ہی باقی نہ رہے۔ الغرض آپ نااہلوں کے اجتہاد کے موضوعات اور نتائج دیکھ لیں، موضوعات نفسانی خواہشات کے متعلق ہوں گے اور نتائج ہمیشہ حلال قرار دینے کی صورت میں نکلیں گے۔

نمازیں ترک کرکے، نامحرموں میں خوش و خرم بیٹھ کر اور کبھی سگریٹ کے سوٹے لگاتے ہوئے جو حضرات اجتہاد فرماتے یا ایسے اجتہاد کے طلبگار و معاون و محرک ہیں ان کی عمومی تحریر و گفتگو پر توجہ دیں تو پتا چلے گا کہ انہوں نے کبھی اسلام کے دشمنوں کا تو کسی علمی سطح پر مقابلہ نہیں کیا البتہ باعمل علماء اور دین کے سچے خادموں پر گرجنا برسنا ان کا روز مرہ کا معمول ہے، بلکہ یہاں دو طرح کے طبقے ہیں، کچھ تو وہ ہیں جو خواہشاتِ نفس کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات ہی سرے سے ختم کردیں لیکن انہیں پرابلم یہ ہے کہ اسلامی معاشرے میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کے سامنے یہ کہنا مشکل ہے کہ اسلام کی تعلیمات اب قابلِ عمل نہیں ہیں کیونکہ جو ایسا کہے گا، ذلت و رسوائی اٹھائے گا لہٰذا ان نااہلوں نے یہ حیلہ نکالا کہ اسلامی تعلیمات کی جگہ یہ کہنا شروع کردیا کہ یہ تو "مولویوں کی باتیں ہیں" "یہ قبائلی روایات ہیں" "یہ دقیانوسی چیز ہے" آپ ان سے پردے کی بات کریں تو فوراً اسے "قبائلی پردہ" کہنا شروع کر دیں گے۔ یہ لوگ چونکہ اسلامی تعلیمات کا ڈائریکٹ انکار کرنے کی ہمت نہیں رکھتے تو "مولویوں" کا نام بطورِ حیلہ استعمال کرکے بالواسطہ انکار بھی کر دیتے ہیں اور تبرا کرکے دل بھی خوش کر لیتے ہیں حالانکہ حقیقت یہی ہے کہ جن باتوں کا یہ انکار کرتے ہیں، وہ مولویوں کی باتیں نہیں بلکہ اسلام کی

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

باتیں ہیں۔ آپ یقین کریں کہ ایسی جگہ ”مولوی“ کا لفظ نکال کر ”اسلام“ کا نام لکھ دیں تو ان لوگوں کے دلوں کا اصل جملہ بن جائے گا یعنی ”آج اسلام کی باتیں قابلِ عمل نہیں ہیں“۔ ”مولوی“ کی جگہ ”اسلام“ کا نام لکھنے کی بات اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ پردے کا حکم مولویوں نے نہیں دیا بلکہ قرآن و حدیث نے دیا ہے۔ یونہی باجوں کی حرمت علماء نے اپنی طرف سے نہیں بنائی بلکہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام قسم کے باجوں کے آلات مٹا دینے کا حکم دیا ہے۔ (مسند احمد، 8/286، حدیث: 22281) تو اس ممنوع گانے باجے کو جائز کہنے والے افراد نااہل خود ساختہ مجتہدین کا پہلا گروہ ہیں۔

اب ذرا اجتہاد کے دعوے دار نااہلوں کے دوسرے گروہ کی سنئے۔ یہ دوسرا گروہ وہ ہے جو جانتے ہیں کہ مسلمان اپنی تمام تعلیمات قرآن و حدیث سے لیتے ہیں لہٰذا قرآن و حدیث ہی کو اپنی جدید تاویلات کے لئے تختۂ مشق بنالیں، چنانچہ یہاں پھر دو گروہ ہیں، ایک وہ جس نے دیکھا کہ حدیثوں میں تو احکام نہایت صراحت سے لکھے ہوتے ہیں جن کی تاویل نہیں ہو سکتی، ہاں قرآن میں اصولی حکم دیا جاتا ہے جبکہ تفصیل نہیں ہوتی جیسے قرآن میں ہے کہ سود حرام ہے لیکن اس کی تفصیلات نہیں بیان کی گئی، یونہی نماز کی فرضیت کا حکم ہے لیکن نمازوں کی تعداد وغیرہ صراحت سے بیان نہیں کی گئی۔ اس طرح دیگر بہت سے احکام ہیں تو اس گروپ والے سمجھ گئے کہ حدیث کو دلیل و حجت ماننے کے بعد ان کا داؤ نہیں چل سکے گا لہٰذا انہوں نے آسان طریقہ یہ نکالا کہ حدیث کا انکار کر دیا اور نعرہ لگا دیا کہ حدیث معتبر ہی نہیں ہے، صرف قرآن معتبر ہے، نیز چونکہ قرآن میں سب کچھ ہے، لہٰذا قرآن ہی کافی ہے۔ یوں منکرینِ حدیث نے جو دل کیا، اجتہاد کیا اور جو چاہا، حلال یا حرام کیا۔

اجتہاد کی بات کرنے والے دوسری قسم کے دوسرے گروہ نے ذرا چالاکی سے کام لیا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ منکرینِ حدیث کو تو پوری امت نے مسترد کر دیا لہٰذا اب کوئی اور طریقہ تلاش کرنا چاہیے کہ لوگ ہمیں منکرینِ حدیث بھی نہ کہیں اور حدیث سے معاذ اللہ جان چھڑانے کا طریقہ بھی ہاتھ آجائے۔ چنانچہ اس دوسرے گروہ نے کہا: ہم قرآن کو مانتے ہیں اور حدیث کو بھی مانتے ہیں بلکہ اس حوالے سے یہ چالاک لوگ ایسے جملے استعمال کرتے ہیں کہ عام مسلمان تو واہ واہ سبحان اللہ کہتے ہی رہ جائیں، چنانچہ ان کا مشہور جملہ ہے: ”دین کا تنہا ماخذ محمد رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی ذات والا صفات ہے۔“ یہ جملہ لکھ کر واہ واہ تو کافی سمیٹ لی گئی لیکن حدیث پر اصل حملہ اس کے بعد کیا گیا اور وہ یہ کہ حدیث کو ماننے میں پوری امت کے محدثین کے معیار کے علاوہ فلاں فلاں مزید شرطیں بھی ضروری ہیں اور وہ شرطیں اس گروہ نے ایسی لگائیں کہ سو میں سے اٹھانوے احادیث ویسے ہی خارج ہو جائیں مثلاً یہ شرط رکھی کہ ایک صحابی سے ”سو فیصد مستند تابعی“ اور اس سے آگے بھی ”سو فیصد مستند راوی“ بھی اگر روایت کرے تب بھی ان کی حدیث معتبر نہیں جب تک کہ ایک سے زائد افراد روایت نہ کریں۔ یوں اٹھانوے فیصد روایات کا پتّا صاف کر دیا کیونکہ روایات ایسی ہی ہوتی ہیں جنہیں خبرِ واحد کہا جاتا ہے اور خبرِ واحد کے بعد جو دو فیصد باقی بچیں ان میں کچھ تاویل وغیرہ کر دی۔

گویا عملی طور پر وہی کیا جو منکرینِ حدیث نے کیا لیکن پہلوں کی ناتجربہ کاری نے انہیں مردود بنا دیا تو اس بعد والے ہوشیار گروپ نے ذرا ہٹ کے طریقہ اختیار کیا اور کھلی بدنامی سے بچ گئے لیکن اہلِ علم جانتے اور سمجھتے ہیں کہ اس گروہ کا ہدف اور منزل بھی وہی ہے جو منکرینِ حدیث کی ہے اور ان کا اجتہاد بھی اسی نفس پرستی، تن آسانی اور آزاد روی کی طرف لے جاتا ہے جہاں پہلے کے نااہلوں کا اجتہاد لے گیا اور یہ بات دوسرے چالاک گروہ کی مختلف باتوں سے بھی ظاہر ہوتی رہتی ہے کیونکہ یہ لوگ تحریر میں تو بڑے محتاط الفاظ بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جب زبانی کلامی گفتگو ہوتی ہے تو نہایت بے باکی سے بول دیتے ہیں کہ یہ حدیثیں تو قصے کہانیاں ہیں جو صحابہ و تابعین آپس میں وقت گزاری کے لئے مَعاذَ اللہ گپ شپ کے طور پر ایک دوسرے کو سناتے تھے جیسے آج کل رات کو لوگ چوک چوراہے یا چائے کے ہوٹل پر بیٹھ کر دن بھر کی کارستانی یا پرانے واقعات ایک دوسرے کو سناتے ہیں، مَعاذَ اللہ۔ یہ ہے اصلیت ان لوگوں کے حدیثوں کو ماننے کی اور ان کے اجتہاد کی کہانی کی اور یوں خبرِ واحد کا انکار کر کے اور اسے داستانیں قرار دے کر حدیث کی مستند کتابوں بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد، سب کتابوں کی اکثر احادیث سے جان بھی چھڑالی۔ (جاری)

Out of control
(بے قابو)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

اخباری اطلاعات کے مطابق حیدر آباد سے مورو (سندھ) جانے والی کار تیز رفتاری کی وجہ سے بے قابو ہو کر چھنڈن نہر کے پُل سے ٹکرا کر اُلٹ گئی، حادثے کے بعد کار میں آگ بھڑک اٹھی اور اس میں سوار 7 افراد جل کر لقمۂ اجل بن گئے۔ (ربِّ کریم ان مسلمانوں کی بخشش فرمائے۔ اٰمین)

(ARY نیوز ویب سائٹ، 2 مئی 2022)

قارئین! آئے روز اس طرح کی خبریں آتی رہتی ہیں کہ تیز رفتاری کی وجہ سے بے قابو (Out of control) ہو کر بس، وین، کار یا بائیک حادثے کا شکار ہو گئی، اللہ پاک ہماری حفاظت فرمائے، اٰمین۔ بہر حال گاڑی چلانے والے کو چاہئے کہ رفتار ایک حد میں رکھے تاکہ حادثے کا چانس کم سے کم رہے، اور یاد رکھئے کہ گاڑی کی رفتار بڑھانا آسان ہے لیکن اس پر کنٹرول رکھنا بہت دشوار ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ صرف سواری کا آؤٹ آف کنٹرول ہونا ہی خطرناک اور نقصان دہ نہیں ہوتا بلکہ ہماری زندگی میں اور بھی کئی چیزیں ہیں جن کے آؤٹ آف کنٹرول ہونے سے ہمیں چھوٹے بڑے نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، مثلاً

آؤٹ آف کنٹرول ہونے کے نقصانات

1 ہماری زبان جب آؤٹ آف کنٹرول ہوتی ہے تو گالم گلوچ، غیبت، چغلی، تہمت لگانے، عیب اچھالنے جیسے گناہ کرتی ہے 2 کان جب آؤٹ آف کنٹرول ہوتے ہیں تو بڑی دلچسپی سے غیبت، موسیقی اور دوسروں کی راز کی باتیں چھپ کر سنتے ہیں 3 آنکھ آؤٹ آف کنٹرول ہوتی ہے تو نہ دیکھنے کی چیزیں دیکھتی ہے جیسے بدنگاہی کرنا، کسی کا خط یا میسج اس کی اجازت کے بغیر پڑھنا، دوسروں کے گھروں میں جھانک کر نامحرموں کو دیکھنا وغیرہ۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے: پہلے آنکھ بہکتی ہے، پھر دل بہکتا ہے، اس کے بعد ستر بہکتا ہے (یعنی بندہ بدکاری میں مبتلا ہو جاتا ہے) 4 ہاتھ آؤٹ آف کنٹرول ہوتے ہیں تو چوری کرتے ہیں، کسی پر ظلم اور تشدد کرتے ہیں 5 پاؤں آؤٹ آف کنٹرول ہوتے ہیں تو برائیوں کے مقامات سینما، شراب خانے، موسیقی کی محفلوں کی طرف بڑھتے ہیں 6 اسی طرح اگر غصے پر کنٹرول نہ رہے تو قتل اور طلاق جیسے کام ہو جاتے ہیں، انسان طیش میں آکر اچھی بھلی نوکری سے استعفیٰ دے دیتا ہے، رشتے داروں سے ہر طرح کا تعلق ختم کر دیتا ہے، سرِ عام کسی معزز شخص کی بے عزتی کر دیتا ہے، بڑے چھوٹے کی تمیز بھلا دیتا ہے، احسان فراموش بن جاتا ہے وغیرہ 7 پھر خواہشات آؤٹ آف کنٹرول ہو جائیں تو انسان انہیں پورا کرنے کے لئے ڈبل ڈیوٹی کرتا ہے، اپنا معیارِ زندگی بلند کرنے، مہنگے فرنیچر سے سجے سجائے عالیشان گھر، مہنگی گاڑی لینے کیلئے سود پر بھی قرض لیتا ہے یا کسی سے مانگ تانگ (سوال کر) کے بے عزت ہوتا ہے، زمینوں پر قبضے کرتا ہے، رشوت لیتا ہے، دفتری اکاؤنٹس میں ہیر پھیر کر کے پیسا اکٹھا کرتا ہے۔ یاد رکھئے! ضرورت تو

*چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ

فقیر کی بھی پوری ہو جاتی ہے لیکن خواہش بادشاہوں کی بھی ادھوری رہ جاتی ہے، نیز خواہشات بادشاہوں کو غلام بنا دیتی ہیں 8 کھانے پینے کی خواہشات پر کنٹرول نہ رہے تو انسان اپنی پسند کی ہر چیز کھانے کی کوشش کرتا ہے یہ سوچے بغیر کہ یہ چیز اس کی صحت کو فائدہ دے گی یا نقصان! پھر ایک وقت آتا ہے کہ جب اس کا بلڈ پریشر، شوگر، کولیسٹرول کنٹرول میں نہیں رہتا، اس قسم کے لوگ کبھی گردوں کی خرابی کا علاج کروا رہے ہوتے ہیں، کبھی پھیپھڑے تو کبھی جگر اور معدے کے مسائل میں گھرے ہوتے ہیں 9 بجلی کے وولٹیج آؤٹ آف کنٹرول ہو جائیں تو گھر کی الیکٹرانک چیزوں کو نقصان پہنچتا ہے 10 بچے آؤٹ آف کنٹرول ہو جائیں تو ان کی تربیت اچھی نہیں ہو سکتی، استاذ کا شاگردوں پر کنٹرول نہ رہے تو وہ انہیں اچھی طرح پڑھا سکتا ہے نہ ان کی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے 11 اپنی نیند پر کنٹرول نہ رہے تو انسان اپنا ورکنگ ٹائم ضائع کر بیٹھتا ہے 12 فیکٹری ورکر جب آؤٹ آف کنٹرول ہوتے ہیں تو ہڑتالیں ہوتی ہیں، پروڈکشن رک جاتی ہے جس سے فیکٹری اونر کا نقصان ہوتا ہے 13 جب کسی مسئلے پر عوام کا احتجاج آؤٹ آف کنٹرول ہوتا ہے تو گاڑیاں جلائی جاتی ہیں، دکانوں میں توڑ پھوڑ کی جاتی ہے، سرکاری اور پرائیویٹ پراپرٹیز کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

کنٹرول بہت ضروری ہے

ہمیں دنیاوی اور اُخروی زندگی کو بہتر کرنے کے لئے اپنے آپ پر کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ کنٹرول بنیادی طور پر دو طرح سے کیا جاسکتا ہے، ایک سیلف کنٹرول اور دوسرا انڈر کنٹرول!

1 سیلف کنٹرول (Self-control) کیلئے یہ چیزیں مددگار ہوتی ہیں: نفع نقصان کا شعور، احساسِ ذمہ داری، دور اندیشی، حیا، اچھی امیدیں، خوفِ خدا، نیکیوں کی حرص، گناہوں سے وحشت، نفس پر قابو پانا (اس پر بزرگانِ دین نے بہت لکھا ہے)۔

2 انڈر کنٹرول (Under control)، یعنی خود کو کسی کے ماتحت کر دینا جیسے ماں باپ، بڑا بھائی، ٹرینر، دینی استاذ، محلے کی مسجد کے امام صاحب، پیر و مُرشد، کسی دینی تحریک (مثلاً دعوتِ اسلامی) سے وابستہ ہو جانا۔

یہ دونوں طرح کے کنٹرول ہمیں آؤٹ آف کنٹرول ہونے سے بچاتے ہیں۔ لیکن تھوڑا غور کیا جائے تو آج کی دنیا میں انسان ہر طرح کے کنٹرول سے آزاد ہونا چاہتا ہے کہ میں جو چاہے کروں کوئی مجھے روکنے والا نہ ہو، یہ الگ بات ہے کہ اس طرح کے نعرے مارنے والوں کو ملکی قانون اور پولیس کنٹرول کرلیتی ہے، ان کو پتا ہوتا ہے کہ اگر ہم پولیس کے سامنے آؤٹ آف کنٹرول ہوئے تو ہمیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جائے گا۔ بہر حال دونوں طرح کے کنٹرول کمزور یا ختم ہو جانے کی وجہ سے انسان نفس و شیطان کے کنٹرول میں آکر وہی کچھ کرتا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے پھر نقصان اٹھاتا ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں پھیلی بے حیائی، نشہ، حرام کمائی، بدکاری، قتل و غارت، فراڈ، رشوت، بڑے چھوٹے کی تمیز کا اٹھ جانا، گالم گلوچ اور دیگر بُرائیوں کے عام ہونے کا ایک بڑا سبب آؤٹ آف کنٹرول ہونا بھی ہے کہ انسان نہ خود اپنی خامیوں پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو اصلاح کا موقع دیتا ہے۔ اگر ہم اپنے معاشرے کو مثالی معاشرہ بنانا چاہتے ہیں تو گناہوں کی عادت کو کنٹرول کرنا ہوگا، اس کے لئے ایک بہترین اور آزمودہ راستہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی میں شامل ہونا بھی ہے جو اِنْ شَآءَ اللہ بڑی نرمی اور محبت و شفقت سے کچھ ہی عرصے میں آپ کی ذات و صفات میں ایسی مثبت تبدیلیاں لائے گی کہ آپ حیران رہ جائیں گے، ثبوت چاہئے تو دنیا کے طول و عرض میں پھیلے دعوتِ اسلامی والوں کو دیکھ لیجئے۔

اللہ پاک ہمیں نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے 30 فرامین

مولانا بلال حسین عطاری مدنی*

مختصر تعارف

جلیلُ القدر تابعی بزرگ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 17 ربیع الاوّل 80 ہجری پیر شریف کے دِن مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب "صادِق" ہے۔ آپ شہزادۂ امام حسین، امام زین العابدین کے پوتے اور امام باقر کے شہزادے ہیں، آپ کی والدہ کا نام حضرت اُمِّ فَرْوَہ بنتِ قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق ہے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یعنی والد کی جانب سے آپ حسینی سید اور والدہ کی جانب سے صدیقی ہیں۔ آپ دو جلیل القدر صحابۂ کرام حضرت اَنَس بن مالک اور حضرتِ سہل بن سَعد رضی اللہ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوئے، آپ علم و عمل اور عبادت و ریاضت کے جامع تھے، آپ سے فیضیاب ہونے والوں میں امام موسیٰ کاظم، امامِ اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، حضرت سفیان ثَوری اور حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃ اللہ علیہم نمایاں ہیں۔ 68 برس کی عمر میں 15 رجب المرجب 148 ہجری کو کسی بدبخت نے آپ کو زہر دیا جو آپ کی شہادت کا سبب بنا۔ آپ کا مزار جنّتُ البقیع میں اپنے والدِ محترم حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے ساتھ ہے۔(1)

کونڈوں کی نیاز

رَجَبُ المُرَجَّب کی 15 تاریخ کو عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے کھیر پوریوں کی نیاز کا اہتمام کرتے ہیں جسے عرفِ عام میں **"کونڈوں کی نیاز"** سے جانا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! کسی بھی نیک عمل کا ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) قراٰن و حدیث سے ثابت ہے، ایصالِ ثواب دُعا کے ذریعے بھی کیا جاسکتا ہے اور کھانا وغیرہ پکا کر اُس پر فاتحہ دلا کر بھی ہوسکتا ہے، نیز کھانے پر فاتحہ دلا کر ایصالِ ثواب کرنے کے لئے کسی مخصوص قسم کے کھانے کا اہتمام کرنا ضروری نہیں، ایسے ہی امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز کے موقع پر بھی ضروری نہیں کہ کھیر پوری ہی بنائی جائے اور نہ ہی یہ لازمی ہے کہ کونڈوں میں ہی کھلائیں بلکہ حسبِ استطاعت کسی بھی کھانے کی چیز پر فاتحہ دلا کر کسی بھی برتن میں کھلا سکتے ہیں اور اسے گھر سے باہر بھی لے جاسکتے ہیں۔

محترم قارئین! مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھنے والے آپ کے 30 ارشادات کو اس مضمون کی زینت بنایا گیا ہے، ملاحظہ کیجئے:

(1) جب اللہ پاک تمہیں کسی نعمت سے نوازے اور تمہیں اس کا باقی اور ہمیشہ رہنا پسند ہو تو اس نعمت پر زیادہ سے زیادہ حمد کرو اور شکر ادا کرو (2) جب تمہیں رزق میں تاخیر محسوس ہو تو استغفار کی کثرت کرو (3) جب تمہیں حکمران یا کسی اور سے تکلیف پہنچنے کا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

اندیشہ ہو تو ”لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللہ“ کا کثرت سے وِرد کرو 4 اللہ پاک نے سود اس لئے حرام کیا ہے تاکہ لوگ آپس میں بھلائی کرنے سے نہ رُک جائیں 5 بے عمل نیکی کی دعوت دینے والا بغیر کمان کے تیر چلانے والے کی طرح ہے 6 صدقے کے ذریعے رِزق میں اضافہ اور زکوٰۃ کے ذریعے اپنے مالوں کو محفوظ کرلو 7 نماز متقی و پرہیزگار کی قربانی، حج کمزور وناتواں کا جہاد اور روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے 8 میانہ روی اختیار کرنے والا تنگ دست نہیں ہوتا 9 تدبیر آدھی معیشت اور محبت آدھی عقل ہے 10 مال دار وہ ہے جو تقسیمِ الٰہی پر راضی رہے اور جو دوسرے کے مال پر نظر رکھے وہ فقر کی حالت میں ہی مرتا ہے 11 اپنی غلطی کو چھوٹا سمجھنے والا دوسرے کی غلطی کو بڑا اور دوسرے کی غلطی کو چھوٹا خیال کرنے والا اپنی غلطی کو بڑا سمجھتا ہے 12 دوسرے کے عیبوں سے پردہ ہٹانے والے کے اپنے عیوب ظاہر ہوجاتے ہیں 13 کسی کے لئے گڑھا کھودنے والا خود ہی اس میں جاگرتا ہے 14 بے وقوفوں کی صحبت میں بیٹھنے والا ذلیل ہوتا جبکہ عُلَما کی صحبت اختیار کرنے والا عزت پاتا ہے اور برائی کے مقام پر جانے والا تہمت کا نشانہ بنتا ہے 15 فضول باتوں سے بچو ورنہ ان کی وجہ سے ذلیل و رُسوا ہوجاؤ گے 16 حق بات ہی کہنا خواہ تمہارے حق میں ہو یا تمہارے خلاف 17 اگر کسی کے ساتھ میل جول رکھنا چاہتے ہو تو اچھے لوگوں سے رکھو، برے لوگوں سے نہیں کیونکہ برے لوگ ایسا پتھر ہیں جس سے پانی نہیں بہتا، ایسا درخت ہیں جس کے پتے سرسبز نہیں ہوتے اور ایسی زمین ہیں جس پر گھاس نہیں اُگتی 18 تقویٰ سے افضل کوئی زادِ راہ نہیں، خاموشی سے زیادہ اچھی کوئی چیز نہیں، جہالت سے بڑھ کر نقصان دہ کوئی دشمن نہیں اور جھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں 19 دین میں لڑائی جھگڑے سے بچو کہ یہ دل کو (بے جا) مصروف رکھتا اور نفاق پیدا کرتا ہے 20 اللہ پاک نے دُنیا کو یہ حکم اِرشاد فرمایا کہ جو میری عبادت کرے تُو اُس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اُسے تھکا دے 21 نیکی تین چیزوں سے مکمل ہوتی ہے: جلدی کرنے، مختصر کرنے اور پوشیدہ طور پر انجام دینے سے۔[2] 22 جھوٹوں کے لئے مروت، دوسروں سے جلنے والوں کے لئے چین، تنگ دل لوگوں کے لئے بھائی چارہ اور بداخلاق لوگوں کے لئے سرداری نہیں ہوتی 23 اللہ پاک کے حرام کردہ کاموں سے رکے رہو گے تو عبادت گزار بن جاؤ گے 24 لوگوں سے اسی طرح ملو جس طرح تم پسند کرتے ہو کہ وہ تم سے ملیں، یوں تم ایمان والے بن جاؤ گے 25 اللہ پاک کا خوف رکھنے والوں سے اپنے معاملات میں مشورہ کرلیا کرو 26 اللہ پاک نے تین چیزیں تین چیزوں میں چھپا رکھی ہیں اپنی رضا کو **اپنی اطاعت میں** تو کسی نیکی کو حقیر نہ جانو! ہوسکتا ہے کہ اس کی رضا اسی میں ہو اور **اپنے غضب کو اپنی نافرمانی میں** پوشیدہ رکھا ہے تو کسی گناہ کو ہلکا نہ جانو! ممکن ہے کہ اس کا غضب اسی میں ہو اور **اپنی ولایت کو اپنے بندوں میں** چھپا رکھا ہے تو کسی کو حقیر نہ جانو! شاید کہ وہ اللہ پاک کا ولی ہو۔ مزید فرمایا کہ **قبولیت کو دعا میں** پوشیدہ رکھا ہے تو دعا کبھی نہ چھوڑو قبولیت کی گھڑی کوئی بھی ہوسکتی ہے۔[3] 27 تمہارے جسموں کی قیمت صرف اور صرف جنت ہے، لہٰذا اپنے جسموں کو جنت کے سوا کسی چیز کے عوض نہ بیچو![4] 28 عقل سے زیادہ مددگار کوئی مال نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں، مشورے سے بڑھ کر کوئی پشت پناہ (یعنی مددگار) نہیں۔[5] 29 اے انسان! کسی چیز کے چلے جانے پر افسوس کیوں کرتا ہے؟ حالانکہ تیرے افسوس کرنے سے وہ چیز واپس نہیں آئے گی، اور اپنے پاس موجود چیز پر اِتراتا کیوں ہے؟ حالانکہ موت اس کو تیرے ہاتھوں میں نہیں چھوڑے گی۔[6] 30 پانچ طرح کے لوگوں کی صحبت میں مَت بیٹھنا! 1 جھوٹا، کیونکہ تم اس سے دھوکا کھاؤ گے 2 بے وقوف، کیونکہ وہ تمہیں فائدہ بھی پہنچانا چاہے تو نقصان پہنچا بیٹھے گا 3 کنجوس، کیونکہ جب تمہیں اس کی ضرورت ہوگی تو وہ تم سے تعلق توڑ لے گا 4 بُزدل، یہ تمہیں تمہارے حوالے کردے گا اور تمہیں مشکل وقت میں چھوڑ کر بھاگ جائے گا 5 فاسق، کیونکہ یہ تمہیں ایک نوالے یا اس سے بھی کم کے عوض بیچ دے گا۔[7]

---

(1) سیر اعلام النبلاء، 6/438 تا 447، فیضانِ صدیقِ اکبر، ص82- شرح شجرہ قادریہ، ص58 (2) فرمان نمبر 1 تا 21 کتاب حلیۃ الاولیاء جلد 3 صفحہ 225 تا 231 سے لئے گئے ہیں (3) فرمان نمبر 22 تا 26 کتاب احیاء العلوم جلد 4 صفحہ 61 سے لئے گئے ہیں (4) تفسیر مدارک، التوبۃ، تحت الآیۃ: 111، ص456 (5) احیاء العلوم، 3/304 (6) خازن، الحدید، تحت الآیۃ: 23، 4/232 (7) احیاء العلوم، 2/215 تا 216۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

1 جھوٹے کاغذات بنوا کر سوسائٹی لانچ کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض حضرات سوسائٹی کے جھوٹے کاغذات بنوا کر سوسائٹی لانچ کر دیتے ہیں جب اصل مالک کو پتا چلتا ہے تو وہ کورٹ میں کیس کر دیتا ہے اور کورٹ سے اس کے حق میں فیصلہ آجاتا ہے ایسی صورتحال میں جس نے جھوٹے کاغذات بنوانے والے بلڈر سے پلاٹ خریدا تھا اسے شریعت کیا تحفظ فراہم کرتی ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں دوسرے شخص کی زمین کو اس کی اجازت کے بغیر بیچ دینا، ناجائز و گناہ بلکہ کئی گناہوں کا مجموعہ ہے لہٰذا ایسا کرنے والے پر اپنے اس فعل سے توبہ کرنا لازم ہے۔

قانونی طور پر جب زمین کا فیصلہ اصل مالک کے حق میں ہو جائے تو اصل مالک کو اس زمین کو بیچنے والے (Seller) اور خریدار کے درمیان ہونے والے سودے کو باقی رکھنے اور فسخ کرنے کا اختیار ہے چاہے تو سودے کو باقی رکھ کر اس زمین کی ادا کردہ قیمت (Price) وصول کر لے اور چاہے تو ان کے درمیان ہونے والے سودے کو فسخ کر کے اپنے مالکانہ حقوق کو باقی رکھے۔

کسی اور کی زمین پر جھوٹے کاغذات بنوانے والے بلڈرز سے پلاٹ خریدنے والوں کو ہر صورت میں ان کی ادا کردہ قیمت (Price) واپس ملے گی، خریدار چاہیں تو بیچنے والے (Seller) کی رضامندی سے سودا ختم کر کے اس سے اپنی ادا کردہ قیمت (Price) وصول کر لیں اور چاہیں تو قانونی کاروائی کے ذریعے بیچنے والے سے اپنی ادا کردہ قیمت (Price) وصول کر لیں۔

غیر کے مال میں بغیر اجازت تصرف کرنے کا حکم بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”لایجوز التصرف فی مال غیرہ بغیر إذنہ ولا ولایة“ یعنی: دوسرے شخص کے مال میں اس کی اجازت و ولایت کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔

(در مختار، 9/234)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 جھوٹے کاغذات بنانے کی نوکری کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید ایک ایسے شخص کے پاس نوکری کرتا ہے جو لوگوں کو بیرونِ ملک بھیجتا ہے، زید کے ذمے یہ کام ہے کہ وہ کمپیوٹر کی مدد سے باہر جانے والے افراد کے ڈاکومنٹس تیار کرتا ہے اور ان تمام افراد کے ڈاکومنٹس میں جائیداد اور کاروبار ظاہر کیا جاتا ہے، حالانکہ در حقیقت ان لوگوں کے پاس وہ پراپرٹی، کاروبار اور اتنا اثاثہ نہیں ہوتا یعنی زید کی نوکری جعلی ڈاکومنٹس تیار کرنے پر ہے۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ کیا زید کے لیے یہ نوکری کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: زید کے لئے یہ نوکری کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایسی پراپرٹی

* محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

اور کاروبار شو کرنا جو درحقیقت ان لوگوں کے پاس ہے ہی نہیں۔ یوں لوگوں کے جھوٹ کو لکھنا گناہ کے کاموں پر معاونت ہے اور ایسی نوکری کرنا جائز نہیں جس میں گناہ کا کام کرنا یا اس پر معاونت کرنا پایا جائے۔

جھوٹ کے متعلق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ایاکم والکذب، فان الکذب یھدی الی الفجور، وان الفجور یھدی اِلی النار“ ترجمہ: جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فُجور (یعنی حق بات سے انحراف) کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، 4/386، حدیث: 4989)

گناہ پر مدد کرنے کی ممانعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۪﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پارہ6، المآئدۃ: 2)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ”وہ کام جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے۔۔۔ ایسی ملازمت خود حرام ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 19/515)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 بینک کی نوکری کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی نوکری نہ مل رہی ہو تو کیا سودی بینک میں نوکری کرسکتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ایسی نوکری اختیار کرنا حرام و گناہ ہے جس میں سود کا لین دین کرنا پڑے، سودی دستاویز لکھنا پڑے، اس پر گواہ بننا پڑے یا سودی کام میں معاونت کرنی پڑے۔ لہٰذا سودی بینک کی نوکری میں اگر مذکورہ ناجائز کام کرنے پڑیں گے تو یہ نوکری کرنا حرام ہوگا۔

ہاں اگر سودی بینک کی نوکری ایسی ہو کہ جس میں یہ کام نہ کرنے پڑیں جیسے ڈرائیور یا سیکیورٹی گارڈ کی نوکری تو وہ جائز ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”لعن رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم اٰکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواء“ ترجمہ: رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سودی کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔ (مسلم، ص663، حدیث: 4093)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: ”ملازمت اگر سود کی تحصیل وصول یا اس کا تقاضا کرنا یا اس کا حساب لکھنا، یا کسی اور فعلِ ناجائز کی ہے تو ناجائز ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 19/522)

کوئی اور نوکری نہ ملنے کا عذر عام طور پر ایک بہانہ ہی ہوتا ہے حالانکہ کم پیسوں میں جائز نوکری مل رہی ہوتی ہے لیکن طبیعت گوارا نہیں کرتی لہٰذا یہ کوئی عذر نہیں۔ بہرحال جائز و حلال ذریعۂ معاش اختیار کرنا ہی لازم ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 قرآن پڑھانے کی اجرت لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری والدہ بچوں کو گھر پر قرآنِ پاک پڑھاتی ہیں اور وہ اس کی فیس لیتی ہیں۔ کیا ان کا یہ پیسے لینا اور استعمال کرنا، جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: علمائے متاخرین نے موجودہ زمانے کو دیکھتے ہوئے مذہبی شعار کی حفاظت کے پیشِ نظر تعلیمِ قرآن پر اجرت لینے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ لہٰذا آپ کی والدہ کا قرآنِ پاک پڑھانے پر اجرت وصول کرنا، جائز ہے اور اس رقم کو استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ اجارہ کرنے کی جو بنیادی شرائط ہیں ان کو طے کرتے ہوئے بچوں کے والدین سے معاہدہ کیا جائے۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: ”قرآنِ عظیم کی تعلیم، دیگر دینی علوم، اذان اور امامت پر اُجرت لینا جائز ہے جیسا کہ متاخرین ائمہ نے موجودہ زمانہ میں شعائرِ دین اور ایمان کی حفاظت کے پیشِ نظر فتویٰ دیا ہے، اور باقی طاعات مثلاً زیارتِ قبور، اموات کے لئے ختمِ قرآن، قراءت، میلادِ پاک سید الکائنات علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات والتحیات پر اصل ضابطہ کی بنا پر منع باقی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 19/495)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تاجروں کے لئے

کاروبار کیسے شروع کریں؟

مولانا عبد الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

کاروبار (Business) کا فائدہ صرف تاجر تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے ملازمین وغیرہ دوسروں کو بھی پہنچتا ہے۔ کاروبار کرنے والا کئی گھرانوں کے چولہے جلنے کا سبب بن سکتا ہے، کاروبار سے نہ صرف آدمی اپنے مَعاشی حالات بہتر بنا سکتا ہے بلکہ ملک و قوم کی مَعاشی ترقّی (Economic Development) میں بھی اپنا کردار ادا کرسکتا ہے۔

جب کوئی شخص کسی کاروبار کی ابتدا کرنے لگتا ہے تو اسے اس طرح کے خیالات آتے ہیں کہ ”کاروبار کا کوئی تجربہ نہیں ہے“، ”رقم ڈوب گئی تو کیا ہوگا؟ ساری جمع پونجی ضائع ہوجائے گی“، ”اگر قرضہ لے کر شروع کرتا ہوں تو نقصان ہونے کی صورت میں ساری عمر قرض اُتارنے میں نکل جائے گی“ وغیرہ۔

یہ خیالات ایسے شخص کے خیال کی طرح ہیں جو کسی مقابلے میں شامل ہونے سے پہلے ہی یہ سوچنے لگے کہ میں ہار جاؤں گا۔ ان خیالات و خدشات کا حل ذیل میں دیئے گئے 6 نِکات کی روشنی میں ممکن بنایا جاسکتا ہے:

1 سب سے پہلے یہ طے کیجئے کہ کون سا کاروبار کرنا چاہتے ہیں؟ اگر بالکل تجربہ (Experience) نہیں تو اپنے اندر اس کاروبار کے لئے درکار قابلیت میں اضافے کی کوشش کریں تاکہ نقصان کا اِمکان کم سے کم ہوسکے۔ یہ قابلیت اس طرح پیدا ہوسکتی ہے کہ ① پہلے کسی ایسے شخص سے مشورہ کیجئے جو اس کام کی معلومات یا تجربہ رکھتا ہو ② کام کو باقاعدہ کچھ دن یا کچھ ماہ ضرور سیکھئے، آپ کو اس کے دو بڑے فائدے حاصل ہوں گے: (i) کام سیکھ کر کاروبار کرنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی کافی حد تک دھوکا کھانے سے محفوظ رہتا ہے۔ (ii) کام سیکھ کر کاروبار کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مارکیٹ میں جان پہچان ہوجاتی ہے، بالکل انجان چہرے (Unknown Person) سے لوگ کام کرنے میں ہچکچاتے ہیں۔ بہرحال تجربے کی بَھٹّی سے گزر کر جب کاروبار شروع کریں گے تو بات ہی اور ہوگی اور شروع ہی سے کچھ نہ کچھ آسانیاں پیدا ہوجائیں گی۔

2 جتنی رقم موجود ہے اُس کے تین حصے کردیں پھر اس کے ایک حصے سے کاروبار شروع کریں، ایک مُحاوَرے کے مطابق اپنے سارے انڈے ایک ہی ٹوکری میں کبھی نہ ڈالیں۔

3 اگر اکیلے کاروبار کرنا مشکل معلوم ہوتا ہو تو کسی قابلِ اعتماد دوست یا عزیز رشتے دار کے ساتھ اس کے کام میں شامل ہوجائیں اور اس کے ساتھ شرعی طریقۂ کار کے مطابق شراکت (Partnership) کرلیں۔

4 اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کام کا آغاز تو بڑے جوش و خروش سے کیا جاتا ہے لیکن ذرا سی ناکامی پر ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ یاد رکھئے! کامیابی (Success) کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا، کامیاب ہونے کے لئے قابلیت (Ability)، صبر و تحمل اور مُستَقِل مزاجی چاہئے، یہی چیزیں کامیابی کی طرف لے جاتی ہیں۔

5 اپنی پَراڈکٹس اور سروس دوسروں کے مقابلے میں اَعلیٰ مِعْیار کی اور اچھی رکھیں، اگر پراڈکٹس عمدہ نہیں رکھیں گے، صرف اِشتہار بازی (Advertisement) سے کام لیں گے تو لوگ ایک ہی بار دھوکا کھائیں گے دوبارہ نہیں آئیں گے۔ جبکہ اس کے بَرعکس اگر چیز معیاری اور سروس اچھی ہوگی تو آپ کے کسٹمر خود ہی آپ کی تشہیر کرتے رہیں گے۔

6 اپنی مَصْنُوعات (Products) کی قیمت مناسب رکھیں۔

اللہ پاک سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ شرعی طریقۂ کار کے مطابق کاروبار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
عربی ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ، کراچی

حضرت عَیّاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

حضرت عَیّاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ ایک بلند پایہ اور عظیم صحابیِ رسول ہیں، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی آپ مسلمان ہوچکے تھے۔[1] جب حبشہ کی جانب دوسری ہجرت ہوئی تو آپ اپنی زوجہ کے ساتھ حبشہ چلے گئے اور وہیں آپ کے ایک فرزند حضرت عبد اللہ بن عیاش کی ولادت ہوئی پھر مکے واپس آئے اور یہیں قیام کیا، جانبِ مدینہ ہجرت کی لیکن کفار کے دھوکے میں آکر پھر مکہ آگئے اور قید وبند کی طویل صعوبتیں اٹھائیں۔[2] ہجرت کا واقعہ کچھ یوں ہے:

ابو جہل کا دھوکا آپ نے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں مدینے کی جانب ہجرت کی جب آپ مقامِ قباء پر ٹھہرے تو آپ کے ماں شریک بھائی ابو جہل اور حارث بن ہشام آپہنچے اور کہنے لگے: والدہ نے قسم کھالی ہے کہ جب تک تمہیں نہ دیکھ لے تب تک نہ سر میں تیل ڈالے گی اور نہ کسی سائے دار چیز کے نیچے بیٹھے گی، یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ پر انفرادی کوشش کی: اور فرمایا: یہ تم سے تمہارا دین چھڑوانا چاہتے ہیں، اگر تمہاری ماں کو مکہ کی گرمی لگے گی تو وہ خود سائے میں چلی جائے گی اور جوئیں اسے کاٹیں گی تو وہ کنگھی کرلے گی، آپ نے کہا: مکہ میں میرا کچھ مال بھی ہے، شاید میں اس مال کو لینے میں کامیاب ہوجاؤں، حضرت عمر فاروق نے فرمایا: میرا آدھا مال لے لو مگر لوٹ کر نہ جاؤ، لیکن آپ نے مکہ جانا ہی مناسب خیال کیا، یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق نے فرمایا: اچھا! یہ میری اونٹنی لے لو یہ سدھائی ہوئی (یعنی فرمانبردار) اور تیز رفتار ہے اس پر ہی سوار رہنا اگر مشرکین کی جانب سے تمہیں کچھ بھی خطرہ لاحق ہو تو تم اس کے ذریعہ بچاؤ کرلو گے۔ آخر کار آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ چل پڑے مکے کے قریب پہنچ کر ابو جہل نے کہا: میرا اونٹ تھک گیا ہے، تم مجھے اپنی اونٹنی پر بٹھا لو تمہاری اونٹنی تیز رفتار ہے، آپ نے جوں ہی اونٹنی بٹھائی ان دونوں نے حملہ کردیا[3] اور آپ کو کجاوہ کی رسیوں سے باندھ دیا پھر ہر ایک نے 100 کوڑے مارے اس کے بعد کافرہ والدہ کے پاس لائے، اس نے کہا: میں تجھے تب تک نہ کھولوں گی جب تک تو اسلام کا انکار نہ کردے، پھر آپ کو رسیوں میں جکڑے جکڑے دھوپ میں ڈال دیا گیا[4] اور مکہ والوں کو ہر طرح کے ظلم وستم کرنے کی اجازت دے دی۔[5] اسی قید میں غزوۂ بدر، اُحد اور سن 5ھ معرکۂ خندق کے ایام بھی گزر گئے لیکن رہائی کی کوئی صورت نہ بَن پائی۔[6]

دعائے نبوی ملی واقعۂ بدر سے پہلے اور بعد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا آپ کے لئے دعا کرنا ثابت ہے۔[7] نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم یوں دعا کرتے: اے اللہ! تو عَیّاش بن ابی ربیعہ کو (کفار کے ظلم سے) نجات دے۔[8] بعض روایتوں میں ہے کہ 40 دن تک نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم یہ دعا کرتے رہے: اے اللہ! نجات دے

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

ولید بن ولید، عیاش بن ابی ربیعہ، ہِشام بن عاص اور مکہ کے کمزور مسلمانوں کو۔[9]

قید سے خلاصی جب حضرت ولید رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کی قید سے چھٹکارا پاکر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کون ہے جو میرے لئے عیاش اور ہشام کو لائے، یہ کلمات سنتے ہی حضرت ولید نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کے لئے ان دونوں کو لے کر آؤں گا، اس کے بعد حضرت ولید چھپتے چھپاتے مکہ آئے، (حالات کا جائزہ لیا یہاں تک کہ) ایک عورت کو دیکھا وہ کھانا لے کر جارہی ہے، پوچھا: کہاں جارہی ہو؟ اس نے کہا: ان دونوں قیدیوں کو کھانا دینے، حضرت ولید اس عورت کا پیچھا کرتے ہوئے اس مکان تک پہنچ گئے جہاں یہ دونوں حضرات قید تھے، اس مکان کی کوئی چھت نہ تھی، جب شام ہوئی تو حضرت ولید دیوار پھلانگ کر اندر کُود گئے، پھر ایک پتھر لیا اور ان دونوں حضرات کی بیڑیوں کے نیچے رکھا اور تلوار کا بھرپور وار کرکے بیڑیوں کو توڑ ڈالا، پھر اپنے اونٹ پر ان دونوں کو بٹھاکر مدینے لے آئے نبی کریم اس پر خوش ہوگئے اور آپ کے اس کام پر اللہ کا شکر ادا کیا۔[10] دورانِ قید حارث بن زید آپ کو کوڑے مارتا اور سخت سزا دیتا تھا ایک مرتبہ آپ نے اس سے کہا: اگر تو مجھے کسی جگہ تنہا ملا تو تجھے قتل کردوں گا، بعد میں حضرت حارث رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے لیکن آپ کو معلوم نہ ہوسکا لہٰذا فتحِ مکہ کے بعد آپ نے حضرت حارث کو مقام قباء میں قتل کردیا، پتا چلنے پر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے اور معاملہ گوش گزار کردیا، اس پر سورۃ النسآء آیت 92 نازل ہوئی[11] اور کفارے کی صورت بیان کی گئی۔[12]

خدمات نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو یمن کی جانب اپنا قاصد بنایا[13] نبیِّ رحمت نے آپ کو ایک خط دیا اور فرمایا: تم وہاں صبح کے وقت داخل ہونا پھر اچھی طرح وضو کرنا اور دو رکعتیں پڑھنا پھر اللہ پاک سے کامیابی کی دعا کرنا اور ربِّ کریم کی پناہ لینا، خط کو سیدھے ہاتھ میں پکڑنا اور سیدھے ہاتھ سے ہی ان کے سیدھے ہاتھ میں دینا، وہ (اسلام) قبول کرنے والی قوم ہے، آپ فرماتے ہیں: میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہ زیب و زینت سے آراستہ ہیں، میں انہیں دیکھتا ہوا آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ ایک جگہ جاکر رک گیا، وہاں تین دروازوں پر بڑے بڑے پردے لٹکے ہوئے تھے میں درمیان والے دروازے میں داخل ہوگیا پھر ایک بڑے صحن میں موجود قوم کے پاس پہنچا اور کہا: میں رسولُ اللہ کا قاصد ہوں، اور جیسا مجھے حکم ملا تھا ویسا ہی کیا تو انہوں نے اسلام کی دعوت قبول کرلی، سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا تھا۔[14]

عام زندگی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظاہری وصال کے بعد آپ شام تشریف لے گئے اور جہاد میں حصہ لیا پھر مکہ تشریف لائے اور اپنی زندگی کے باقی دن یہیں گزار دیئے۔[15]

واقعۂ شہادت ایک قول کے مطابق ماہِ رجب 15 ہجری جنگِ یرموک میں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم شدید زخمی ہوئے، اسی حالت میں حضرت حارث بن ہشام نے پانی طلب کیا، پانی پیش کیا گیا تو انہیں حضرت عکرمہ زخمی نظر آئے، انہوں نے پانی پیے بغیر فرمایا: پانی عکرمہ کو دو، حضرت عکرمہ نے حضرت عیاش کو زخمی دیکھا تو پانی پیے بغیر فرمایا: پانی انہیں دے دو، پانی ابھی حضرت عیاش کے پاس نہ پہنچا تھا کہ وہ شہید ہوگئے، یوں تینوں حضرات شربتِ شہادت سے سیراب تو ہوگئے لیکن پانی کا ایک قطرہ حلق سے نیچے نہ اتار سکے۔[16]

---

(1) اسد الغابہ، 4 / 342 (2) تاریخ ابن عساکر، 47 / 236 تا 238 ملتقطاً (3) مسند بزار، 1 / 258، حدیث: 155 - تاریخ ابن عساکر، 47 / 236، 238، 243 (4) تفسیر بغوی، 1 / 368، النسآء: تحت الآیۃ: 92 (5) تاریخ ابنِ عساکر، 47 / 243 (6) سیرت ابنِ ہشام، ص 145 (7) تاریخ ابن عساکر، 47 / 245 (8) بخاری، 1 / 345، حدیث: 1006 (9) سیرت حلبیہ، 2 / 31 (10) بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عیاش اور حضرت ہشام تکالیف برداشت نہ کرپائے اور دینِ اسلام سے پھر گئے تھے لیکن سیرتِ حلبیہ میں ہے اگر ایسا ہوتا تو ان دونوں حضرات کو رسیوں اور قید و بند سے آزاد کردیا جاتا، البتہ! ہوسکتا ہے کہ کفار نے ان حضرات کی بات پر اعتبار نہ کیا اور اس وجہ سے رسیوں سے باندھے رکھا ہو۔ اور اگر اسلام سے پھر جانے کی بات درست بھی ہو تو یہ صرف ظاہراً ہی لیا جائے گا کیونکہ نبیِّ کریم نے ان دونوں کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تھی۔ (سیرت حلبیہ، 2 / 31، 126) (11) ترجمۂ کنز العرفان: اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر یہ کہ غلطی سے ہوجائے اور جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کردے تو ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا اور دیت دینا لازم ہے جو مقتول کے گھر والوں کے حوالے کی جائے گی۔ (12) تفسیر خازن، 1 / 413، النسآء، تحت الآیہ: 92 (13) سبل الہدیٰ والرشاد، 11 / 369 (14) تاریخ ابن عساکر، 47 / 246 ملخصاً (15) تاریخ ابن عساکر، 47 / 238 (16) اسد الغابہ، 1 / 515 - الاستیعاب 1 / 366 ملخصاً۔

حضرتِ سیّدنا امیرِ معاویہ کا حلم

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مدنی*

صحابی ابنِ صحابی حضرت سیّدُنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے مل جاتا ہے۔ صلحِ حدیبیہ کے بعد ایمان لانے والی شخصیات میں سے صحابیِ رسول حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ 6 ہجری میں صلحِ حدیبیہ کے بعد ایمان سے مشرف تو ہوگئے تھے لیکن اپنا اسلام فتحِ مکّہ کے دن بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر ظاہر کیا، اس موقع پر آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ان کو "مرحبا" کہہ کر عزت و تکریم بخشی۔[1] آپ رضی اللہ عنہ کو دیگر بے شمار اوصاف و کارنامے اور فضائل و مناقب کے ساتھ ساتھ کتابتِ وحی اور حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے خُطوط تحریر کرنے کی بھی سعادت حاصل رہی۔[2]

اوصافِ مبارکہ حضرت سیّدُنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ اخلاص، ایفائے عہد، علم و فضل، فقہ و اجتہاد، حسنِ سلوک، سخاوت، تقریر و خطابت، مہمان نوازی، غریب پروری، خدمتِ خَلق، اطاعتِ الٰہی، اتّباعِ سنّت اور تقویٰ و پرہیز گاری جیسے عمدہ اوصاف کے ساتھ ساتھ ایک بہت ہی اعلیٰ وصف "حلم یعنی تحمل و بردباری" سے بھی متصف تھے اور کیوں نہ ہو کہ اللہ کے پیارے نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے اس عظیم صحابی کو حلم کی دعا سے نوازا ہے، چنانچہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی: اے اللہ! معاویہ کو علم اور حلم (بردباری) سے بھر دے۔[3]

حلم و بردباری کیا ہے؟ غصہ کو برداشت کرلینا اور غصہ دلانے والی باتوں پر غصہ نہ کرنا "حلم اور بردباری" کہلاتا ہے۔[4]

حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی جانب سے کی جانے والی حلم و بردباری کی دعا کا ایسا اثر ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے ہر گوشے میں حلم و بردباری والا وصف نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ آیئے اس حوالے سے 3 روایات ملاحظہ کیجئے:

1. نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: میری امّت میں معاویہ بڑے حلیم (بردبار) ہیں۔[5]
2. حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے سامنے حضرت معاویہ کی برائی مت کیا کرو، وہ ایسے بردبار شخص ہیں کہ غصے کے عالم میں بھی ہنستے ہیں۔[6]
3. ایک دفعہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما لوگوں میں سب سے زیادہ حوصلہ مَنْد اور سب سے زیادہ حلیم الطبع ہیں۔[7]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

حلم اور بردباری حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے نمایاں اوصاف میں سے ہے اس وصف کا اظہار خاص طور پر اس وقت ہوتا جب کوئی شخص آپ کے ساتھ بدکلامی یا بدسلوکی کرتا۔ ایسے موقع پر بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ بردباری کا مظاہرہ فرماتے۔ آیئے! اس حوالے سے 2 واقعات ملاحظہ کیجئے:

1 کہیں بردباری کم نہ ہوجائے! ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے سخت کلامی کی تو کسی نے کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ چاہیں تو اسے عبرت ناک سزا دے سکتے ہیں۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میرا حِلْم اور بُرْدباری کم ہوجائے۔[8]

2 کھجور کی ٹوکریاں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کی ٹوکریاں لائی گئیں، آپ نے اہلِ شام کے درمیان ان کو تقسیم کردیا، ایک بوڑھے شخص کو ایک ٹوکری دی تو وہ ناراض ہوگیا اور غصے میں قسم کھائی کہ وہ اس ٹوکری کو حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے سر پر مارے گا۔ حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتا چل گیا تو آپ نے اس بوڑھے آدمی سے کہا: اپنی قسم پوری کرلو، ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہئے۔[9]

حلم حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کا پسندیدہ وصف تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ میں اس وصف کا نہ صرف کئی بار ظہور ہوا بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے کئی مواقع پر اس وصف کو اختیار کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور اس حوالے سے اپنے جذبات کا اظہار بھی فرمایا ہے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میرے نزدیک غصہ پی جانے سے زیادہ لذیذ کوئی چیز نہیں۔[10]

سب سے بڑا سردار کون؟ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں سوال ہوا: سب سے بڑا سردار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جب کچھ مانگا جائے تو سب سے بڑھ کر سخی ہو، محافل میں حسنِ اَخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو اور اسے جتنا حقیر سمجھا جائے وہ اتنا ہی حلم و بردباری کا مظاہرہ کرے۔[11]

بُردباری اختیار کرنے کی نصیحت حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بنواُمیہ کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: اے بنو اُمَیَّہ! حِلْم کے ذریعے قریش کے ساتھ برتاؤ کرو! خدا کی قسم! زمانۂ جاہلیت میں مجھے کوئی برا بھلا کہتا تو میں اس کے ساتھ حِلْم و بُرْدباری سے پیش آتا یوں وہ شخص میرا ایسا دوست بن جاتا کہ اگر مجھے اس کی مدد کی ضرورت پڑتی تو وہ مدد کرتا۔ حِلْم کسی شریف آدمی سے اس کی شرافت نہیں چھینتا، بلکہ اس کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے۔[12]

تبرکاتِ نبوی سے محبت کاتبِ وحی حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بوقتِ وصال وصیّت کی کہ مجھے حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِزار شریف ورِدائے اقدس و قمیصِ اطہر میں کفن دینا، ناک اور منہ پر موئے مبارک اور ناخنِ بابرکت کے تراشے رکھ دینا، ممکن ہے اللہ کریم ان تبرکات کے سبب مجھ پر رحم فرمائے۔[13]

وصال آپ رضی اللہ عنہ نے 22 رجب المرجب 60ھ کو 77 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔[14]

صحابیِ رسول حضرت ضَحّاک بن قَیس رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی جبکہ دِمَشْق کے بابُ الصغیر میں آپ کا مزار بنایا گیا۔[15]

---

(1) طبقاتِ ابن سعد، 7/285 ماخوذاً (2) معجم کبیر، 5/108، حدیث: 4748 (3) تاریخ کبیر، 8/68، حدیث: 2624 (4) جنتی زیور، ص132 (5) کتاب السنۃ للخلال، 1/452، رقم: 701، المطالب العالیہ، 7/166، حدیث: 8847 (6) الاستیعاب، 3/472 (7) کتاب السنۃ للخلال، 2/443، رقم: 681 (8) حلم معاویۃ، ص22، رقم: 14 (9) حلم معاویۃ، ص27، رقم: 25 (10) تاریخ ابن عساکر، 59/179 (11) تاریخ ابن عساکر، 59/186 (12) البدایۃ والنھایۃ، 5/639 ملتقطاً (13) تاریخ ابن عساکر، 59/227 (14) تاریخ الخلفاء، ص158، سیر اعلام النبلاء، 4/314 (15) الثقات لابن حبان، 1/436۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

رجب المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا یومِ وصال یا عرس ہے، ان میں سے 80 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رجب المرجب 1438ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 13 کا تعارُف ملاحَظہ فرمائیے:

صحابی و تابعی رضی اللہ عنہما

1 حضرت ابو عمر معاویہ بن معاویہ مُزَنی رضی اللہ عنہ ایسے صحابی ہیں جو دن رات کثرت سے سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) کی تلاوت فرماتے تھے، جب نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رجب 9ھ کو غزوۂ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو مدینۂ منورہ میں ان کا وصال ہوگیا، تبوک میں حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے آپ کی وفات کی خبر دی اور ان پر نمازِ جنازہ پڑھانے کی عرض کی، زمین سکیڑ دی گئی اور ان کا جنازہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے بلند کیا گیا تو آپ نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں فرشتوں کی دو صفوں نے بھی نمازِ جنازہ پڑھی ہر صف میں 1000 فرشتے تھے جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ہر صف میں 60 ہزار فرشتے تھے۔[1]

2 تابعی بزرگ حضرت سیّدنا اَصْحَمَہ بن اَبجر نجاشی رضی اللہ عنہ حبشہ کے حکمران تھے، صحابۂ کرام ہجرت کرکے حبشہ پہنچے تو انہوں نے ہر طرح سے مدد و نصرت فرمائی اور اسلام قبول کرلیا، ماہِ رجب 9ھ میں ان کا وصال ہوا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام کے ساتھ مِل کر نمازِ جنازہ ادا فرمائی اور انہیں مردِ صالح کے وصف سے یاد فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت نجاشی کے انتقال کے بعد ہمارے درمیان اس بات کا چرچا تھا کہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور دکھائی دیتا ہے۔[2]

مزار حضرت خواجہ سیّد ناصر الدین ابو یوسف حسینی رحمۃ اللہِ علیہ

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

3 قطبُ الاقطاب حضرت خواجہ سیّد ناصر الدین ابو یوسف حسینی رحمۃ اللہِ علیہ کی ولادت 362ھ کو چشت میں ہوئی اور یہیں 3 رجب 459ھ کو 97 سال کی عمر میں وفات پائی، آپ نجیبُ الطّرفین سیّد، حافظُ القراٰن اور محبُّ الفُقَراء تھے، آپ سے کثیر کرامات کا صدور ہوا۔[3]

4 مخدومُ العالَم، گنج نبات حضرت شیخ عمر علاءُ الدّین لاہوری ثم پنڈوی رحمۃ اللہِ علیہ کی ولادت 701ھ میں لاہور میں ہوئی، آپ اپنے وقت کے عالم و فاضل، مفتی و فقیہ، نحوی و صرفی، صوفی و ولی اور خطیب و داعی تھے، آپ کا وصال یکم رجب 800ھ کو پنڈوہ شریف مالدہ مغربی بنگال ہند میں ہوا، یہیں مزارِ مبارک ہے، آپ کی خانقاہ مرکزِ علم و عرفان تھی، آپ مرجعِ خاص و عام تھے۔[4]

5 پیرِ طریقت حضرت سیّد شاہ معینُ الدّین گیلانی رحمۃ اللہِ علیہ مشہور ولیُّ اللہ حضرت جمال البحر گیلانی ورنگلی رحمۃ اللہِ علیہ کے صاحبزادے، عابد و زاہد اور صاحبِ تصرفاتِ ظاہر و باطن تھے، آپ کا وصال 22 رجب 999ھ کو ہوا، مرقد و موضعِ عُرس دکن ہند میں ہے۔[5]

6 باکرامت ولیُّ اللہ حضرت سیّد ملوک شاہ دہلوی قادری رحمۃ اللہِ علیہ کی پیدائش دہلی (ہند) کے سادات گھرانے میں ہوئی اور 17 رجب 1174ھ کو بہاولپور میں وصال فرمایا، مزار بہاولپور چھاؤنی کے تاریخی قبرستان ملوک شاہ میں ہے، آپ عالِمِ دین، قادریہ سلسلے کے شیخِ طریقت اور مستجابُ الدّعوات تھے۔[6]

* رکن مرکزی مجلس شوریٰ

(7) شیخُ الکبیر عارف بِاللہ حضرت شیخ سیّد محمد علی ظَبْیان گیلانی دِمَشقی رحمۃُ اللہِ علیہ عالم، فاضل، قاضیِ وقت، جہرُ الصوت، شجاع و سخی، مرجعِ خاص و عام سلسلہ قادریہ کے مرشدِ کامل، صاحبِ کرامات اور مشہورِ زمانہ مشائخ میں سے ہیں۔ آپ نے 10رجب1288ھ کو وصال فرمایا اور تدفین دمشق میں ہوئی۔(7)

(8) حضرت میاں فیض بخش چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1240ھ کو سلارہ (نزد چنیوٹ، پنجاب) میں ہوئی اور 24رجب 1339ھ کو وصال فرمایا، مزار اسی جگہ ہے جہاں آپ پیدا ہوئے تھے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، مرید و خلیفہ پیر سیال خواجہ شمسُ العارفین، ظاہری و باطنی نعمتوں سے مالا مال، شریعت وطریقت کے جامع اور اخلاقِ حسنہ کے مالک تھے۔(8)

(9) حضرت پیر سیّد فضل شاہ گیلانی اویسی رحمۃُ اللہِ علیہ 1283ھ کو خاندانِ سیّد بہاول شیر قلندر کی دارا پوری شاخ (دارا پور جہلم) میں پیدا ہوئے اور 20رجب 1352ھ کو پڑتھ (سیالکوٹ) میں وصال فرمایا، مزار آبائی قبرستان ملہو سنگھوئی (جہلم) میں ہے۔ آپ عابد و زاہد، درویش صفت شخصیت کے مالک تھے۔(9)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

(10) استاذُ العلماء مولانا محمد غوث چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1229ھ میں کالو پنڈ (نزد حسن ابدال، ضلع اٹک) میں ہوئی اور 25رجب1302ھ کو وصال فرمایا، تدفین وہیں ہوئی جہاں پیدا ہوئے تھے، آپ عالمِ دین، استاذ درسِ نظامی اور علمِ ظاہری و باطنی سے خوب آراستہ تھے، اپنے گاؤں میں درس و تدریس میں مصروف رہتے تھے، بے شمار طلبۂ علمِ دین نے اِستفادہ کیا۔(10)

(11) عالمِ پوٹھوہار حضرت مولانا مفتی باغ علی چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ 1309ھ کو پٹیالی (تحصیل گوجر خان، ضلع راولپنڈی) کے علوی گھرانے میں پیدا ہوئے اور یہیں 15رجب1397ھ کو وصال فرمایا۔ آپ مشہور پنجابی شاعر عبدالرحمٰن عبدل کے والدِ محترم، جید عالمِ دین، مدرسِ درسِ نظامی، مریدِ قبلۂ عالم پیر مہر علی شاہ اور مُصنّفِ کُتب ہیں۔(11)

مزار حضرت شیخ عمر علاءُ الدّین لاہوری ثم پنڈوی رحمۃُ اللہِ علیہ

(12) استاذُ الوقت حضرت مولانا سیّد عینُ القضاۃ حسینی حیدر آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1274ھ کو حیدر آباد دکن کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور رجب 1343ھ کو لکھنؤ (یوپی) ہند میں وصال فرمایا، تدفین مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں ہوئی، آپ علّامہ عبدُالحیّ فرنگی محلی کے اہم شاگرد، علومِ معقول و منقول کے ماہر عالمِ دین، تجوید و قراءتِ قراٰن میں مدرسہ فرقانیہ کو عروج تک لے جانے والے، نقشبندیہ سلسلے کے صوفی بزرگ، زہد و تقویٰ کے پیکر اور ہر سال عید میلادُ النبی پر وسیع کھانے کا اہتمام کرنے والے تھے۔(12)

(13) شیخُ الحدیث راجستھان حضرت علّامہ عبدُ الحق نقشبندی رحمۃُ اللہِ علیہ ڈین بائی موضع ڈیمبہ راجستھان ہند میں پیدا ہوئے اور 24رجب 1402ھ کو وفات ہوئی، مزار کاچھیلا (راجستھان) میں ہے۔ آپ فاضل دارُ العلوم مظہر اسلام بریلی شریف، شاگرد محدثِ اعظم علّامہ سردار احمد، مدرس و شیخُ الحدیث دارُ العلوم فیض اکبری لُونی شریف اور استاذُ العلماء تھے۔(13)

---

(1) اسد الغابۃ، 5/226 (2) الاصابۃ، 1/348 (3) تحفۃ الابرار، ص55-اقتباس الانوار، ص297 (4) آئینہ ہندوستان اخی سراج الدین عثمان احوال وآثار، ص255 تا273 (5) تذکرۃ الانساب، ص108 (6) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/314 (7) اتحاف الاکابر، ص532 (8) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 7/214 تا233 (9) تاریخ جہلم، ص698 (10) تذکرۂ عُلماء اہلسنت ضلع اٹک، ص79 (11) ماہنامہ معارف رضا، سالنامہ 2007ھ، ص222 (12) ممتاز علمائے فرنگی محلی لکھنؤ، ص331-تذکرۂ علمائے حال، ص104 (13) تذکرۂ ساداتِ لُونی شریف وسوجا شریف، ص446، 478تا485۔

امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی عقل مندی اور ذہانت

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ علیہ محدث وفقیہ، علم و عمل کے جامع، زُہد و تقویٰ کے پیکر، امانت و دیانت میں بے مثال، حُسنِ اَخلاق و حُسنِ سُلوک میں بے نظیر، زبردست ہمدرد و خیر خواہ اور انتہا درجے کی ذہانت و عقل مندی جیسے کئی اوصاف کے مالک تھے۔ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے قراٰن وحدیث سے لاکھوں مسائل نکالے، مسائل اخذ کرنے کے درجنوں قوانین وضع فرمائے اور بڑے بڑے پیچیدہ مسائل چند لمحوں میں حل فرمائے ہیں۔ ماہِ شعبانُ المعظم کو جہاں دیگر فضائل و برکات حاصل ہیں وہیں یہ نسبت بھی حاصل ہے کہ اس مبارک مہینے کی دو تاریخ کو امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کا وصال ہوا،[1] مسلمان اس مہینے میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایصالِ ثواب کرتے اور مختلف پہلوؤں سے آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہیں۔ آیئے! امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی بے مثل و بے مثال عقل مندی اور ذہانت کے بارے میں پڑھ کر اپنے دلوں کو یادِ امامِ اعظم ومحبتِ امامِ اعظم سے معمور کرتے ہیں۔

نِصف اہلِ زمین کی عقلوں سے موازنہ: حضرت علی بن عاصم رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر نصف (یعنی آدھے) اہلِ زمین کی عقلوں سے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی عقل کا مُوازَنہ کیاجائے تو بھی آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی عقل زیادہ ہوگی۔[2]

ہزار اساتذہ میں سب سے زیادہ ذہین: حضرت یزید بن ہارون رحمۃُ اللہِ علیہ خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں: میں نے ایک ہزار اساتذہ سے پڑھا اور علم حاصل کیا مگر امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کو ان سب سے زیادہ متقی، ان سب سے زیادہ مضبوط حافظے والا اور ان سب سے زیادہ عقل مند و ذہین پایا۔

کروڑوں شافعیوں کے پیشوا امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے زیادہ کوئی عقل مند آدمی پیدا نہیں ہوا۔[3]

حضرت عبدُ اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے زیادہ عقل مند شخص نہیں دیکھا۔[4]

سونے کا ستون: کسی نے امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا کہ آپ نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے اُن کو ایسا (ذہین وفطین) پایا ہے کہ اگر وہ تم سے لکڑی کے اس ستون کو سونے کا فرماتے تو اس پر دلیل قائم کردیتے (کہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

سونے کا ہے)۔ (5)

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقل مندی اور ذہانت کی وجہ سے بات کو جلدی سمجھ جاتے اور مشکل سے مشکل مسئلے کا حل فوراً نکال لینے میں اپنی مثال آپ تھے۔ چنانچہ

چُھپائی ہوئی رقم مل گئی: ایک بار کسی شخص نے حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے کچھ رقم (Amount) ایک جگہ چُھپادی تھی، اب مجھے سخت ضرورت ہے لیکن مجھے یاد نہیں آرہا کہ کس جگہ چُھپائی تھی، آپ کوئی تدبیر فرمائیے، آپ نے اس سے فرمایا: تم آج ساری رات نماز پڑھو تمہیں پتا چل جائے گا۔ اس نے جا کر نماز پڑھنی شروع کر دی، تھوڑی ہی دیر میں اسے یاد آگیا کہ فلاں جگہ رقم چُھپائی تھی، چنانچہ اس نے رقم نکال لی، اگلے دن امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: حضور! آپ کی تدبیر سے مجھے رقم مل گئی، امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شیطان کو یہ کب گوارا تھا کہ تم ساری رات نماز پڑھو، اس لئے اس نے جلدی یاد دلا دیا۔ لیکن تمہارے لئے تو یہی مناسب رہتا کہ تم اللہ پاک کا شکر بجالاتے ہوئے ساری رات نماز پڑھتے رہتے۔

طلاق کا انوکھا مسئلہ: کسی نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: ایک شخص کی بیوی کے ہاتھ میں پانی کا پیالہ تھا، اُس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اسے پئے یا اسے پھینکے یا اسے رکھے یا کسی شخص کو دے تو تجھے طلاق ہے۔ اس صورت میں عورت کیا کرے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پیالے میں ایسا کپڑا ڈال دے جو پانی کو خشک کر دے۔

چوری شدہ مَور واپس مل گیا: امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوسی کا مَور چوری ہو گیا، اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آکر شکایت کی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چُپ رہو۔ پھر مسجد میں تشریف لائے جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس شخص کو حیا نہیں آتی جو اپنے پڑوسی کا مَور چُراتا ہے اور اس حال میں آکر نماز پڑھتا ہے کہ اس کے سَر پر مور کے پَر کا اثر ہوتا ہے! ایک شخص نے اپنے سَر پر ہاتھ پھیرا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس سے فرمایا: اے شخص! مَور واپس کر دے۔ تو اُس نے مَور واپس کر دیا۔

انڈا نہیں کھاؤں گا: ایک شخص نے قسم کھائی کہ انڈا نہیں کھاؤں گا، پھر قسم کھائی کہ فلاں شخص کی آستین میں جو چیز ہے وہ ضرور کھاؤں گا۔ اُس شخص کی آستین میں دیکھا تو انڈا تھا۔ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسے کسی مرغی کے نیچے رکھ دو جب بچہ ہو جائے تو بھون کر یا شوربے والا پکا کر کھالو۔
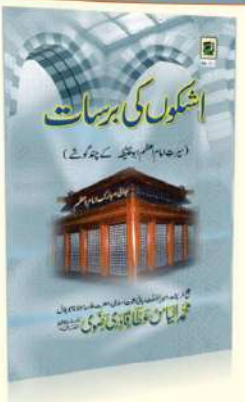
لوگوں کی حیرانی دور فرمادی: ایک شخص نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی سے رمضان شریف کے دن میں صحبت کرے گا، لوگ حیران ہوئے کہ یہ شخص اپنی قسم کیسے پوری کرے گا؟ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ (شرعی) سفر کرے اور پھر اس سے صحبت کرلے۔ (6)

(شرعی سفر میں مسافر کیلئے روزۂ رمضان نہ رکھنے کی اجازت ہے۔)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

(1) نزہۃ القاری، 1/219 (2) تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان، ص128 (3) حدائق الحنفیہ، ص106 ملخصاً (4) الخیرات الحسان، ص61 (5) الخیرات الحسان، ص44 (6) ماخوذ از الخیرات الحسان، ص71 تا 76۔

اَشکوں کی برسات

مفتی عبدالرحیم سکندری رحمۃُ اللہِ علیہ

قمر الدین عطاری

سلطانُ الواعظین، عمدۃُ المناظرین، رئیسُ العلماء، شیرِ مصطفےٰ، مناظرِ اسلام حضرت علامہ مفتی عبدُ الرحیم سکندری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادتِ باسعادت 27 رمضانُ المبارک 1363ھ مطابق 14 ستمبر 1944ء بروز جمعۃُ المبارک بوقتِ صبح سندھ کے ضلع خیرپور میرس کی تحصیل ٹھری میرواہ کے گوٹھ "سیبانو خان شر" میں ہوئی آپ کا تعلق "شر بلوچ" قوم سے ہے۔[1]

ابتدائی تعلیم آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے 1954 میں پرائمری تک کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں کے اس پرائمری اسکول میں حاصل کی جسے آپ ہی کے پردادا فقیر مولا بخش شر نے 1942ء کو اپنے گاؤں میں منظور کروایا تھا۔ ساتھ ہی حافظ قادر بخش صاحب سے قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصل کی جنہیں آپ کے والد نے گاؤں کے بچّوں کو قراٰنِ پاک کی تعلیم دینے کے لئے مقرّر کیا تھا۔[2]

جامعہ راشدیہ میں داخلہ پھر آپ نے 1957ء کو برصغیر کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ راشدیہ درگاہ شریف پیر جو گوٹھ میں داخلہ لیا، جہاں فارسی و عربی کی ابتدائی کتابوں سے لے کر دورۂ حدیث تک کی تعلیم اور دیگر علوم و فنون نہایت قابل اور عظیم المرتبت بہترین استاذوں سے ذہانت وشوق کے ساتھ حاصل کئے، علاوہ ازیں اساتذہ کا ادب و احترام، ان کی خدمت اور درگاہ شریف کے فیوض وبرکات سمیٹنے کا معمول بھی جاری رکھا۔[3]

اساتذۂ کرام آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جامعہ راشدیہ میں جن قابلِ فخر اساتذہ و علمائے کرام سے علم کا فیضان حاصل کیا ان میں استاذُ العلماء، عمدۃُ الفقہاء، مفتیِ اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی، صوفیِ باصفا، استاذُ العلماء علامہ مولانا محمد صالح مہر، شیخُ الحدیث علامہ مفتی تقدُّس علی خان، جامعُ المعقول والمنقول علامہ سید حسین اختر، علامہ عبدُ الصمد بیتلو اور علامہ کریم بخش دالیو رحمۃُ اللہِ علیہم شامل ہیں۔[4]

سندِ فراغت اور دستارِ فضیلت حصولِ علم سے فراغت کے بعد 27 رجب المرجب 1386ھ مطابق 11 نومبر 1966ء بروز جمعۃ المبارک کو آپ کی دستارِ فضیلت ہوئی جس میں قابلِ قدر نامور علما مثلاً عارف باللہ علامہ پیر محمد قاسم مشوری، مجاہدِ اسلام پیر غلام مجدد سرہندی، غزالیِ زمان علامہ سید احمد سعید کاظمی، مناظرِ اسلام علامہ محمد عمر اچھروی، بلبلِ سندھ حضرت مولانا قاضی دوست محمد، سکھر کے مفتیِ اعظم مولانا محمد حسین قادری اور مخدوم امیر احمد کھڑائی رحمۃُ اللہِ علیہم شریک ہوئے۔[5]

شاہپور چاکر میں مدرسہ صبغۃُ الہدیٰ کا قیام آپ نے دستارِ فضیلت والے سال ہی اپنے استاذِ محترم استاذُ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد صالح مہر رحمۃُ اللہِ علیہ کے حکم پر شاہپور چاکر ضلع سانگھڑ سندھ کی غوثیہ مسجد میں امامت وخطابت شروع کی اور 1967ء میں مدرسہ صبغۃُ الہدیٰ کا آغاز فرمایا جہاں ابتداءً ناظرہ قراٰنِ کریم اور فارسی و عربی کی ابتدائی کلاسز پڑھانے کا آغاز فرمایا اور پھر نئے اساتذہ کی تقرُّری کے بعد طلبہ کے لئے درسِ نظامی کی تمام کلاسز کی سہولت پیدا کردی گئی البتہ دورۂ حدیث آپ خود پڑھایا کرتے تھے۔[6]

تصنیف و تالیف جہاں آپ کے درس و تدریس نے امت کو کئی علمائے کرام کا تحفہ دیا وہیں میدانِ تصنیف میں بھی آپ کے کئی شاہکار نظر آتے ہیں، آپ کی تحریر کردہ کچھ کتابیں یہ ہیں: **مطبوعہ کتب:** ذکرِ عید میلادُ النبی، سیفِ سکندری (سندھی، اردو)، سدِّ سکندری، تحفۃُ المومنین، سیفِ یزدانی (اردو ترجمہ بنام الفتح المبین)، فضائل ومسائل

قربانی، صحبت سپیرین جی۔ **غیر مطبوعہ کتب:** تحقیقُ المختار فی افضلیۃ صاحب المصطفٰی بالغار، مٹی ءلد ھومان، عورت جی سربراہی جو شرعی حکم، قرۃُ العینین فی اثبات ایمان ابوین کریمین، سیفُ السنۃ علی عنق صاحبِ البدعۃ، توضیحُ الافک عن مسئلۃ الفدک، مجموعہ فتاویٰ سکندریہ وغیرہ۔[7]

لائبریری کا قیام آپ نے 1967ء میں ایک لائبریری کی بنیاد بھی رکھی، جس کا شمار ملک کی چند اہم لائبریریوں میں ہونے لگا، اس میں قراٰنِ کریم کی 100 سے زائد تفاسیر، احادیث مبارکہ کے تمام قدیم اور مستند ذخیرے، سیرتِ طیبہ کی تمام مشہور کتب، رجال، فقہ، اصولِ فقہ، فتاویٰ، تصوف، عربی، فارسی، اردو، سندھی ادب، فلسفہ، لغات اور تقابلِ ادیان سمیت مختلف علوم و فنون پر ہزاروں کتب موجود ہیں، نیز تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور تاریخ پر مشتمل عربی، فارسی، سندھی کے تقریباً 300 نایاب مخطوطات بھی اس لائبریری کی زینت ہیں۔[8]

فنِ خطابت آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مؤثر خطیب، مبلغ، عاشقِ رسول اور مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کے حقیقی ترجمان کے طور پر بھی پہچانے جاتے تھے، آپ نے پاکستان کے کئی علاقوں میں دینِ اسلام، عشقِ رسول، عظمتِ صحابہ و اہلِ بیت اور عقائدِ اہلِ سنت کو عام کیا، خطابت میں بہترین مہارت کی بنا پر پیرِ طریقت آغا محمد ابراہیم جان سرہندی فاروقی رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کو سلطانُ الواعظین کا لقب عطا کیا۔[9]

مناظرے آپ نے سندِ فراغت کے پانچ سال بعد ایک تجربہ کار مدرّس سے علمِ غیب کے موضوع پر تاریخی مناظرہ کیا اور اسے شکستِ فاش دی، دوسرا مناظرہ اس شخص سے ہوا جس کا مناظرہ حضرت علامہ فیض احمد اویسی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ طے تھا مگر اس نے بہانہ کرتے ہوئے آخری لمحات میں سندھی میں مناظرہ کی شرط رکھی تو مفتی عبدُ الرحیم سکندری صاحب کو ہی اس کے مقابل کیا گیا، مناظرہ کے آغاز ہی میں وہ مناظر مفتی صاحب کے علم اور حاضر جوابی کی تاب نہ لاکر اپنی کتابیں چھوڑ کر راہِ فرار اختیار کر گیا۔[10]

اولادِ امجاد اللہ پاک نے آپ کو تین بیٹیوں اور چار بیٹوں سے نوازا تھا۔ پہلے بیٹے عبد النبی اور دوسرے علامہ مفتی نور نبی نعیمی سکندری صاحب جو دارُ العلوم نعیمیہ (کراچی) سے فارغُ التحصیل ہوئے، اس وقت مدرسہ صبغۃُ الہدیٰ شاہپور چاکر میں تدریس وافتا میں مصروفِ عمل ہیں۔ تیسرے بیٹے ڈاکٹر مفتی حق النبی سکندری الازہری صاحب ہیں جنہوں نے درسِ نظامی جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور) سے کیا، دورۂ حدیث شریف اپنے والد گرامی کے پاس کیا اور 2008ء میں جامعۃُ الازھر قاہرہ مصر جاکر ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی تکمیل کی، آپ ہی اپنے والد کے جانشین بھی مقرر ہوئے، اس وقت آپ درس و تدریس تصنیف و تالیف اور وعظ و تقریر کے ذریعے خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔ چوتھے بیٹے پروفیسر ڈاکٹر فضل نبی ہیں جنہوں نے چین کے شہر ووہان کی ایگری کلچرل یونیورسٹی سے وٹنری میڈیسن میں پی ایچ ڈی کی اور اس وقت اوتھل یونیورسٹی بلوچستان میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔[11]

وصال آپ رحمۃُ اللہِ علیہ 11 رجب المرجب 1439ھ 29 مارچ 2018ء بروز جمعرات لیاقت نیشنل ہاسپٹل (کراچی) میں 74 برس کی عمر میں اپنے خالق ومالک سے جاملے۔

نمازِ جنازہ و تدفین اُسی روز عصر کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول شاہپور چاکر کے گراؤنڈ میں شیخُ الحدیث علامہ مفتی محمد رحیم سکندری اطال اللہ عمرہٗ کی امامت میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس میں کثیر علما و مشائخ، طلبہ اور عاشقانِ رسول نے شرکت کی اور تدفین مدرسہ صبغۃُ الہدیٰ کے صحن میں سادات، علما و مشائخ اور فرزندوں کے ہاتھوں ہوئی، اللہ کریم آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) سوانح حیات و خدمات مفتی عبد الرحیم سکندری، ص 21 ماخوذاً (2) مختصر سوانح حیات وخدمات مفتی عبد الرحیم سکندری اردو، ص 23-22 ماخوذاً (3) تذکرۃ المحافل، ص 10 ماخوذاً (4) سوانح حیات وخدمات مفتی عبد الرحیم سکندری، ص 22-23 ماخوذاً (5) تذکرۃ المحافل، ص 10 ماخوذاً (6) سوانح حیات وخدمات مفتی عبد الرحیم سکندری، ص 28 ماخوذاً (7) سوانح حیات وخدمات مفتی عبد الرحیم سکندری، ص 31 ماخوذاً (8) مختصر سوانح حیات وخدمات مفتی عبد الرحیم سکندری اردو، ص 42 ماخوذاً (9) سوانح حیات و خدمات مفتی عبد الرحیم سکندری، ص 38 ماخوذاً (10) الفتح المبین، ص 10 ماخوذاً (11) مختصر سوانح حیات وخدمات مفتی عبد الرحیم سکندری اردو، ص 98 تا 100 ماخوذاً۔

مولانا راشد علی عطاری مدنی*

3 رُوح تو سب کی ہے زندہ ان کا
جسمِ پُرنور بھی روحانی ہے

الفاظ معانی جسمِ پُرنور: نور والا جسم، نورانی بدن۔ روحانی: پاک صاف، مقدّس۔

شرح مَوت رُوح کے مَر جانے کا نہیں، بلکہ اس کے جسم سے جُدا ہو جانے اور عالَمِ دُنیا سے عالَمِ برزخ کی طرف منتقل ہو جانے کا نام ہے،[1] لہٰذا موت کے بعد بھی رُوح تو سب کی زندہ ہی رہتی ہے؛ لیکن انبیاء و مرسلین کی شان اَوروں (دیگر لوگوں) سے جُدا اور نرالی ہے کہ ان کا نُورانی جسمِ اقدس بھی رُوحانی اور زندہ ہوتا ہے۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”رُوح سب کی نور ہے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا جسمِ اطہر بھی نور ہے۔ حضور کی اَولادِ مطہرات بھی نور ہے۔ اس لئے حضرت عثمان کا لقب ذو النُّورَین ہے یعنی دو نور والے اس لئے کہ آپ کے نکاح میں حضور کی دو صاحبزادیاں حضرت رُقیہ و (اُمِّ) کُلثوم آگے پیچھے آئیں۔“ (تفسیر نعیمی، 6/301)

4 اوروں کی رُوح ہو کتنی ہی لَطیف
اُن کے اَجسام کی کب ثانی ہے

الفاظ معانی لَطیف: کثیف کی ضد، نفیس، پاکیزہ۔ ثانی: نظیر، مانند، ہم پلہ۔

شرح نبیوں اور رسولوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کی رُوحیں اگرچہ کتنی ہی لطیف (پاکیزہ) ہوں، مگر لطافت و طہارت اور پاکیزگی میں اِن نُفوسِ قُدسیہ کے مبارک نُورانی جسموں کی طرح بھلا کیسے ہو سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں؛ کیونکہ خُدائے لطیف و خبیر عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ان پیارے بندوں (نبیوں اور رسولوں) کے مقدّس جسموں کو بھی ایسی کمال درجے کی لطافت اور پاکیزگی عطا فرمائی ہے جس کی نظیر اور مثال لانے سے زمانہ عاجز ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نورِ مجسَّم، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لطافت کا بیان یوں فرماتے ہیں: ”وہ (رسولِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) بشر ہیں مگر عالَمِ علوی سے لاکھ درجہ اَشرف اور جسمِ انسانی رکھتے ہیں مگر اَرواح و ملائکہ سے ہزار جگہ اَلطف (رُوحوں اور فرشتوں سے کئی درجہ لطیف تر ہیں)۔“ (فتاویٰ رضویہ، 30/710)

---

(1) موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہیں، نہ یہ کہ روح مر جاتی ہو، جو روح کو فنا مانے، بدمذہب ہے۔ (بہار شریعت، 1/104)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،

محدث ابنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیدنا عَمْرو بن لیث رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے اُن کی تمام فوج کو جمع کیا گیا، آپ نے جب اپنی فوج کی یہ کثرت دیکھی تو رو پڑے اور دِل ہی دِل میں کہنے لگے، اے کاش! امامِ حُسین رضی اللہُ عنہ کی شہادت کے وقت میں وہاں موجود ہوتا اور میرے پاس اِتنی فوج ہوتی تو میں اپنی جان، شان و شوکت اور ساری فوج کو اُن پر قربان کر دیتا۔ اُس زمانے کے کسی وَلیُّ اللہ کو خواب میں اللہ کریم کے آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عَمْرو بن لیث سے کہہ دو کہ اُس کے دل میں جو خیال آیا ہے ہمیں اُس کی خبر ہے اور ہم نے اُس کے اِرادے کو قبول کر لیا ہے، اللہ کریم تمہیں اِس ارادے اور خیال پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جب خواب دیکھنے والے نے حضرت سیدنا عَمرو بن لیث رحمۃُ اللہِ علیہ کو یہ خوش خبری سنائی تو وہ خوشی سے جُھوم اُٹھے اور اُن کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ (بستان الواعظین، ص240)

اے عاشقانِ امامِ حسین! شعبانُ المعظم کا مہینا سُلطانِ کربلا، سیّدُ الشُّہداء، حضرتِ سیّدُنا امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کی ولادتِ مبارکہ کا مہینا ہے۔ آپ رضی اللہُ عنہ کی وِلادت ہجرت کے چوتھے سال 5 شعبانُ المعظم کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ نانا جان حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کا نام "حُسین" اور "شبیر" رکھا اور آپ کو اپنا بیٹا فرمایا۔ (اسد الغابہ 2/25، 26)

آپ رضی اللہُ عنہ کی مبارک سیرت، کرامات اور فضائل کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رسائل آج ہی حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت پیر سیّد امیر حسین شاہ صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

نصیحت کے لئے موت کافی ہے!

حضرت سیّدُنا محمد بن مُتوکّل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ (مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ) حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کی مبارک انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی: کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا یَا عمر یعنی اے عمر! نصیحت کے لئے موت کافی ہے۔ (کنز العمال، جز12، 6/262، رقم: 35813، تاریخ ابن عساکر، 44/260)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ سیّد فضل حسین شاہ صاحب بخاری، سیّد حسین شاہ صاحب بخاری اور سیّد فتح علی شاہ صاحب بخاری کے

ابو جان اور حضرت پیر سیّد مشتاق حسین شاہ صاحب بخاری کے برادرِ محترم حضرت پیر سیّد امیر حسین شاہ صاحب شوگر اور بلڈ پریشر کے امراض میں مبتلا رہتے ہوئے 22 ربیعُ الآخر شریف 1444 سنِ ہجری مطابق 18 نومبر 2022ء کو 58 سال کی عمر میں ساہیوال پنجاب میں وفات فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر وہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! حضرت پیر سیّد امیر حسین شاہ صاحب کو غریقِ رحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرما، یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِین اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِّ نظر وسیع ہوجائے، یاربِّ مصطفےٰ! بطفیلِ نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

یَا غَفَّارَ الذُّنُوب اے گناہوں کی مغفرت فرمانے والے! مرحوم کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرماکر انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا پڑوسی بنا، یااللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرام اے عظمت وعزت والے! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر وثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم یہ سارا ثواب مرحوم حضرت پیر سیّد امیر حسین شاہ صاحب سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

حضرت مفتی احمد میاں برکاتی صاحب کے لئے دعائے صحت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”شرحُ الصُّدور“ اُردو، صفحہ نمبر 287 پر ہے: (مسلمانوں کے پہلے خلیفہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحیم وکریم آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ کَلِیْمُ اللہ علیہ السّلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: یاالٰہی! مریض کی عیادت کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ ارشاد فرمایا: اس پر دو فرشتے مقرر کردیئے جائیں گے جو قبر میں قیامت تک اس کی خیر خیریت دریافت کرتے رہیں گے۔

(فردوس الاخبار، 3/193، حدیث: 5436)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! شہزادۂ خلیلِ ملّت حضرت مولانا مفتی احمد میاں برکاتی صاحب (مہتمم دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد) کو شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یَاشَافِیَ الْاَمْرَاض اے بیماریوں سے شفا دینے والے! ان کی بیماری دور کرکے انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں اور سنّتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، یاربِّ باری! یہ بیماری، یہ تکلیف، یہ پریشانی ان کیلئے ترقیِ درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا پڑوسی بننے کا ذریعہ بن جائے، یَاکَشَّافَ الْکُرَب اے دُکھ درد اور پریشانی دور کرنے والے! کربلا والوں کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے۔ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِین اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! ان کے حالِ زار پر رحم وکرم فرما، ان کی بیماریاں، تکلیفیں دور کردے اور انہیں بیمارِ مدینہ بنادے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ!

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے نومبر 2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 3394 پیغامات جاری فرمائے جن میں 464 تعزیت کے، 2642 عیادت کے جبکہ 288 دیگر پیغامات تھے۔

(قسط:01)

عراق کے مقدس مقامات کا سفر

مولانا عبدالحبیب عطاری*

2 نومبر 2022ء بروز بدھ صبح 10 بجے کراچی ایئرپورٹ سے 19 اسلامی بھائیوں پر مشتمل ہمارا قافلہ بغداد شریف کی طرف روانہ ہوا۔ اس سفر کی خاص بات یہ تھی کہ اس بار ہم نے بڑی گیارھویں شریف حضور سیدنا پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گزارنی تھی۔ ہمارے اس قافلے میں کراچی اور اندرونِ سندھ کے علاوہ فیصل آباد کے چند عاشقانِ رسول بھی شامل تھے۔

کراچی سے ہمارا سفر براستہ دبئی تھا۔ مقامی وقت کے مطابق گیارہ بجے ہم دبئی پہنچے جہاں ہمارا کم و بیش 5 گھنٹے کا قیام تھا یہاں ہم نے نمازِ ظہر پڑھ کر کھانا کھایا، کچھ اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوئی، نمازِ عصر ادا کی اور پھر شام 5 بجے کی فلائٹ سے بغداد شریف روانہ ہوئے، یہ سفر تقریباً ڈھائی سے پونے تین گھنٹے کا تھا۔ نمازِ مغرب جہاز میں ہی پڑھی اور پھر مقامی وقت کے مطابق تقریباً ساڑھے 6 بجے بغداد شریف کے ایئرپورٹ پہنچے۔

بغداد شریف آمد بغداد ایئرپورٹ پر کاغذی کاروائی میں بھی کچھ وقت لگا۔ یاد رہے کہ ان دنوں جو قافلے بغداد شریف جاتے ہیں ان کا ویزا پیپر پر ہوتا ہے اور پورے قافلے کا ساتھ جانا اور ساتھ واپس آنا ضروری ہے۔ ایئرپورٹ پر ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ پاکستانی شہریوں کا پاسپورٹ بغداد ایئرپورٹ پر ہی جمع ہوجاتا ہے اور صرف پیپر ویزا زائرین کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایئرپورٹ سے اپنے ہوٹل پہنچتے پہنچتے رات تقریباً 10 بج گئے، اس وقت ہم تھکن سے چُور تھے اس لئے نمازِ عشا اور کھانے سے فارغ ہوکر آرام کیا۔ نمازِ فجر باجماعت ادا کرکے کچھ مزید آرام کیا اور پھر ناشتے کے بعد پیرانِ پیر حضور سیدنا غوثِ اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دینے کے لئے تیاری شروع کی۔

غوثِ پاک کے قدموں میں حاضری اس سفر پر جاتے ہوئے یہ اندازہ تو تھا کہ بغداد شریف میں کئی ملکوں کے عاشقانِ رسول سے ملاقات ہوگی لیکن یہ اندازہ نہیں تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں زائرین ہوں گے اور ہمیں اس قدر والہانہ محبت سے نوازیں گے۔ ہم مزار شریف پر حاضر ہوئے تو ہند سمیت کئی ملکوں کے عاشقانِ رسول سے ملاقات ہوئی۔ یہاں نمازِ ظہر باجماعت پڑھ کر ہم نے سیدی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُالحبیب عطاری کے وِڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

* رکن شوریٰ ونگران مجلس مدنی چینل

کی بار گاہ میں حاضری دی۔

کافی دیر فاتحہ خوانی، ایصالِ ثواب اور دعا وغیرہ کا سلسلہ رہا۔ یہاں حاضری کے بعد اسلامی بھائیوں سے ملاقات کرتے ہوئے ہم رخصت ہوئے۔

امامِ اعظم کے مزار پر دعا کی قبولیت

اس کے بعد ہم امامِ اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے، یہاں مدنی چینل کے لئے ریکارڈنگ بھی کی گئی۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 686 پر لکھتے ہیں: قضائے حاجات (یعنی مرادیں پوری ہونے) کے لئے ایک مُجرَّب نماز جو عُلما ہمیشہ پڑھتے آئے یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک پر جاکر دو رکعت نماز پڑھے اور امام کے وسیلہ سے اللہ پاک سے سوال کرے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ میں ایسا کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

(الخیرات الحسان، ص94)

تین اولیائے کرام کے مزارات یہاں نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد ہم قریب ہی موجود تین عظیم ہستیوں کے مزارات پر حاضر ہوئے: حضرت سیدنا بشر حافی، حضرت سیدنا ابو بکر شبلی اور حضرت سیدنا ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ حضرت سیدنا ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے پاس ہم نے باجماعت نمازِ مغرب ادا کی۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف جس علاقے میں ہے اسے "عازمیہ" کہتے ہیں اور یہاں عموماً حنفی عاشقانِ رسول پائے جاتے ہیں۔ نمازِ مغرب کے بعد ہم اس علاقے کے ایک ہوٹل میں گئے جہاں چائے کے ساتھ اُبلے ہوئے چھولوں کی ایک ڈش کھائی۔

مزارِ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی برکات چائے وغیرہ سے فارغ ہو کر ہم حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے یہاں حاضری کے موقع پر "جمعیة رابطة العلماء في العراق" کے سربراہ سے ملاقات ہوئی، اس ملاقات میں دیگر کئی مقامی عُلما بھی شامل تھے یہاں ہم نے دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا اور کافی دیر تک تبادلۂ خیال کا سلسلہ رہا، عراق میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں سے متعلق مشورہ ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر ہماری خاص حاضری کروائی اور وہ مقام بھی دکھایا جہاں غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ فرمایا کرتے تھے ہم نے اس مقام پر کچھ وقت گزارا اور دعائیں کیں۔

حضرت علامہ محمد بن عبد الباقی زُرقانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بغداد میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس دعا کی قبولیت تجربے سے ثابت ہے کہا جاتا ہے کہ جو ان کی قبر کے پاس 100 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اللہ پاک سے جو حاجت بھی مانگے وہ پوری ہو گی۔ (زرقانی علی المواہب، 9/138)

اس کے بعد ہم اپنے ہوٹل واپس آئے اور کھانا کھا کر آرام کیا۔

بار گاہِ غوثِ پاک میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی اگلے دن نمازِ فجر اور ناشتے وغیرہ کے بعد ہم تازہ دَم ہو کر آج کی مصروفیات کے لئے تیار ہو گئے۔ آج 4 نومبر جمعۃ المبارک کا دن ہے اور ہماری تمنا تھی کہ نمازِ جمعہ حضور سیدنا غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف سے متصل مسجد میں ادا کی جائے۔ جب ہم مسجد پہنچے تو ہزاروں عاشقانِ رسول پہلے سے موجود تھے یہاں ہم نے نمازِ جمعہ ادا کی اور پھر کثیر اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوئی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے قریب ہی تصوف کے امام، حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف ہے۔ ہم پیدل ہی وہاں پہنچے اور حاضری کے بعد مدنی چینل کے ناظرین کے لئے سیرتِ غزالی سے متعلق کچھ مدنی پھول ریکارڈ کئے۔ جن عاشقانِ رسول نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کتاب مثلاً احیاء

العلوم، مکاشفۃ القلوب یا منہاج العابدین پڑھی ہو وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کتنی عظیم ہستی ہیں۔ یہاں ہم نے کچھ نعت خوانی بھی کی اور پھر صلوٰۃ وسلام و دعا کا سلسلہ ہوا۔

سلسلۂ قادریہ کے عظیم بزرگ کے قدموں میں اس کے بعد ہم حضرت سیّدُنا ابو القاسم جنید بغدادی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں حاضر ہوئے۔

اس مزار شریف سے متصل مسجد کے امام و خطیب علامہ شیخ علی طارق حنفی رفاعی قادری مدّظلّہُ العالی دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاری قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے بہت محبت فرماتے ہیں اور ہر دفعہ ہماری حاضری کے موقع پر بہت عزت سے نوازتے ہیں کچھ عرصہ قبل آپ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بھی تشریف لائے تھے آپ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کی چادر امیرِ اہلِ سنّت کے لئے عطا کی اور فرمایا: مجھے جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے خواب میں تشریف لاکر اس بات کا اشارہ دیا تھا۔ ہم نے نمازِ عصر اور نمازِ مغرب یہیں باجماعت ادا کی۔

یہاں آس پاس بڑی عظیم شخصیات کے مزارات موجود ہیں، مثلاً حضرت بہلول دانا، حضرت سری سقطی اور حضرت ابراہیم خواص رحمۃُ اللہ علیہم۔

اللہ کے نبی حضرت سیدنا یوشع بن نون علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی طرف منسوب مزار بھی یہاں موجود ہے۔

سنّتوں بھرا اجتماع آج رات ہم نے اپنے ہوٹل میں ایک عظیمُ الشّان اجتماع کا اہتمام کیا جس میں ہند، یورپ اور افریقہ سے آنے والے اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد موجود تھی نمازِ عشاء کے بعد نعت و منقبت خوانی ہوئی مجھے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر بیان کرنے کا موقع ملا اور پھر کافی دیر تک اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا سلسلہ رہا۔

پیرانِ پیر کے قدموں میں رات تقریباً ایک بجے کے بعد ہم فریش ہو کر پیرانِ پیر رحمۃُ اللہ علیہ کے قدموں میں حاضر ہوگئے یہ رات میری زندگی کی یادگار راتوں میں سے ایک تھی کیونکہ کافی دیر تک ہم غوثِ پاک رحمۃُ اللہ علیہ کے قدموں میں حاضر رہے اور نعت و منقبت خوانی کا سلسلہ رہا، حاضرین پر رقت طاری تھی، آنکھیں اشک بار تھیں، دعائیں ہو رہی تھیں اور دل میں عجیب سکون محسوس ہو رہا تھا۔ حاضری کے بعد ہم دوبارہ اپنے ہوٹل آئے، نمازِ فجر باجماعت پڑھی اور پھر آرام کیا۔

ہوٹل میں اجتماع بغداد شریف میں ہمارے ہوٹل کے سامنے والے ہوٹل میں ملاوی اور موزمبیق سمیت 7 ملکوں کے عاشقانِ رسول قیام پذیر تھے۔ جمعہ کی رات ہمارے ہوٹل میں اجتماع ہوا تو انہوں نے اصرار کیا کہ ہمارے یہاں بھی بیان کا سلسلہ ہونا چاہئے، چنانچہ ہفتے کو دوپہر دو بجے اس ہوٹل میں اجتماع منعقد کیا گیا یہاں دیگر عاشقانِ رسول کے علاوہ کئی علمائے کرام بھی جلوہ فرما تھے، ساؤتھ افریقہ سے مفتی عبد النبی حمیدی صاحب بھی یہاں موجود تھے یہاں مجھے بیان کرنے کی سعادت ملی اور اس دوران 13 نومبر 2022ء کو ہونے والے ٹیلی تھون کے لئے تعاون کی ترغیب بھی دلائی گئی بلکہ ہاتھوں ہاتھ عطیات بھی جمع ہوئے۔

مزارات پر حاضری یہاں سے فارغ ہو کر ہمارا قافلہ آلِ رسول حضرت سیدنا موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے دربار پر حاضر ہوا مولانا نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی کتاب میں ایسے مقامات ذکر کئے ہیں جہاں دعا قبول ہوتی ہے، اس فہرست میں آپ نے حضرت سیدنا موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کو بھی دعا کی قبولیت کا مقام قرار دیا ہے۔ (فضائل دعا، ص137) یہاں ہم نے خوب دعائیں کی۔ اس کے بعد فقہِ حنفی کے عظیم امام، امام ابو یوسف رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پر حاضری ہوئی ان کے مزار کے پاس ان کی سیرت سے متعلق کچھ مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت ملی۔ نمازِ مغرب ہم نے یہیں ادا کی۔

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

خودسوزی
self-harm

ڈاکٹر زیرک عطاری*

جب کوئی شخص اپنے آپ کو زخمی کرتا ہے یا کسی بھی طرح اپنے جسم کے اعضا کو نقصان پہنچاتا ہے تو اس عمل کو خودسوزی یا Self-harm کا نام دیا جاتا ہے۔ خودسوزی اور خودکشی (Suicide) میں بنیادی فرق یہ ہے کہ خودسوزی کرنے والے کا مقصد اپنے آپ کو جان سے مارنا نہیں ہوتا۔ اس مضمون میں صرف خودسوزی پر کلام کیا جائے گا۔

خودسوزی ایک ایسا عمل ہے جس کا سمجھ میں آنا بڑا دشوار گزار ہے۔ ایک جریدے میں شائع ہونے والی ریسرچ کے مطابق کم و بیش 17 فی صد نوجوان خودسوزی میں مبتلا ہیں۔ کیسے کوئی اپنے آپ کو درد اور اذیت میں مبتلا کر سکتا ہے! اور وہ بھی چند ایک بار نہیں بلکہ بعض کے لئے یہ سلسلہ سالوں تک جاری رہتا ہے۔ آیئے اس پیچیدہ مسئلے کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ہم اپنی اور دوسروں کی مدد کر سکیں۔

ہمارے ہر عمل کا محرک کوئی نہ کوئی سوچ ہوتی ہے جو کہ ہمارے ذہن میں گھوم رہی ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنی زندگی میں تلخ ترین تجربات کا سامنا کرتے ہیں وہ عموماً ان مشکل لمحات کو یاد رکھتے ہیں۔ کسی کے ساتھ سخت ناانصافی ہوئی ہوتی ہے تو کسی کے ساتھ ظلم، کوئی والدین کی محبت سے محروم رہا ہوتا ہے تو کسی کو زندگی کے ہر موڑ پر ذلت و رسوائی کا سامنا ہوتا ہے۔ جب ماضی کی یہ درد بھری سوچیں کسی کے ذہن میں گردش کرتی ہیں تو وہ ذہنی اذیت اور کرب کے بھنور میں پھنستا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس ذہنی کوفت کو مزید برداشت نہیں کر پاتا۔

جسم میں درد ہو تو دوا لینے سے بہتر محسوس ہوتا ہے لیکن جب ذہن اضطراب کی حالت میں ہو تو بندہ کون سی دوائی لے؟ یہی وہ اضطراب ہے کہ جب برداشت سے باہر ہوتا ہے تو انسان خودسوزی کا سہارا لیتا ہے۔ کوئی ریزر بلیڈ سے اپنے آپ کو کاٹتا ہے تو کوئی سگریٹ سے اپنی ہی جِلد کو داغتا ہے۔ کوئی دیوار پر سَر مارتا ہے تو کوئی اپنے ہی ناخنوں سے جسم کو نوچتا ہے۔ کھانا نہ کھانا یا کھانے میں حد سے تجاوز کرنا، نقصان دہ کیمیکل پینا، نقصان دہ چیزوں کو نگل لینا یا پھر جان بوجھ کر ایسے لڑائی جھگڑوں میں ملوث ہونا جن میں زخمی ہونے کے امکانات زیادہ ہوں وغیرہا خودسوزی کے کچھ طریقے ہیں۔

بعض لوگ خودسوزی میں ایک ہی طریقے کو اپناتے ہیں اور کچھ لوگ مختلف اوقات میں مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں۔ خودسوزی کے فوراً بعد ایسا لگتا ہے جیسا کہ پہاڑ جیسا بوجھ تنکے کی طرح ہلکا ہو گیا ہے اور یہی وہ کیفیت ہے جو دوبارہ خودسوزی پر ابھارتی ہے، یوں یہ سلسلہ طول پکڑ لیتا ہے یہاں تک کہ بندہ سمجھتا ہے کہ خودسوزی کے علاوہ کوئی اور چارہ ہی نہیں۔

خودسوزی بذاتِ خود کوئی ذہنی مرض نہیں ہے بلکہ یہ ایک علامت ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اس کے پیچھے کوئی اور نفسیاتی مسئلہ پوشیدہ ہے۔ کبھی کبھی طویل جسمانی بیماری بھی خودسوزی کا سبب بنتی ہے۔ بالخصوص وہ جسمانی بیماری جس میں درد کی شدت برداشت سے باہر ہو یا عمر بھر کی معذوری مقدر بن جائے۔

خودسوزی سے باہر نکلنا بالکل ممکن ہے، بعض لوگ تو اپنی مدد آپ یعنی Self-help کے ذریعے ہی خودسوزی سے نجات پالیتے ہیں اور کچھ کو دوسروں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ پہلے ہم Self-help کو بیان کرتے ہیں کہ خودسوزی کرنے والا خود کیسے اپنے آپ کو اس دشوار گزار گھاٹی سے باہر نکال سکتا ہے؟ اس ضمن میں مندرجہ ذیل نکات پر عمل کرنا مثبت نتائج لاسکتا ہے۔

*ماہر نفسیات، U.K

1 خود سوزی عارضی طور پر آپ کو سکون دے سکتی ہے لیکن یہ آپ کے مسائل کا حل نہیں ہے، جتنا جلدی آپ مسائل کی طرف متوجہ ہو کر ان کے حل کو تلاش کریں گے اتنا جلدی آپ خود سوزی سے نجات پائیں گے۔

2 یاد رکھیں خود سوزی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہمارا جسم اللہ پاک کی امانت ہے، ہم اس کے مالک نہیں ہیں کہ جو چاہیں کریں۔ پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 195 میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے آپ کو نقصان پہنچانے سے منع کیا ہے، اللہ کے اس حکم کو مقدم رکھیں اور جب بھی خود سوزی کا خیال آئے تو اللہ پاک کی نافرمانی اور اس پر ملنے والی سزا کی طرف متوجہ ہوں۔

3 جب منفی خیالات تنگ کریں تو اپنے آپ کو کسی نہ کسی طرح کی عبادت میں مصروف کریں مثلاً: تلاوتِ قراٰن پاک کرنا، درود پاک پڑھنا، دینی کتب کا مطالعہ کرنا، نعت شریف سننا، مسجد میں جا کر نوافل ادا کرنا وغیرہا، اسی طرح وہ وظائف پڑھیں جن سے بندہ اپنے آپ کو شیطانی وسوسوں سے بچا سکے۔

4 اپنے خیالات اور جذبات کو سمجھنے کی کوشش کریں، وہ کون سے محرکات ہیں جو ان منفی خیالات اور جذبات کو جنم دیتے ہیں؟ جگہ، وقت، لوگ، چیز یا کوئی مخصوص واقعہ وغیرہ۔ جہاں تک ممکن ہو سکے ایسے محرکات سے بچنے کی کوشش کریں جب تک کہ آپ اپنا مکمل علاج نہیں کر لیتے۔

5 ممکن ہو تو ہر خود سوزی کے عمل کے بعد درج ذیل چیزیں تحریر میں لے آئیں: (۱) خود سوزی سے عین پہلے کیا ہوا یا آپ کے ذہن میں کیا چل رہا تھا؟ (۲) خود سوزی کے دوران آپ کی کیا کیفیات تھیں؟ (۳) خود سوزی کے بعد آپ کیا محسوس کر رہے تھے؟ ایسا کرنے سے آپ کو اپنے جذبات کو سمجھنے کا موقع ملے گا اور یہی آدھی جنگ ہے۔ ایک بار آپ کو اپنے جذبات کی سمجھ آنا شروع ہو گئی تو باقی معاملہ اتنا مشکل نہیں ہے۔

6 غصے پر قابو پانے کے لئے "لاحول شریف" کا وِرد کریں، وضو یا غسل کریں، ورزش کرنا بھی غصے میں کمی لاتا ہے۔

7 جہاں تک ممکن ہو ریلیکس رہنے کی کوشش کریں، بیڈ پر پیٹھ کے بل لیٹ کر بدن کو مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ دیں، آنکھیں بند کر کے ساحلِ سمندر کا تصور کریں، بادِ نسیم کے جھونکے اور سمندر کی لہروں کی آواز کو ذہن میں لائیں، گہری سانس اندر لے جائیں اور پھر گہری ہی سانس باہر لائیں، سانس اندر لے جاتے وقت یہ تصور کریں کہ آپ کے بدن میں اچھی سوچ داخل ہو رہی ہے اور سانس باہر نکالتے وقت یہ تصور کریں کہ آپ کے بدن سے ہر طرح کی منفی سوچ باہر نکل رہی ہے، ہو سکے تو پانچ سے دس منٹ تک دن میں تین چار بار ایسے ریلیکس ہونے کی کوشش کریں۔ قدرتی نظاروں کو دیکھیں، پُرسکون فضا میں جا کر چہل قدمی کریں یا پھر پرندوں کی چہچہاہٹ کو سنیں۔

8 احساسِ محرومی سے باہر نکلنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے اپنی اچھائیوں کی لِسٹ بنائیں، آج تک جو کچھ بھی کامیابی آپ نے حاصل کی ہے ان سب کی لسٹ بنائیں۔ شروع میں یہ عمل آپ کو بہت مشکل لگے گا۔ جہاں ممکن ہو اپنے والدین، بہن بھائی، عزیز واَقرِبا یا دوست احباب سے پوچھیں کہ ان کو آپ میں کون سی اچھائیاں نظر آتی ہیں۔ ڈرنا نہیں ہے، قدم بڑھائیں اور خود اعتمادی کے زینے چڑھنا شروع کریں۔

9 اپنی جسمانی اور روحانی صحت کا خیال رکھیں، وقت پر گھر کا پکا ہوا معیاری کھانا کھائیں اور وہ بھی صحت مند غذا کے اصولوں کے مطابق ہو، روزانہ کے کاموں کی روٹین بنائیں۔ اپنے کام، والدین یا بہن بھائیوں کی ذمہ داریاں، انفرادی عبادت، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے کام روزانہ کی بنیادوں پر کریں۔

10 گناہوں سے بچیں، یہ آپ کے ایمان کو کمزور کرتے ہیں اور شیطان کے کاموں کو آسان کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کو یقینی بنائیں، مدنی چینل پر ہر ہفتہ کو نشر ہونے والے مدنی مذاکرے میں باقاعدگی اور وقت کی پابندی کے ساتھ شرکت کریں، اس مدنی مذاکرے میں جو آپ کو کاؤنسلنگ اور سائیکو تھیراپی ملے گی اس کا کوئی اور نعم البدل نہیں ہے۔

11 بعض افراد کو مکمل علاج کے لئے کسی ماہرِ نفسیات سے بھی رجوع کرنا ہوگا تاکہ وہ ان کا اچھی طرح معائنہ کر کے کوئی مناسب علاج تجویز کرے۔ بعض دفعہ اس علاج کا دورانیہ کئی ماہ سے ایک دو سال تک کا بھی ہو سکتا ہے۔

خوابوں کی تعبیریں

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

مولانا محمد اسد عطّاری مَدَنی*

خواب: میں نے خواب میں اپنی مرحومہ بیوی کو روتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کی کیا تعبیر ہوگی بتادیجئے۔

تعبیر: مُردہ کو درد یا تکلیف کی وجہ سے روتا دیکھنا اچھا نہیں ہوتا۔ اس کے لئے دعا کریں اور ایصالِ ثواب کی کثرت کریں۔ نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کریں، اگر فوت ہونے والی پر کسی بندے کا حق آتا ہو تو اسے ادا یا مُعاف کروانے کی صورت اختیار کریں۔

خواب: میں نے خواب میں اپنے کپڑے پھٹے ہوئے دیکھے ہیں، برائے کرام! اس کی تعبیر بتادیجئے۔

تعبیر: لباس کا پھٹا ہوا دیکھنا راز ظاہر ہونے کی علامت ہے۔ جس نے اپنا لباس پھٹا ہوا دیکھا اسے چاہئے کہ اپنی گفتگو پر غور کرے، ہر کسی سے اپنے راز کی بات بیان نا کرے۔ ورنہ کسی آزمائش کا سامنا ہو سکتا ہے۔

خواب: خواب میں دودھ پینا کیسا ہے؟ اس کی تعبیر بتادیجئے۔

تعبیر: دودھ اگر حلال جانور کا اور شیریں ہے تو تعبیر کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔ مالِ حلال اور رزق میں برکت کی دلیل ہے۔ جس نے یہ خواب دیکھا ہو اُسے چاہئے کہ اللہ پاک کا شکر بجالائے۔

خواب: میری والدہ صاحبہ کی عمر 45 سال ہے، اُن کو اکثر یہ خواب آتا ہے کہ باہر گلی میں ایک چھوٹی سی بچی ملتی ہے اور وہ اُس کو اٹھا کر گھر لے آتی ہیں اور اُس کی پرورش کرتی ہیں۔ اسی طرح وہ بچی ایک بار نالی میں گری ہوئی بھی ملتی ہے، برائے مہربانی ان کے خواب کی تعبیر بتادیجئے۔ جزاکَ اللہُ خیراً

جواب: بعض اوقات مختلف خیالات کی بنا پر کچھ بے ربط سے خواب دکھائی دیتے ہیں جن کی تعبیر نہیں ہوا کرتی، اس طرح کے خوابوں کی طرف دھیان نہیں دینا چاہئے۔

خواب: کوئی شخص خواب میں اپنے سر سے بہت زیادہ جوئیں نکلتی دیکھے تو اس کی کیا تعبیر ہوگی؟

تعبیر: سر سے جوئیں نکالنا فرد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے، البتہ عمومی طور پر فسادی شخص کی علامت ہے، اگر کوئی شخص انہیں اپنے سر سے نکال کر پھینکتا ہے یا مارتا ہے تو فسادی لوگوں سے نجات پائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

کیا آپ اپنے خواب کی تعبیر جاننا چاہتے ہیں؟

خواب کی تفصیلات بذریعہ ڈاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجئے یا اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔ +923012619734

*نگرانِ مجلس مدنی چینل

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قراٰنِ کریم میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صفات

حافظ عثمان عطّاری
(درجۂ سادسہ جامعۃُ المدینہ ایرمال روڈ لاہور)

صفت کا لغوی معنی عادت، خوبی اور خاصیت ہے۔(فیروز اللغات، ص914) اور صفت کا لفظ انسان کی ہر عادت پر بولا جاتا ہے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری مگر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ گرامی ایسی ہے کہ آپ کی ہر ادا لاجواب ہے، قراٰنِ پاک میں اللہ پاک نے سرکار علیہ السّلام کے اوصافِ حمیدہ کا کثیر مقامات پر ذکر فرمایا ہے ان میں سے 10 صفات ملاحظہ فرمائیں:

1 خَاتَمُ النَّبِیّٖن اللہ پاک نے آپ علیہ السّلام کے وصفِ ختمِ نبوت کو ذکر فرمایا جو کہ ہمارے ایمان کا بنیادی حصہ ہے۔﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔(پ22، الاحزاب:40)

2 رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک وصفِ عظیم یہ ہے کہ آپ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں اور تمام جہانوں میں انبیا و رُسل، فرشتے اور انسان، دنیا اور آخرت سب شامل ہیں۔﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۷)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔(پ17، الانبیآء:107)

3، 4 رَءُوْف اور رَحِیْم آپ کے دو عظیم وصف "رَءُوْف اور رَحِیْم" بھی قراٰنِ پاک میں بیان ہوئے ہیں:﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ(۱۲۸)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

(پ11، التوبۃ:128)

5 نبی اُمّی سیدُ المرسلین کی ایک صفت نبی اُمّی بھی ہے کہ آپ مخلوق میں سے کسی کے شاگرد نہیں، ان کے رب نے ہی انہیں سب کچھ سکھایا ہے:﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: وہ جو اس رسول کی اتباع کریں جو غیب کی خبریں دینے والے ہیں، جو کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں، جسے یہ (اہلِ کتاب) اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔(پ9، الاعراف:157)

6 نرم دل حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نرم دلی تو ایسی کہ اللہ پاک فرماتا ہے:﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْۚ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔(پ4، اٰل عمران:159)

7 حیا یہ بہت ہی عمدہ وصف ہے، اسے ایمان کا حصہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ کریم آقا علیہ السّلام کے اس وصف کو قراٰن یوں بیان فرماتا

ہے: ﴿اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِی النَّبِیَّ فَيَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ٘﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے۔ (پ22، الاحزاب:53) اس میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صفتِ حیا کو بیان فرمایا ہے اور آپ سب سے زیادہ حیا فرمانے والے ہیں۔

8، 9، 10 شاہد، مبشر، نذیر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شاہد ہیں یعنی گواہ ہیں اور یہی معنی حاضر وناظر کے ہیں اور آپ مبشر ہیں کہ ایمان والوں کو جنت کی خوشخبری دینے والے اور نذیر بھی ہیں کہ کافروں کو جہنم کے عذاب سے ڈرسنانے والے ہیں: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا۔ (پ22، الاحزاب:45)

ذات ہوئی اِنتخاب وَصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مُصطفٰے تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش، ص264)

وعدہ خلافی کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نوید اختر عطّاری

(دورۂ حدیث مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ فیصل آباد)

اللہ ربُّ العزت مؤمنین سے ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۬ؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو۔ (پ6، المآئدۃ:1)

عُقُود کے معنی ہے عہد یعنی وعدہ اور اقرار، انہیں پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد کون سے عہد ہیں؟ اس بارے میں مفسرین کے چند اقوال ہیں جن میں سے دو قول یہاں پر ذکر کئے جاتے ہیں: 1 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان عقود یعنی عہدوں سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قراٰنِ پاک میں بیان کئے گئے۔ 2 بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مؤمنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں۔ (خازن، المآئدۃ، تحت الآیۃ:1، 1/458)

وعدے کی تعریف اور حکم وعدے کا لغوی معنی اقرار، قول و قرار، عہد، پیمان وغیرہ ہے اور اصطلاح میں کسی چیز کی امید دلانے کو وعدہ کہتے ہیں۔ جیسے میں تم کو کچھ دوں گا "وعدہ" ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/488 ملتقطاً) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے۔ مسلمان سے وعدہ کرو یا کافر سے، عزیز سے وعدہ کرو یا غیر سے، اُستاذ، شیخ، نبی، اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے تمام وعدے پورے کرو۔ اگر وعدہ کرنے والا پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر کسی عُذر یا مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کرسکے تو وہ گنہگار نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/483، 492) فتاویٰ رضویہ میں الاشباہ والنظائر کے حوالے سے لکھا ہے: خُلْفُ الْوَعْدِ حَرَامٌ یعنی وعدہ جھوٹا کرنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 25/69) وعدہ کیلئے لفظِ وعدہ کہنا ضروری نہیں بلکہ انداز و الفاظ سے اپنی بات کی تاکید ظاہر کی مثلاً وعدے کے طور پر طے کیا کہ "فُلاں کام کروں گا یا فُلاں کام نہیں کروں گا" وعدہ ہو جائے گا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص461 ملخصاً)

وعدہ خلافی کیا ہے؟ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 10/273)

وعدہ خلافی کی مذمت احادیث کی روشنی میں وعدے کا پورا کرنا بندے کی عزّت و وقار میں اضافے کا سبب ہے جبکہ قول و اقرار سے رُوگردانی اور عہد (وعدہ) کی خلاف ورزی بندے کو دوسروں کی نظروں سے گرا دیتی ہے۔ وعدہ خلافی کی مذمت کے حوالے سے 3 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے:

1 اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: چار علامتیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور ان میں سے ایک علامت بھی جس میں ہوئی تو اس شخص میں نفاق کی ایک علامت پائی گئی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے: (۱) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۴) جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔ (بخاری، 1/25، حدیث:34)

2 حُضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس قوم نے وعدہ خلافی کی ان کے درمیان قتل وغارت عام ہوگئی اور جس قوم میں بُرائی ظاہر ہوئی اللہ پاک نے اُن پر

موت کو مسلّط کر دیا اور جس قوم نے زکوٰۃ روکی اللہ پاک نے اُن سے بارش روک لی۔ (مستدرک، 2/461، حدیث:2623)

3 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: جس نے کسی عہد والے پر ظلم کیا یا اس کا عہد توڑا یا اسے طاقت سے زیادہ کام کا پابند کیا یا اس کی خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لی تو میں قیامت کے دن اُس سے جھگڑا کروں گا۔ (ابوداؤد، 3/230، حدیث:3052)

اللہ پاک ہمیں وعدہ خلافی سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے 5 حقوق

بنتِ بشیر عطّاریہ

(درجۂ ثالثہ جامعۃُ المدینہ گرلز صابری کالونی اوکاڑہ)

جن خوش نصیبوں نے ایمان کی حالت میں اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی زیارت کی یا صحبت کا شرف پایا اور ایمان ہی پر خاتمہ ہوا انہیں صحابی کہتے ہیں۔

سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے تمام صحابہ جنّتی ہیں۔ اللہ کریم نے ان سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے: ﴿ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔ (پ27، الحدید:10) اور ایک جگہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی شان کو یوں بیان کیا: ﴿ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ (پ11، التوبۃ:100)

صحابۂ کرام کی قدر و منزلت وہی شخص جان سکتا ہے جو نبیّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی عظمت و رفعت سے واقف ہو گا۔ ترغیب کیلئے یہاں صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے چند حقوق بیان کئے جارہے ہیں:

1 **تعظیم کرنا** حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَكْرِمُوا اَصْحَابِی فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ یعنی میرے صحابہ کی عزت کرو کہ وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔ (شرح السنہ للبغوی، 5/23، حدیث:2246)

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی تعظیم گویا کہ نبیّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی ہی تعظیم ہے۔ ہمیں چاہئے کہ دل سے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی تعظیم کریں اور کسی ایک بھی صحابی کی گستاخی نہ کریں۔

2 **پیروی کرنا** سلطانِ بحر و بَر صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو گے فلاح و ہدایت پاجاؤ گے۔ (مشکاۃ، 2/414، حدیث:6018) جب اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، صحابۂ کرام سے راضی ہیں تو ہمیں بھی رضائے الٰہی و رضائے سرکار کے لئے ان کی پیروی کرنی چاہئے۔

3 **ہمیشہ خیر ہی سے تذکرہ کرنا** صحابۂ کرام کا ذکر صرف خیر ہی کے ساتھ کیا جائے کیونکہ ان کے فضائل میں احادیثِ صحیحہ وارد ہیں نیز ان پر نکتہ چینی سے رکنا واجب ہے۔ (شرح عقائد نسفی، ص341) اللہ پاک کے آخری محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو میرے صحابہ کو بُرا کہے اس پر اللہ پاک، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ پاک اس کا نہ فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔

(کتاب الدعا للطبرانی، ص581، حدیث:2108)

4 **محبت کرنا** محبتِ رسول کا تقاضا ہے کہ تمام صحابہ سے محبت کی جائے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے تمام صحابہ سے جو محبت کرے، اُن کی مدد کرے اور ان کیلئے اِستغفار (یعنی دُعائے مغفرت) کرے تو اللہ پاک اُسے قیامت کے دن جنت میں اُن کا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ (فضائل الصحابہ لامام احمد، 1/340، حدیث:489)

5 **صحابی کو غیر صحابی سے افضل جاننا** انبیائے کرام کے بعد اللہ پاک کا سب سے زیادہ قُرب صحابۂ کرام کو حاصل ہے۔ جتنا بلند مقام و مرتبہ صحابہ کا ہے کسی غیرِ صحابی کا نہیں۔ نبیّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا ہر صحابی عادل ہے اور نیک و پرہیزگار افراد کا سردار ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے: اللہ پاک نے میرے صحابہ کو ماسوائے انبیا و مرسلین کے تمام جہانوں پر منتخب فرمایا اور ان میں سے چار کو میرے لئے چُن لیا (وہ چار ابو بکر و عمر و عثمان و علی علیہمُ الرّضوان ہیں)۔ ان کو اللہ پاک نے میرا بہترین ساتھی بنایا اور میرے تمام صحابہ میں خیر ہے۔

(مجمع الزوائد، 9/736، حدیث:16383)

اللہ پاک ہمیں ان حقوق پر عمل کرنے اور صحابۂ کرام سے سچی پکی عقیدت و محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 180 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام کراچی: محمد جاوید، عبدالرحمٰن، علی حسن، محمد اریب، اویس رفیق، اویس طارق عطاری، محمد بلال، محمد زبیر، محمد شاف عطّاری، وقاص مدنی، وقار یونس۔ لاہور: تنویر احمد، حافظ عثمان عطّاری، محمد مدثر عطاری، محمد شاہ زیب، مدنی رضا عطّاری، مزمّل حسین ملتانی۔ گوجرانوالہ: محمد وسیم عطّاری، محمد انور، حسن شہباز۔ فیصل آباد: شاورغنی عطّاری، شبیر رضا عطّاری، محمد زاہد عطّاری۔ راولپنڈی: طلحہ خان عطّاری، احمد رضا عطّاری، محمد ارسلان عطّاری۔ متفرق شہر: محمد مبشر جیلانی (فاضل جامعہ نورُالہدیٰ، مظفر گڑھ) نصر اللہ (دورۂ حدیث، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مہر G-11 اسلام آباد)، وقاص اشرف (جامعۃُ المدینہ گوجرخان) حافظ احمد حماد عطاری (فیضان آن لائن اکیڈمی، اوکاڑہ)، غلام نبی عطّاری (مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ حیدرآباد)، عمر فاروق (ٹوبہ)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام کراچی: بنتِ خالد، بنتِ نذر، اُمِّ حسن رضا، بنتِ محمود مدنیہ، بنتِ عنایت، اُمِّ ہاشم، بنتِ نعیم احمد، بنتِ شہزاد، بنتِ عدنان، بنتِ شاہد، بنتِ طفیل الرحمٰن ہاشمی، بنتِ منظور، اُمِّ حسّان، بنتِ عبد الستار، اُمِّ سلمہ، بنتِ طفیل الرحمٰن (جامعہ فیضِ مدینہ)۔ سیالکوٹ: بنتِ یوسف مغل، بنتِ اشرف، بنتِ تنویر، بنتِ جہانگیر، بنتِ رضاء الحق، بنتِ رفیق، بنتِ شمس، بنتِ وارث، بنتِ اللہ رحم، بنتِ رزاق بٹ، بنتِ شبیر، بنتِ نواز، بنتِ یونس، اُمِّ مشکاۃ فاطمہ، بنتِ رضوان، بنتِ سجّاد حُسین، بنتِ محمد اشرف، بنتِ محمد مالک، بنتِ منیر حُسین، بنتِ منیر، اُمِّ ہلال، بنتِ امیر حیدر، بنتِ رمضان، بنتِ فیاض، بنتِ لیاقت، بنتِ محمد جمیل، بنتِ محمد رشید، بنتِ محمود حُسین، بنتِ سعید احمد، بنتِ شاہد، بنتِ شبیر حُسین، بنتِ طارق محمود، بنتِ طارق، بنتِ محمد اشرف، بنتِ محمد سلیم، بنتِ محمد شہباز، بنتِ محمد عنصر، بنتِ محمد مالک، بنتِ ناصر، بنتِ غلام قمر، بنتِ ظفر۔ لاہور: بنتِ رشید، بنتِ شفیق، بنتِ نیاز خان، بنتِ فاروق، بنتِ مبشر حُسین، ہمشیرہ عمر، بنتِ رحم علی، بنتِ مشتاق، بنتِ یونس، بنتِ اکرم، بنتِ محمد آصف، بنتِ تنویر، بنتِ حمید، بنتِ غلام نبی، بنتِ وسیم، بنتِ شبیر، بنتِ نذیر۔ لالہ موسیٰ: بنتِ ظفر اللہ خان، بنتِ عابد، بنتِ ارشد، بنتِ محمد احسن، اُمِّ معاذ، اُمِّ مودب، بنتِ اعجاز، بنتِ محمد احسن، بنتِ میاں خان، بنتِ عبد الرحمٰن، بنتِ مصطفٰے، بنتِ احسان، بنتِ سجّاد علی، بنتِ محمد احسن، بنتِ مصطفٰے حیدر۔ گجرات: بنتِ ارشد، بنتِ امجد، بنتِ ریاض، بنتِ محمد اشرف، بنتِ افضل، بنتِ سعی محمد، بنتِ ظہیر، بنتِ عارف، بنتِ فیاض، بنتِ ضمیر الحسن، بنتِ فیاض حُسین، بنتِ صفدر۔ بہاولپور: بنتِ اصغر علی، بنتِ حاجی منظور حُسین، بنتِ رشید، بنتِ اطہر، بنتِ حمید، بنتِ عبد اللہ، بنتِ قاسم۔ سمندری: بنتِ خادم حُسین، بنتِ محمد اشرف، ہمشیرہ زین۔ راولپنڈی: بنتِ شفیق، بنتِ مدثر، بنتِ شکیل۔ کوٹ اڈو: بنتِ رب نواز، بنتِ مشتاق۔ متفرق شہر: بنتِ جاوید (مورو، سندھ)، بنتِ اقبال (ٹوبہ)، بنتِ جاوید (حیدر آباد)، بنتِ محمد عمر (اسلام آباد)، بنتِ بشیر (اوکاڑہ)، بنتِ فلک شیر (جوہر آباد)، بنتِ سلطان (واہ کینٹ)، بنتِ دل پذیر (میرپور، کشمیر)، بنتِ اعظم علی (گوجرانوالہ)، بنتِ منظور (میرپور خاص)، اُمِّ حسّان (آسٹریلیا)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 فروری 2023ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ کے عنوانات (برائے مئی 2023ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 فروری 2023ء

(1) قراٰنِ کریم میں نوح علیہ السّلام کی صفات (2) خیانت کی مذمت احادیث کی روشنی میں (3) علمائے کرام کے 5 حقوق

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 مولانا فیضان عطّاری مدنی (تحصیل نگران پتوکی، ضلع قصور): اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بچّوں، بڑوں، مَرد و خواتین ہر ایک کے لئے بڑی زبردست معلومات کا اہتمام ہے، جسے پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے اور دوستوں کو پڑھانے کی سعادت بھی ملتی ہے، میری دِلی خواہش ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر گھر میں اور ہر فرد تک پہنچے۔ نیز ایک تجویز پیش کرنی ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ہر ماہ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی سیرت و شخصیت پر ایک مضمون شامل کیا جائے جس میں آپ کی سیرت و کردار، تقویٰ و پرہیز گاری اور آپ کی عملی زندگی کے دیگر روشن پہلوؤں کو اُمّت تک پہنچایا جائے۔

2 بنتِ آصف (ایم فِل انگلش):

دعوتِ اسلامی خدمتِ دین کے کئی شعبوں میں قابلِ رشک خدمات سر انجام دے رہی ہے، انہی میں سے ایک عظیمُ الشان شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی ہے جس کے علمی و تحقیقی موضوعات عوام و خواص کے لئے دلچسپی کا باعث ہیں، اس میں خاص طور پر بچّوں کے جو سلسلے شامل کئے جاتے ہیں وہ نہ صرف بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہیں بلکہ بچّوں میں علمِ دین حاصل کرنے کا شوق بھی پیدا کرتے ہیں اور ایسے سلسلے اساتذہ و والدین کے لئے بچّوں کی تربیت میں معاون ثابت ہوتے ہیں، مزید "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں اسلامی بہنوں کے لئے جو موضوعات مختص کئے گئے ہیں یہ بھی مجلس ماہنامہ کی ایک خصوصی کاوش ہے جس سے اسلامی بہنیں گھر بیٹھے علمِ دین سے مستفید ہو رہی ہیں، اللہ پاک دعوتِ اسلامی اور بالخصوص مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو ہر میدان میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائے، اٰمین۔

متفرق تاثرات

3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک اچھا میگزین ہے، اس سے ہمیں بہت سے اسلامی واقعات کے بارے میں معلومات ملتی ہے اور بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، میری بیٹی نے سلسلہ "جواب دیجئے" میں شوق سے حصہ لیا جس کی وجہ سے اچھی طرح سے پڑھ بھی لیا۔ (محمد وحید، کراچی) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں "یادِ مدینہ" کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا جائے جسے رکنِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطاری بھائی لکھیں۔ (مصطفیٰ جنید عطاری، کراچی) 5 میں نے فرسٹ ٹائم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا، بہت اچھا لگا کہ ایک ہی میگزین میں مختلف موضوعات پڑھنے کو مل گئے۔ (محمد اعجاز، لاہور) 6 ہمیں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے گھر بیٹھے علمِ دین حاصل کرنے کا موقع مل رہا ہے اور اس میں موجود بچّوں کی سبق آموز کہانیوں سے ہم بہت کچھ سیکھ رہے ہیں ہے جو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ (بنتِ جہانگیر، میرپورخاص) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تو کیا کہنے! بہت ہی دلچسپ اور معلوماتی میگزین ہے، ایسا لگتا ہے جیسے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک بولتی کتاب ہو جیسے استاد اپنے شاگردوں کو سکھاتا ہے ایسے ہی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہمیں زندگی گزارنے کے اصول سکھاتا ہے، یہ سب میرے مُرشدی عطّار کا فیضان ہے۔ (بنتِ ایاز عطاریہ، سمبڑیال، پنجاب)

FEEDBACK

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

عالِم کی شان

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَکْرِمُوا الْعُلَمَاءَ یعنی عُلما کی عزت کرو۔

(کنز العمال، جز5، 10/65، حدیث:28760)

پیارے بچّو! عالمِ دین کی بہت فضیلت ہے، ایک عالم میں بہت ساری خوبیاں ہوتی ہیں جیسے اس کے پاس بہت سارا علم ہوتا ہے، اللہ پاک کا خوف رکھنے والا اور اللہ پاک کا نیک بندہ ہوتا ہے۔ عُلما قیامت کے دن شفاعت (یعنی سفارش) کریں گے۔

حضرت عَمرو بن قیس رحمۃُ اللہ علیہ کے پاس جب کوئی عالمِ دین تشریف لاتے تو آپ دوزانو بیٹھ جاتے (یعنی عالمِ دین کا ادب کرتے) اور کہتے: اللہ پاک نے جو علم آپ کو عطا فرمایا وہ مجھے بھی سکھا دیجئے۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/117)

اچّھے بچّو! شروع میں لکھی ہوئی حدیثِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے آپ بھی عُلما کی عزت کیا کریں، ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آئیں، جب وہ تشریف لائیں تو احترام کرتے ہوئے کھڑے ہو جائیں، ان کے آگے نہ چلیں، اگر آپ کسی عالمِ دین کے ساتھ کھانے میں شریک ہیں تو ان سے پہلے کھانا شروع نہ کریں، اِن شآءَ اللہ آپ کو ثواب ملے گا اور اللہ پاک راضی ہو گا۔

اللہ پاک ہمیں علمائے کرام کا ادب و احترام کرنے اور بے ادبی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! مسلمانوں کی شروع سے یہ اچھی عادت ہے کہ وہ اللہ پاک کے نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں، ان کا ادب کرتے ہیں اور ان کے انتقال کے بعد ان کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں۔ رجب کے مہینے میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہت سے صحابیوں کا بھی انتقال ہوا ہے۔

آپ نے اوپر سے نیچے دائیں سے بائیں پانچ نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں "نُعَیم" لفظ تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے:

1 نُضیر 2 سعید 3 عبّاس 4 امیر معاویہ 5 سلمان (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

ا	م	ی	ر	م	ع	ا	و	ی	ہ
و	ق	ت	ی	ل	ب	ر	ج	ھ	ن
س	ل	م	ا	ن	ت	ن	ص	ز	ع
ب	ن	ل	ج	ف	ئ	ض	ک	د	ی
م	س	ع	ی	ت	ڈ	ی	ض	ع	م
ر	ب	ع	ی	د	پ	ر	غ	ب	ت
ی	و	ظ	ج	م	ڈ	ذ	ظ	ا	ن
ج	گ	ف	س	ع	ی	د	چ	س	ق

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

موونگ پھلی کے بنا تو سردیاں پھیکی پھیکی سی لگتی ہیں دادا جان! خبیب نے مونگ پھلی کا دانہ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا تو صُہیب نے بھی ہاں میں سر ہلا دیا۔

اس پر دادا جان کہنے لگے: بچو! مونگ پھلی صحت کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے، یہ ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ خون میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ رات کے کھانے اور ہوم ورک وغیرہ سے فارغ ہو کر دونوں بھائی دادا جان کے کمرے میں رضائی میں بیٹھے گرم گرم مونگ پھلی اور دادا جان کی میٹھی باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ اچانک صہیب کو کچھ یاد آیا اور وہ بولا: دادا جان! بھائی سے کہیں ناں صبح جلدی تیار ہو جایا کرے آج بھی ہم اسکول سے لیٹ ہوتے ہوتے بچے تھے۔

لیٹ ہو جاتے تو کون سی قیامت آ جاتی، خبیب نے منہ چڑاتے ہوئے جواب دیا۔

نہیں بیٹا! ایسی بات نہیں کرتے، ویسے بھی وقت کی پابندی تو کامیاب لوگوں کی نشانی ہوتی ہے، دادا جان نے خبیب کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

صہیب بولا: اور دادا جان لیٹ ہونے پر جو سارا پیریڈ کھڑا رہنا پڑتا ہے وہ الگ۔ اس پر دادا جان اور خبیب دونوں مسکرا پڑے۔

کاش میرے پاس اڑنے والا گھوڑا ہوتا تو روز آپ کی باتیں نہ سننا پڑتیں، خبیب نے آہ بھرتے ہوئے کہا تو صہیب نے حیرت سے پوچھا: اب یہ کیا چیز ہے؟ عربی گھوڑا تو سنا تھا اڑنے والا گھوڑا کہاں سے آ گیا؟

میرے دوست نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ پچھلے زمانے میں ایک شخص کے پاس اڑنے والا گھوڑا تھا جس پر وہ سفر کرتے ہوئے کہیں بھی پہنچ جاتا تھا۔

دادا جان ایسا کوئی گھوڑا تھا کیا دنیا میں؟ بھائی کی بات پر صہیب نے دادا جان سے پوچھنا مناسب سمجھا۔

ایسے گھوڑے کے بارے میں تو میں نہیں جانتا، اتنا کہہ کر دادا جان کچھ دیر رکے اور پھر مسکراتے ہوئے اپنی بات مکمل کی: مگر کہانیوں میں ضرور ایسی باتیں لکھی ہوتی ہیں اور کہانیوں کی باتیں تو صرف کہانی ہی ہوتی ہیں لیکن میں آج آپ کو بجلی کی رفتار جیسے تیز رفتار جانور کا سچا واقعہ سناتا ہوں، پہلے مجھے بتائیں یہ کون سا ہجری مہینا ہے؟

خبیب نے جلدی سے جواب دیا: رجب المرجب کا مہینا، میں نے کل ہی دیکھا تھا کہ مدنی چینل پر رجب المرجب کے چاند کی مبارک باد دے رہے تھے۔

شاباش! اور آپ کو پتا ہے رجبُ المُرجَّب میں کون سا اہم اسلامی واقعہ پیش آیا تھا؟ دادا جان نے پھر پوچھا تو صہیب کہنے لگے: جی دادا جان اس ماہ کی ستائیسویں تاریخ کو ہمارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو رات میں زمین و آسمان کی سیر کروائی گئی تھی۔

جی جی لیکن خیال رہے کہ زمین و آسمان کی یہ سیر پوری رات میں نہیں بلکہ رات کے بھی کچھ حصے میں کروائی گئی تھی۔ یعنی یہ

بھی ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ تھا کہ رات کے کچھ حصے میں آپ زمین کے علاوہ ساتوں آسمانوں بلکہ اس سے بھی آگے کی سیر کر کے واپس بھی تشریف لے آئے۔

دادا جان مدنی چینل پر بتا رہے تھے کہ اس رات پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنت و دوزخ کو بھی دیکھا تھا۔ صہیب کی اس بات پر دادا جان بولے: جی بیٹا اسی لئے تو علما فرماتے ہیں کہ یہ رات نبی پاک کے معجزات سے بھری ہوئی ہے انہی میں سے ایک معجزہ "سفرِ معراج" بھی ہے۔ معراج کی رات مسجد الحرام سے مسجدِ اقصیٰ تک ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بُراق پر سواری فرمائی تھی، یہ دراصل جانور تھا جو خچر (Mule) سے تھوڑا چھوٹا اور گدھے سے تھوڑا بڑا تھا۔ اتنا کہہ کر دادا جان نے مونگ پھلی کے دانے منہ میں ڈالے تو خبیب نے کہا: لیکن دادا جان میرا ایک سوال ہے کہ جانور تو اتنے تیز رفتار نہیں ہوتے۔

لیکن آپ کو شاید معلوم نہیں کہ وہ براق جنت سے آیا تھا، اس کی رفتار یہاں کے جانوروں جیسی کیسے ہو سکتی ہے، براق کی رفتار (Speed) تو اتنی تیز تھی کہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے "جہاں تک نظر پہنچتی تھی وہاں تک براق اپنا ایک قدم رکھتا تھا۔" بیٹا آپ اس کو یوں سمجھ لیں کہ براق کی رفتار بجلی جیسی تیز تھی تبھی تو اسے براق کہا جاتا ہے کیونکہ عربی زبان میں براق بنا ہے برق سے جس کے معنی ہیں بجلی۔ دادا جان یہاں تک پہنچے تھے کہ کمرے میں یکدم اندھیرا چھا گیا، لگتا ہے بجلی چلی گئی ہے بچو! اب آپ لوگ آرام کریں، صبح ملیں گے، خدا حافظ۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہم العالیہ نے ربیعُ الاوّل 1444ھ میں درج ذیل دو مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"مختصر سیرتِ رسول (سوالاً جواباً)"** پڑھ یا سُن لے اُسے سنّتوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما کر جنّتُ الفردوس میں اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا۔ اٰمین 2 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"اچّھے میاں کی اچھی باتیں"** پڑھ یا سُن لے اُس کو اپنے بندے اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے اچھا انسان بنا اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین 3 خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہم العالیہ نے رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے غوثِ پاک کے بارے میں سُوال جواب"** پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے غوثِ پاک کے بارے میں سُوال جواب"** پڑھ یا سُن لے اُسے غوثِ پاک کے نقشِ قدم پر چلا، نیک بنا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمِیْن 4 دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے رِسالہ **"باوَفا شوہر"** پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو یہ دعا دی: یااللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ **"باوَفا شوہر"** پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کے گھر والوں کو دنیا اور آخرت میں عافیت عطا فرما اور ان کے گھر کو اَمْن کا گہوارہ بنا۔ اٰمِیْن بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
مختصر سیرتِ رسول (سوالاً جواباً)	17 لاکھ 38 ہزار 714	8 لاکھ 38 ہزار 859	25 لاکھ 77 ہزار 573
اچّھے میاں کی اچّھی باتیں	17 لاکھ 78 ہزار 345	7 لاکھ 59 ہزار 625	25 لاکھ 37 ہزار 970
امیرِ اہلِ سنّت سے غوثِ پاک کے بارے میں سُوال جواب	17 لاکھ 24 ہزار 922	10 لاکھ 22 ہزار 777	27 لاکھ 47 ہزار 699
باوَفا شوہر	17 لاکھ 45 ہزار 261	9 لاکھ 79 ہزار 387	27 لاکھ 24 ہزار 648

نھے میاں کی کہانی

کعبے کی چابی

مولانا احسان یوسف عطّاری مَدَنی*

آج کافی دنوں بعد ننھے میاں اپنے امّی ابّو کے ساتھ ناصر چاچو کے گھر دعوت پر آئے تھے۔ گھر والوں سے سلام دعا کرنے کے بعد ڈرائنگ روم کا رُخ کیا تو دیکھا کہ چاچو اپنے دوست کے ساتھ ڈرائنگ روم میں ایک بڑا سا خوب صورت فریم لگا رہے تھے۔ فریم اتنا پیارا اور دلکش تھا کہ بار بار ننھے میاں کی نظریں اس پر جا کر جَم جاتی تھیں۔

چاچو نے بھی اس بات کو نوٹ کیا کہ ننھے میاں اس فریم کو کافی غور سے دیکھ رہے ہیں، کھانے کے بعد چاچو نے بڑی شفقت سے ننھے میاں کو بلایا تو وہ فوراً ان کے قریب آکر بیٹھ گئے۔ چاچو نے کہا: بیٹا! آپ اُس نئے فریم کو بار بار کافی غور سے دیکھ رہے تھے، کیا بات ہے؟ ننھے میاں چہک کر بولے: چاچو! فریم تو میں نے پہلے بھی بہت دیکھے ہیں لیکن یہ فریم مجھے بہت پسند آیا اور میں سوچ رہا تھا کہ یہ کس چیز کا فریم ہے؟

چاچو بولے: بیٹا! اس مرتبہ ڈرائنگ روم کی خوب صورتی کے لئے کچھ نئی چیزیں شامل کی تھیں، ان میں سے یہ ایک فریم بھی ہے جس پر کعبہ شریف کے دروازے کی تصویر بنی ہے۔ ننھے میاں نے بڑی بے تابی سے پوچھا چاچو! کیا تصویر کی طرح سچ میں کعبہ شریف کے دروازے کو تالا لگایا جاتا ہے؟ جی ہاں بیٹا! کعبہ شریف کے دروازے کو تالا اس لئے لگایا جاتا ہے تاکہ ہر کوئی کعبہ شریف میں داخل نہ ہوسکے۔ ننھے میاں نے کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ سوال کیا کہ چاچو اس تالے کی چابی کس کے پاس ہوتی ہے؟ اس پر چاچو نے کہا بس میں کچھ ہی دیر میں فریش ہوکر آتا ہوں پھر آپ کو اس کی چابی کے بارے میں ایک کہانی سناؤں گا۔ کہانی کا نام سنتے ہی ننھے میاں بہت خوش ہوئے اور انہوں نے گھر کے سب بچّوں کو بتانا شروع کردیا کہ تھوڑی دیر میں چاچو ہمیں ایک خوبصورت اسٹوری سنائیں گے۔

بس پھر کیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے سب بچّے کہانی سننے کے لئے جمع ہوگئے، چاچو آئے تو بچّوں کے چہرے خوشی سے چمکنے لگے۔ ان کے بیٹھتے ہی ننھے میاں نے اعلان کیا کہ آج ہم کعبۃ اللہ شریف کے دروازے پر لگے تالے کی چابی کی کہانی سننے والے ہیں۔ چاچو نے کہانی سنانی شروع کی: پیارے بچو! فتحِ مکّہ کے بعد جب اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکۂ پاک میں تشریف لائے اور خانۂ کعبہ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ خانۂ کعبہ کو تالا لگا ہوا ہے۔ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بتایا گیا کہ چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے چابی طلب کی، کعبہ شریف کا دروازہ کھولا گیا اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کعبہ میں داخل ہوئے اور پھر نماز ادا فرمائی۔ ننھے میاں کے کزن احمد نے حیران ہوکر پوچھا: ابوجان! کیا کعبہ شریف کے اندر بھی نماز پڑھی جاتی ہے؟ ناصر چاچو نے کہا: جی بیٹا! کعبہ شریف کے اندر ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز ادا فرمائی ہے۔ (سیرۃ النبویہ لابن ہشام، ص473، تفسیر بغوی، 1 / 353 ماخوذاً) ننھے میاں سے نہ رہا گیا تو سوال کرتے ہوئے کہا: چاچو! اب کعبہ شریف کے دروازے کی چابی کس کے پاس ہے؟

ناصر چاچو نے شفقت سے ننھے میاں کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا: بیٹا! ابھی تو کہانی باقی ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، پراپرٹی ڈیپارٹمنٹ، دعوتِ اسلامی

چاچو نے پھر کہنا شروع کیا کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کعبہ سے باہر آئے تو آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ جانتے ہیں کہ میں اور میرا خاندان حاجیوں کو پانی پلانے کے ذمہ دار ہیں، آپ چابی ہمیں دے کر خانہ کعبہ کی دربانی بھی ہمیں ہی عطا فرما دیجئے۔ (یعنی ضرورت پڑنے پر ہم ہی خانہ کعبہ کا دروازہ کھول دیا کریں گے اور بند کر دیا کریں گے) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قراٰنِ کریم کی یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا(۵۸)﴾ (ترجمہ کنزُ العرفان: بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔) اور وہ چابی دوبارہ حضرت عثمان بن طلحہ کو دیتے ہوئے فرمایا: اے بنی طلحہ! اس چابی کو اپنے پاس رکھ لو اب کعبہ شریف کے دروازے کی یہ چابی تمہارے پاس رہے گی اور اس کو تم سے ظالم کے سوا کوئی نہیں چھینے گا۔ (پ5، النسآء:58، درمنثور، 2/570، 571 ماخوذاً)

پیارے بچّو! کعبۃ اللہ شریف کے دروازے کی وہ چابی جناب عثمان بن طلحہ رضی اللہُ عنہ کی زندگی میں انہی کے پاس رہی پھر ان کی وفات کے بعد ان کے خاندان کے پاس ہی محفوظ چلی آرہی ہے، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اب تک کعبہ کی چابی انہیں کی اولاد میں ہے اور اِن شآءَ اللہ تا قیامت رہے گی کہ نہ کبھی ان کی نسل ختم ہوگی اور نہ کوئی ظالم بادشاہ ان سے چھین سکے گا، یزید اور حجاج جیسے ظالموں نے بھی اس چابی کو ہاتھ نہ لگایا۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/429)

کہانی سُن کر سب بچوں نے اونچی آواز سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ!

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 بُراق کی رفتار بجلی جیسی تیز تھی۔ 2 عُلما قیامت کے دن شفاعت (یعنی سفارش) کریں گے۔ 3 وہ اللہ پاک کے نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ 4 بچوں کی انرجی اچھے کاموں میں لگائیں۔ 5 ڈرائنگ روم میں ایک بڑا سا خوب صورت فریم لگا رہے تھے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کی نمازِ جنازہ کس صحابیِ رسول نے پڑھائی تھی؟

سوال 02: جنگ یرموک کب ہوئی تھی؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923012619734 پر واٹس ایپ کیجئے › 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دسمبر 2022ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) بنتِ اقبال (لاہور) (2) محمد آصف عطّاری (کروڑ، لیہ) (3) اُمِّ زینب (لاہور)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) بغداد شریف میں (2) 6 ہجری ماہِ ذیقعدہ میں۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ بنتِ افضل (کراچی) ❁ اکبر کندی عطّاری (عیسیٰ خیل) ❁ خزیمہ (کراچی) ❁ بنتِ اصغر (سمندری) ❁ بنتِ محمد فاروق (حیدرآباد) ❁ بنتِ نعیم فاروق (سیالکوٹ) ❁ بنتِ عقیل احمد (کراچی) ❁ بنتِ محمد رضوان (اوکاڑہ) ❁ بنتِ ندیم عطّاریہ (نواب شاہ) ❁ حسین سلیم (فیصل آباد) ❁ اُمِّ عبد اللہ (خیبر پختونخواہ) ❁ جہانزیب حسین (ملتان)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دسمبر 2022ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) بنتِ بلال (کراچی) (2) بنتِ رفیق (جڑانوالہ) (3) محمد نور الحسن (سنجوال اٹک)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) چھتری جیسا بادل، ص55 (2) سنت رسولُ اللہ کی، ص54 (3) حروف ملایئے، ص54 (4) پانڈا اور اسمارٹ فون، ص57 (5) دستک، ص60۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ بنتِ عثمان (لاہور) ❁ بنتِ ذیشان (حیدرآباد) ❁ عثمان عظیم (پتوکی) ❁ احمد رضا (اسلام آباد) ❁ بنتِ حفیظ (فیصل آباد) ❁ بنتِ محمد اختر (سرگودھا) ❁ محمد زین عطّاری (میانوالی) ❁ بنتِ سید محمود علی (رحیم یار خان) ❁ حمزہ (کراچی) ❁ بنتِ غلام اکبر (ڈیرہ غازی خان) ❁ بنتِ کاشف (کراچی) ❁ سعد حُسین (چنیوٹ)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 فروری 2023ء)

نام مع ولدیت: ---------------- عمر: ---- مکمل پتا: --

موبائل/واٹس ایپ نمبر: ---------------------- (1) مضمون کا نام: ---------------------- صفحہ نمبر: ------

(2) مضمون کا نام: ---------------- صفحہ نمبر: ------ (3) مضمون کا نام: ---------------------- صفحہ نمبر: ------

(4) مضمون کا نام: ---------------- صفحہ نمبر: ------ (5) مضمون کا نام: ---------------------- صفحہ نمبر: ------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اپریل 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 فروری 2023ء)

جواب 1: .... جواب 2: ....

نام: .... ولدیت: .... موبائل / واٹس ایپ نمبر: ....

مکمل پتا: ....

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اپریل 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اگر اپنے بچوں کو دوست نہ بنایا تو!

مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

عام طور پر ہماری گفتگو کا موضوع چھوٹے بچوں کی تربیت کے متعلق ہوتا ہے، لیکن آج ہم ان بچوں کے بارے میں بات کریں گے جو ٹین ایج کہلاتے ہیں، یعنی وہ بچے جن کی عمر 13 سے 19 سال تک ہوتی ہے۔ اس عمر کے بچّوں کا ذہن، ان کی سوچ، ان کے جذبات الگ ہی رو میں بہہ رہے ہوتے ہیں۔ یہ وہ عمر ہوتی ہے کہ اگر والدین اس عمر کے بچوں کو صحیح طریقے سے کنٹرول نہ کریں تو یہ بچے والدین کو اپنا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔

یہاں پہلے تو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اس عمر کے بچوں کی سوچ اور خواہشات کس طرح کی ہوتی ہیں، جب والدین یہ جان لیں گے تو پھر انہیں اپنے بچوں کے مسائل سمجھنا اور انہیں اپنا دوست بنانا مشکل نہیں ہو گا۔

1 اس عمر کے بچوں کی ایک کیفیت یہ ہوتی ہے کہ اپنی عمر سے بڑے اور مشکل کام کرنا ان کو اچھا لگتا ہے۔ اس لئے وہ ایسے کام کر لیتے ہیں جو بعد میں ان کے لئے اور ان کے والدین کے لئے بہت تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں۔

والدین کے لئے ضروری ہے کہ بچّوں کی انرجی اچھے کاموں میں لگائیں تاکہ ان کے جوش و جذبے کو قرار مل سکے، اس کے لئے والدین اپنے وسائل کے مطابق بچوں سے ایکسر سائز کرواسکتے ہیں، انہیں مناسب پارک یا کھلے میدان میں لے جائیں، جہاں وہ بھاگ دوڑ اور اچھل کود کریں، اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً ان سے کوئی جسمانی مشقت والا تھوڑا بہت کام (باہر سے سامان لانا، گھر کی چھوٹی موٹی صفائی میں مدد لینا وغیرہ) بھی کروایا جاسکتا ہے۔ اس طرح بچّوں کی جسمانی و ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہو گا۔

2 اس عمر کے بچے آزادی پسند اور من موجی ہوتے ہیں، ایسے میں جب والدین انہیں روکتے ٹوکتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں والدین ان کی آزادی کے دشمن ہیں۔

یہاں والدین کو چاہئے کہ وہ آرڈر دینے کے بجائے بچے کو دلیل سے سمجھائیں، بچے کو ذہنی طور پر اپنے خیالات سے مطمئن کریں، ایک بار آپ کے بچے کے ذہن میں آپ کی دلیل بیٹھ گئی پھر دوبارہ آپ کو اسے ڈانٹنے یا زور زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

3 اس عمر کے بچوں کے عموماً دوست بھی ہوتے ہیں، ان میں اچھے اور بُرے دونوں ہوتے ہیں۔ سب دوست آپس میں ملتے ہیں تفریح کرتے ہیں، اپنے مسائل، خواہشات ایک دوسرے کو بتاتے ہیں، اب چونکہ دوست بھی کم عمر اور ناتجربہ کار ہوتے ہیں، نتیجۃً غلط مشورے اور غلط آئیڈیاز شیئر ہوتے ہیں، اس طرح غلط کاموں میں پڑ جانے کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے۔

یہاں والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ شروع سے ہی ایسے تعلقات بنائیں کہ بچہ ان سے اپنی ہر بات، اپنی ہر خواہش چاہے وہ اچھی ہو یا بری بغیر ڈرے شیئر کر سکے، اس طرح بچے غلط دوستوں اور غلط کاموں سے کافی حد تک محفوظ رہ سکیں گے۔ والدین سے بڑھ کر بچوں کا خیر خواہ اور کون ہو سکتا ہے! اس کے لئے ضروری ہے کہ والدین بچوں کے لئے روزانہ کی بنیاد پر وقت نکالیں کیونکہ اگر آپ انہیں وقت نہیں دیں گے تو کوئی اور انہیں وقت دے گا۔ پھر جو بھی انہیں وقت دے گا وہی ان کے نزدیک ان کا دوست اور ہمدرد ہو گا اگرچہ حقیقت اس کے برخلاف ہو۔

محترم والدین! کوشش کر کے بچوں کو اپنے قریب لائیے، انہیں احساس دلائیے کہ آپ ان کے دشمن نہیں خیر خواہ ہیں۔ جب بچے آپ سے اٹیچ ہوں گے تب ہی آپ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر سکیں گے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا
(چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

اسلام اور عورت

میں توبہ کرنا چاہتی ہوں!

اُمِّ میلاد عطاریہ*

دینِ اسلام کی بے پناہ خوبیوں میں سے ایک بہت عظیم خوبی اور حُسن یہ بھی ہے کہ یہ اپنے ماننے والوں کو مایوس نہیں ہونے دیتا۔ اپنے خالق و مالک کی نافرمانی اور گناہ انسان کو مایوسی کی طرف لے جاتے ہیں لیکن دینِ اسلام میں توبہ اور رُجوع اِلَی اللہ کا بہت ہی پیارا تصور ہے جو انسان کو اپنے خالق و مالک سے دور نہیں جانے دیتا۔

قراٰنِ کریم کی کئی آیات اور احادیثِ کریمہ میں توبہ کا حکم موجود ہے۔ نیز توبہ کرنے والوں کی توبہ کو اللہ پاک نہ صرف قبول فرماتا ہے، بلکہ انہیں پسند بھی فرماتا ہے، ارشادِ الٰہی ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔[1]

نیز حدیثِ نبوی میں انہیں بہترین لوگ قرار دیا گیا ہے، چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: سارے انسان خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کرلیتے ہیں۔[2]

پیاری اسلامی بہنو! رجب المرجب کا مقدس مہینا آگیا ہے جو کہ بہت ہی بابرکت مہینا ہے اور حُرمت (یعنی عزت) والے اُن چار مہینوں میں سے ایک ہے جن کی عظمت و شان قراٰن و حدیث میں بیان کی گئی ہے جیسا کہ سورۂ توبہ میں ہے: ﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔[3]

ایک روایت میں ہے کہ رَجَب کے مہینے میں اِستغفار کی کثرت کرو، بے شک اِس کے ہر ہر لمحے میں اللہ کریم کئی کئی اَفراد کو آگ سے نجات عطا فرماتا ہے۔[4]

محترم اسلامی بہنو! جو وقت گزر گیا، گزر گیا۔ اب وہ پلٹ کر تو آنے سے رہا، لہٰذا جو سانسیں چل رہی ہیں انہیں غنیمت جانتے ہوئے گناہوں سے سچی توبہ کریں اور نیکیوں میں لگ جائیں۔ یہ ہرگز نہ سوچیں کہ ہم تو گناہگار ہیں! توبہ کیسے کریں؟ ہم نیکیاں کیسے کریں؟ اللہ کریم توبہ قبول کرنے والا ہے بس ہمیں توبہ کے تقاضے پورے کرنے ہیں چنانچہ جو نمازیں قضا ہوئیں ان کو ادا کریں یا جن جن کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی، ان کی معافی مانگ کر انہیں راضی کریں اور ان کی تلافی ہوسکتی ہو تو ان کی تلافی کریں۔

نہ صرف خود توبہ کریں بلکہ دوسروں کو بھی توبہ کی ترغیب دلائیں، جو اسلامی بہن گناہوں سے کنارہ اور توبہ کا راستہ اختیار کر رہی ہے، اس کی حوصلہ افزائی کریں۔ بعض خواتین ایسے موقع پر اس کے حوصلے مزید پست کر دیتی ہیں اور اس سے عجیب و غریب باتیں کہتی ہیں مثلاً "بس بس رہنے دو، ہمیں معلوم ہے تم کتنی نیک ہو!" وغیرہ۔ افسوس ایسی خواتین پر کہ خود تو دین سے دُور ہیں ہی ساتھ میں ان خواتین کی بھی حوصلہ شکنی کر رہی ہیں کہ جو نیکی اور توبہ کے راستے پر چلنے کے لئے پُر عزم ہیں۔ اپنی اصلاح کی کوشش میں مصروف اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ ایسی خواتین کی باتوں پر ہرگز کان نہ دھریں۔ اللہ پاک مسلمان خواتین کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

(1) پ2، البقرۃ:222 (2) ابن ماجہ، 4/491، حدیث:4251 (3) پ10، التوبۃ:36 (4) فردوس الاخبار، 1/56، حدیث:215۔

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

کیا سوتیلی ماں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ کیا سوتیلی ماں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جبکہ وہ شرعی فقیر ہو اور سیدہ یا ہاشمیہ بھی نہ ہو؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوتیلی ماں، جو سیدہ یا ہاشمیہ نہ ہو اور شرعی فقیر بھی ہو تو اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

یاد رہے کہ شرعی فقیر وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کے برابر تو ہو مگر اس کی ضروریاتِ زندگی میں گِھرا ہوا ہو یا اتنا مقروض ہو کہ قرضہ نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم

كتبـــــــــه

مفتی فضیل رضا عطّاری

عدت میں سیاہی مائل خضاب استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت عدتِ وفات میں ڈارک براؤن کلر جو سیاہ محسوس ہو، لگا سکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سیاہ خضاب، جہاد کے علاوہ مطلقاً، ناجائز و حرام ہے اور سیاہ کے تمام افراد سیاہی میں برابر نہیں ہوتے، کچھ میں سیاہی کا وصف شدید ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان میں کسی دوسرے کلر کا شبہہ تک نہیں ہوتا، جبکہ بعض سیاہ کلر دوسرے کلر کی طرف مائل ہوتے ہیں جیسا کہ مہندی میں نیل کے پتے زیادہ مقدار میں شامل کرکے خضاب کیا جائے تو بال سیاہ ہو جاتے ہیں مگر اس کی سیاہی، نیلے کلر کی طرف مائل ہوتی ہے۔ یہ بھی سیاہ کلر ہے اور اس کا لگانا بھی حرام ہے۔ اس تفصیل کے مطابق ڈارک براؤن کلر، جس کو لگانے سے بال سیاہ معلوم ہوتے ہوں وہ بھی سیاہ کے حکم میں ہے اور اس کا لگانا بھی ناجائز و حرام ہے، صرف نام براؤن ہونے سے وہ جائز نہیں ہو جائے گا۔ پھر یہاں تو عدت میں لگانے کا سوال کیا جا رہا ہے، یہ اور زیادہ شنیع و قبیح ہے کہ عدت وفات اور طلاق بائن و مغلظہ کی عدت میں عورت کو بناؤ سنگار ناجائز و ممنوع ہے، اور خضاب بھی بناؤ سنگار کی قبیل سے ہے، یہ چاہے کالے کے علاوہ کسی اور کلر کا ہو، عدت میں ممنوع و ناجائز ہے، چہ جائیکہ کہ کالا کلر وہ اور زیادہ شنیع و ممنوع ہے، لہٰذا عدت و غیر عدت میں سیاہ کلر لگانے سے بچنا ضروری ہے۔

یاد رہے یہاں عدت کی وجہ سے سیاہ کے علاوہ دیگر کلر بھی ممنوع قرار دیئے گئے، ورنہ سیاہ کے علاوہ دوسرے کلر کا خضاب لگانے کی مردوں کو مطلقاً اور عورتوں کو عدت کے علاوہ اجازت ہے، اس میں حرج نہیں اور یہ بھی دو طرح کے ہوتے ہیں، بعض وہ کلر کہ جن میں سیاہی کا شبہہ تک نہیں ہوتا اور بعض وہ ہوتے ہیں کہ جو سیاہی کی طرف مائل ہوتے ہیں جیسا کہ علماء نے مہندی میں کتم (یہ ایک مخصوص جڑی بوٹی کا نام ہے) کے پتے شامل کرنے کے متعلق فرمایا کہ اس سے سرخی میں پختگی آجاتی ہے اور سرخ کلر کا قاعدہ ہے کہ گہرا ہو تو سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ یہاں بھی اس میلان کا اعتبار نہیں اور اس کا لگانا جائز ہے بلکہ مہندی میں کتم کے پتے شامل کرکے لگانا کہ جس سے گہرا سرخ کلر حاصل ہو، تنہا مہندی سے بہتر ہے اور سب سے بہتر خضاب، زرد کلر کا ہے جیسا کہ احادیثِ طیبہ میں اس کی ترغیب ارشاد ہوئی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو محمد محمد سرفراز اختر عطّاری	مفتی فضیل رضا عطّاری

حضرت اُمیمہ بنتِ رُقیقہ رضی اللہ عنہا

مولانا وسیم اکرم عطّاری مدنی*

بیعت و ہجرت کا شرف پانے والی صحابیاتِ طیّبات میں سے ایک نہایت عظیم صحابیہ حضرت اُمیمہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں۔[1] آپ کے والد کا نام عبدُ اللہ بن بِجاد اور والدہ کا نام رُقیقہ بنتِ خُوَیلِد ہے۔[2] آپ اپنی والدہ کی نسبت سے مشہور ہیں۔[3] اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ عبدُ الروف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فیضُ القدیر میں لکھتے ہیں: چونکہ آپ کی والدہ رُقیقہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، اسی شرف کی وجہ سے حضرت اُمیمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے والد کے بجائے والدہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔[4]

خاندان آپ قُرَشیہ تیمیہ ہیں۔ آپ کے شوہر کا نام حبیب بن کعب ثَقَفِی ہے۔[5] آپ کی بیٹی کا نام حضرت حُکیمہ رضی اللہ عنہا ہے جو کہ مکۂ مکرمہ میں مسلمان ہوئیں اور انہیں راہِ خدا میں سخت تکالیف کا سامنا رہا۔[6]

اوصاف آپ رضی اللہ عنہا کا شمار ہجرت کرنے والی[7] اور رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعت کرنے والی خوش نصیب خواتین میں ہوتا ہے۔ آپ نے جنگِ مُوتہ میں شرکت کی سعادت پائی۔ آپ رضی اللہ عنہا دمشق میں جلوہ گر ہوئیں جہاں صحابیِ رسول حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔[8] دمشق میں آپ کے پاس ایک گھر اور چند غلام تھے جو آپ کو صحابیِ رسول حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے پیش کئے گئے تھے۔[9]

بیعت حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مَردوں سے ہاتھ ملا کر بیعت لیتے مگر عورتوں سے کبھی مصافحہ نہ فرماتے، صرف کلام سے بیعت فرماتے چنانچہ حضرت اُمیمہ بنتِ رُقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے مسلمان خواتین کے ساتھ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعت کی اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم آپ کی خدمت میں اس چیز پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہیں کہ ہم اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان (موضعِ ولادت) میں گھڑیں اور کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنی استطاعت کے مطابق۔ ہم نے عرض کیا: اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم پر ہم سے زیادہ مہربان ہیں، یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہماری بیعت لے لیجئے۔ فرمایا: جاؤ! تمہاری بیعت ہوچکی۔ میرا کسی ایک عورت سے فرمانا سو عورتوں کو فرمانے کی طرح ہے۔ (حضرت اُمیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم میں سے کسی سے بھی ہاتھ پکڑ کر بیعت نہیں لی۔[10]

روایتِ حدیث آپ نے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عَنْہُنَّ سے احادیث روایت کیں۔[11] آپ سے حضرت عبدُ اللہ بن عَمرو، محمد بن مُنْکَدِر اور آپ رضی اللہ عنہا کی بیٹی حُکیمہ نے احادیث روایت کیں۔[12]

وصال آپ کی تاریخِ وصال معلوم نہ ہوسکی البتہ اتنا ضرور ملتا ہے کہ آپ حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے مرضِ وصال کے وقت ان کے پاس حاضر تھیں۔[13]

---

(1) تاریخ اسلام للذہبی، 2/792 (2) طبقات ابن سعد، 8/201 (3) شرح زرقانی، 5/550 (4) فیض القدیر، 3/22، تحت الحدیث: 2636 (5) الاصابۃ، 8/29، 31 (6) الطبقات الکبیر، 10/243- اسد الغابہ، 7/30 (7) اسد الغابہ، 7/32 (8) تاریخ ابن عساکر، 69/47 (9) الاصابۃ، 8/31 (10) مستدرک، 5/96، حدیث: 7030 (11) تہذیب التہذیب، 10/454 (12) تاریخ اسلام للذہبی، 2/792 (13) الاصابۃ، 8/32۔

* شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مَدَنی*

دعوتِ اسلامی نے سمتھ وِک مڈلینڈز، انگلینڈ میں 90 سال پرانی غیر مسلموں کی عبادت گاہ کو خرید لیا

خریدی گئی عمارت کو مسجد و مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں تبدیل کیا جائے گا

تفصیلات کے مطابق دعوتِ اسلامی نے سمتھ وِک ویسٹ مڈلینڈز یوکے انگلینڈ میں کم و بیش 90 سال پرانی غیر مسلموں کی عبادت گاہ کو خرید لیا جہاں بہت جلد ایک خوبصورت مسجد اور دعوتِ اسلامی کا مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بنے گا۔ مذکورہ جگہ کی خرید کے بعد چابیاں ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے سپرد کی گئیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی، اس موقع پر اسلامی بھائیوں میں مٹھائیاں بھی تقسیم کی گئیں۔ خوشی کے اس موقع پر نگرانِ ویلز یوکے (Wales UK) حاجی سیّد فضیل رضا عطّاری سمیت بیرونِ ملک کے اہم ذمہ دار اسلامی بھائی بھی موجود تھے۔

باغِ مصطفےٰ گراؤنڈ حیدر آباد اور ایشیا گراؤنڈ کراچی میں دعوتِ اسلامی کے عظیم الشان اجتماعات

نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری نے بیانات کئے

باغِ مصطفےٰ گراؤنڈ، حیدر آباد اجتماع: دعوتِ اسلامی کی جانب سے حیدر آباد میں نابینا افراد کے لئے بہترین سہولیات سے آراستہ دینی ادارہ "جامعۃ المدینہ" قائم کیا گیا جس کے افتتاح کے لئے 25 نومبر 2022ء کو باغِ مصطفےٰ گراؤنڈ لطیف آباد، حیدر آباد میں عظیمُ الشّان سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی علمائے کرام، اراکینِ شوریٰ، اسپیشل افراد اور ہزاروں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مَدَّ ظِلُّہُ العالی نے "اللہ پاک کی نافرمانی سے بچیں" عنوان پر سنتوں بھرا بیان فرمایا اور شرکا کو اسلامی احکامات کے مطابق زندگی گزارنے، نماز پڑھنے اور آخرت کی فکر کرنے کی ترغیب دلائی۔ عظیمُ الشان اجتماع میں اسپیشل افراد کیلئے بھی خصوصی انتظام کیا گیا جہاں متعلقہ شعبے کے ذمہ دار اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان میں نگرانِ شوریٰ کے بیان کی ترجمانی کی۔

ایشیاء گراؤنڈ، کراچی اجتماع: 27 نومبر 2022ء کو دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ایشیاء گراؤنڈ گلشن بہار، اورنگی ٹاؤن کراچی میں بڑے پیمانے پر سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں اراکینِ شوریٰ، مقامی علمائے کرام، مساجد کے ائمہ کرام، تاجر حضرات سمیت ہزاروں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مَدَّ ظِلُّہُ العالی نے "موت کو یاد رکھیں" عنوان پر سنتوں بھرا بیان فرمایا اور شُرکا کو موت کو یاد رکھتے ہوئے زندگی گزارنے، رب کو راضی کرنے، گناہوں سے توبہ کرنے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنے اعمال درست کرنے کی ترغیب دلائی۔

حضرت سخی عبد الوہاب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع پر عظیم الشان اجتماع کا انعقاد

شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری کا بیان

شہنشاہِ حیدر آباد، حضرت سیدنا سخی عبد الوہاب شاہ جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع پر دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 23 نومبر 2022ء کو دربار شریف کے احاطے میں سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں اراکینِ شوریٰ، ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اور عاشقانِ اولیاء کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اجتماع کا آغاز تلاوتِ قراٰنِ پاک و نعتِ رسولِ مقبول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کیا گیا۔ بعد ازاں شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری مَدَّ ظِلُّہُ العالی نے "شانِ

* فارغ التحصیل عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی، شعبہ دعوت اسلامی کے شب و روز

اولیاء" کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان کیا۔ آخر میں صلوٰۃ وسلام اور دعا کا سلسلہ ہوا۔

گورنر سندھ کامران خان ٹیسوری کا حکومتی وفد کے ہمراہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا دورہ

گورنر سندھ کو مختلف شعبہ جات کا وزٹ کروایا گیا

12 نومبر 2022ء کو گورنر سندھ کامران خان ٹیسوری نے حکومتی وفد کے ساتھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا دورہ کیا۔ اس موقع پر رکنِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطّاری نے گورنر سندھ کامران خان ٹیسوری کو فیضانِ مدینہ میں قائم مختلف شعبہ جات (دار الافتاء اہلسنّت، المدینۃ العلمیۃ[اسلامک ریسرچ سینٹر]، مدنی چینل، فیضان آن لائن اکیڈمی، ٹرانسلیشن ڈیپارٹ، آئی ٹی) کا دورہ کروایا اور وہاں سے دنیا بھر میں ہونے والے علمی، دینی و فلاحی کاموں کے بارے میں بریفنگ دی۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات اور دنیا بھر میں ہونے والے دینی و فلاحی کاموں کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے گورنر سندھ نے کہا کہ دعوتِ اسلامی اپنے ہر شعبے میں بے مثال کام کر رہی ہے، اس کے علاوہ مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ یہاں سے بے سہارا لوگوں کی مدد بھی کی جارہی ہے۔ دعوتِ اسلامی ایک ایسا ادارہ ہے جو اپنے سے منسلک ایک ایک شخص کو مکمل ادارہ بنارہا ہے۔ کامران خان نے گفتگو کرتے ہوئے مزید کہا کہ انتہائی منظم انداز سے کام کرنے پر ہم دعوتِ اسلامی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ آخر میں نگرانِ شوریٰ نے گورنر سندھ کو **"فیضانِ قرآن ڈیجیٹل پین"**، مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اے ایمان والو"** اور **"معرفۃُ القرآن"** تحفے میں دی۔

یورپی ملک پُرتگال اور کینیا کے سٹی نیروبی سے خوشی کی خبر

تین غیر مسلم کلمۂ طیبہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے

پُرتگال میں قبولِ اسلام: 19 نومبر 2022ء کو نگرانِ پرتگال احمد رضا عطّاری کے ہاتھوں ایک پرتگالی نوجوان کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوگیا۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے انہیں اسلام کی بنیادی معلومات سے آگاہ کیا جبکہ مزید تربیت کے لئے کورسز کا ذہن دیا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل 18 نومبر کو بھی ایک یوکرینین خاتون نے پرتگال میں اسلام قبول کیا تھا۔

کینیا میں قبولِ اسلام: دعوتِ اسلامی کے رکن سینٹرل افریقہ ریجن محمد عمران عطّاری کی انفرادی کوشش سے نیروبی کے علاقے ڈنڈورا میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کرلیا۔ محمد عمران عطّاری نے اس شخص کو سابقہ مذہب سے توبہ کروائی اور کلمہ طیبہ پڑھا کر دامنِ اسلام میں داخل کرلیا۔ نیو مسلم کا اسلامی نام **"محمد ابراہیم"** رکھا گیا۔

ماریشس میں درسِ نظامی کے پہلے بیچ کی دستارِ فضیلت

درسِ نظامی مکمل کرنے والے طلبہ کی دستار بندی کی گئی

افریقی ملک ماریشس میں موجود دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ بوائز سے طلبۂ کرام کے پہلے بیچ نے درسِ نظامی مکمل کرلیا۔ فارغُ التحصیل ہونے والے طلبہ کے اعزاز میں دستارِ فضیلت اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبد النبی حمیدی مُدَّظِلُّہُ العالی اور رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد جنید عطّاری مدنی کے ہاتھوں درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کرنے والے اسلامی بھائیوں کی دستار بندی کی گئی جبکہ ان کے سرپرستوں کو بھی تحائف پیش کئے گئے۔

اس موقع پر مدرسۃُ المدینہ بوائز سے قراٰنِ پاک حفظ مکمل کرنے والے طلبۂ کرام کے سروں پر بھی عمامے شریف سجائے گئے۔

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام اٹلی (Italy) میں پہلے جامعۃُ المدینہ کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ مولانا جنید عطّاری مدنی کا بیان

دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں قراٰن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنے کا عزم رکھتی ہے، یہی وجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کی جانب سے آئے روز دنیا بھر میں مساجد، جامعاتُ المدینہ اور مدارس وغیرہ قائم کئے جارہے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی نے یورپ کے ملک اٹلی (Italy) میں 02 نومبر 2022ء کو پہلے جامعۃُ المدینہ بوائز کا آغاز کردیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اٹلی کے شہر بلونیا میں قائم ہونے والا یہ پہلا جامعۃُ المدینہ ہے جس میں اٹلی کے کئی شہروں سے طلبہ درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ مستقبل میں دعوتِ اسلامی اٹلی کے دیگر شہروں میں بھی جامعاتُ المدینہ کی مزید برانچز کھولنے کا عزم رکھتی ہے۔ جامعۃُ المدینہ کی افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد جنید عطّاری مدنی نے پاکستان سے آن لائن سنّتوں بھرا بیان کیا اور طلبۂ کرام کی تعلیمی اعتبار سے تربیت کی، اس موقع پر انہوں نے **"جامعۃُ المدینہ کے منتظمین"** اور **"ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اٹلی"** کو مبارک باد بھی پیش کی۔

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے چند اہم واقعات

تاریخ/ماہ/سن	نام/واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
پہلی رجب شریف 1388ھ	یومِ وصال مولانا عبدُالحکیم خان شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَب شریف 1438ھ
6رَجَب شریف 633ھ	یومِ وصال خواجہ غریب نواز، حضرت حسن چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَب شریف 1438 تا 1441ھ، فروری 2021ء اور "خوفناک جادوگر"
10رَجَب شریف 33 یا 36ھ	یومِ وصال حضرت سیّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَب شریف 1438ھ
12رَجَب شریف 32ھ	یومِ وصال حضرت سیّدُنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَب شریف 1438 اور 1439ھ
15رَجَب شریف 148ھ	یومِ وصال تابعی بزرگ، حضرت سیّدُنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَب شریف 1438ھ اور "فیضانِ امام جعفر صادق"
22رَجَب شریف 60ھ	یومِ وصال صحابیِ رسول، کاتبِ وحی، حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَب شریف 1438، 1440ھ اور "فیضانِ امیر معاویہ"
25رَجَب شریف 101ھ	یومِ وصال تابعی بزرگ، عمرِ ثانی، حضرت سیّدُنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَب شریف 1438، 1440ھ اور "عمر بن عبدُالعزیز کی 425 حکایات"
25رَجَب شریف 183ھ	یومِ وصال حضرت سیّدُنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَب شریف 1438ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

دونوں ہاتھ ملایئے

از: شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔(ترمذی،4/333،حدیث:3736) اے عاشقانِ رسول! جب بھی کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو پہلے سلام کیجئے اور پھر دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیجئے یعنی دونوں ہاتھ ملایئے کہ یہ سنّت ہے۔ صدرُ الشّریعہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابین (یعنی درمیان میں) کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل (یعنی رکاوٹ) نہ ہو۔(بہارِ شریعت،3/471) یاد رکھئے! ایک ہاتھ سے ہاتھ ملانا فیشن والا انداز تو ہو سکتا ہے لیکن سنّت والا نہیں۔ مگر آج مسلمانوں کی بھاری تعداد ایک ہاتھ سے ہاتھ ملانے کی عادت میں مبتلا ہے اور ان کی دیکھا دیکھی ان کے بچے بھی ایک ہی ہاتھ سے ہاتھ ملا رہے ہوتے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کہ جن کے ہم گُن گاتے ہیں، انہوں نے ایک ہاتھ سے ہاتھ ملانے کے رَد اور دونوں ہاتھوں سے ہاتھ ملانے کے سنّت ہونے کے ثبوت پر ایک پورا رسالہ[1] لکھا ہے جو کہ فتاویٰ رضویہ بائیسویں جلد میں موجود ہے، اصل میں امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کے دَور میں ایک طبقہ ایسا پایا جاتا تھا کہ جو ایک ہاتھ سے ہاتھ ملانے کی باقاعدہ دعوت دیتا اور اس بات پر زور دیتا تھا، لیکن اعلیٰ حضرت زندہ باد! کہ انہوں نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس مبارک سنّت کی حفاظت کے لئے پورا رسالہ لکھ دیا۔

اے عاشقانِ رسول! ہم سنّتوں پر عمل نہیں کریں گے تو کون کرے گا؟ مہربانی کرکے سب اپنا ذہن بنایئے اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کا معمول بنایئے۔ یاد رہے! اگر کوئی ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہوئے آپ سے ایک ہی ہاتھ ملائے تو آپ یہی حسنِ ظن رکھئے کہ اس کی توجہ نہیں ہوگی یا پھر اس بات کو اس نے پڑھا یا سُنا نہیں ہوگا، مگر آپ نے دونوں ہاتھ ہی ملانے ہیں اور ہو سکے تو ایک ہاتھ سے ملنے والے کو سنّت طریقہ بتانا ہے۔ نیز اپنے بچوں کو بھی یہی سکھانا ہے کہ ہر مسلمان سے ملاقات کے وقت پہلے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کہنا ہے اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا ہے، ایک ہاتھ سے ہاتھ ملانے کی عادت چُھڑوانے اور دونوں ہاتھوں سے ہاتھ ملانے کی عادت ڈلوانے کے لئے بچوں کو اگر 100 مرتبہ سمجھانا پڑے تب بھی مایوس نہ ہوں، کوشش جاری رکھئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ الکریم کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ اللہ پاک ہمیں سیکھنے سکھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 24 ستمبر 2022ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے (Ep:2085) کی مدد سے تیار کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے نوک پلک درست کروا کے پیش کیا گیا ہے۔)

---

(1) صَفَائِحُ اللُّجَیْنِ فِیْ کَوْنِ التَّصَافُحِ بِکَفَّیِ الْیَدَیْن

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net